

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه

الحمد لله والمنة که در عهد میمنت مهد سلطان دکن فائق بین الاقران سلطان بن سلطان حضور پر نور آصفجاه هفتم اعلیٰ حضرت

نواب میر عثمان علیخان بہادر دام اقبالہ و ادام اللہ ملکہ و ابقاہ الی الدین کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمیٰ به)

هادی المسترشدین

الی

اتصال المسانید

(الملقب به)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواصلین علامہ ذیشان فقیہ دوران محدث زمان

مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الهادی صاحب قبلہ قادری

باهتمام فقیر وحقیر شیخ محمد مالک مطبع

به مطبع حسنات دکن سلطان بازار حیدرآباد دکن طبع شد

حق تصنیف محفوظ — بار اول — (تعداد) (۸۰۰)



کتاب ہذا کی جمع و ترتیب کو ایک عرصہ مزید منقضی ہوا کہ اسکی طباعت کی کوئی سبیل نہوئی تھی اور ہوتی بھی کس طرح کہ یہ امر عظیم میرے حیطۂ امکان سے
خارج تھا کبھی ارادہ ہوتا کہ کسی اہل خیر کی استمداد سے اسکو انجام دیا جائے لیکن زمانہ موجودہ میں یہ توقع کہاں کہ ایک ضخیم کتاب ہے اسکی تکمیل ہو کیونکہ ایسی توقع کہ بجز ابدا
شاہی کے یہ تہم بالشان کام انجام پانا محال ہے گر او مقصود میں کامیابی حاصل ہو ذرائع و وسائل منحصر تھا جو مجھ جیسے انسان کے گو کہ ناممکن نہ تھا مگر مشکل ضرور تھا
آخر اسی تردد میں کئی سال گذر گئے اور میں ناامید سا ہو گیا کہ شاید حسرت ہی اپنے ساتھ لیجانا ہوگا حتی کہ سنہ ۱۳۰۵ھ میں جناب کرمی مولوی حسام الدین صاحب
قاضی بیدر سلمہ اللہ تعالی ماہ ربیع النور کے مواعظ کیلئے مجھے لیجانے تشریف لائے اور میرے خیال اشاعت پر مطلع ہو کر کہنے لگے کہ توکل علی اللہ مسودہ کتاب ہمراہ لے لیجیے
شاید بیدر میں کچھ اسکا انتظام ہو چنانچہ حال جب اسکی تحریک کیگئی تو سب سے اول عالیجناب اول تعلقدار صاحب بیدر محترم و مکرم مولوی حاجی عبد القادر صاحب
سلمہ اللہ تعالی نے بغیر کسی تعارف سابق کے ایک گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا کہ جس سے میرے عزم میں روح حیات پیدا ہو گئی اور بعد نومیدی امید ہو گئی ھو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ پھر اسکے بعد احباب طیب خاطر نے بطیب خاطر چندہ دینا شروع کیا جنکے حسن توجہ سے یہ عظیم الشان کام قریب انتہا پہنچا
اور جو کچھ باقی رہ گیا انشاء اللہ تعالی وہ بھی بتوجہ اصحاب خیر تکمیل پانے کی قوی امید ہے سخت ناشکری ہوگی اگر ان حضرات کے اسماء گرامی کو
صراحۃ دلی تشکر و امتنان کے ساتھ نہ لکھا جائے حدیث شریف میں وارد ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ فقط مسکین محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ذو الایادی

عالیجناب حاجی جلال عبد الکریم صاحب شوکت کمپنی مدراس	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب مالک سیٹھ بڑی مدراس	جناب حاجی دادے صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محل جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ	جناب عبد القادر صاحب مالک ستم بڑی "	جناب آغا عبد الوہاب صاحب سوداگر چرم مشیرآباد "
جناب عبد الودود صاحب انجنیئر سرکار عالی قسمت حیدرآباد	جناب حاجی غلام محمد صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد	جناب سید غوث صاحب لفٹنٹ کرنل گولکنڈہ "
تاجران چرم منڈی بازار سٹھواڑہ	جناب حاجی قاری شہاب الدین صاحب " "	جناب مولوی سید فضل حسین صاحب وکیل صوبہ داری بنگل
جناب سلیمان سیٹھ تاجر پارچہ کاورم پیٹھ	جناب حاجی مولوی بہادر یار جنگ بہادر " "	جناب عبد الرحمن صاحب سیٹھ تاجر بلندہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرءا سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما من علي في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين - سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع حمامة الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدر آباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعا گو عرصہ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند اور مخلص خیر خواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلہ خدمت (وعظ و دعا گوئی و تالیف و افتا و غیرہ سے) مسلسل قائم اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد شل جانا یا نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کی ظل عاطفت میں ہمکو با امن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے ؎

پناہ می طلبی گر ز گردشِ ایام ٭ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ٭ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ٭ کنندہ حال انہ و بے شبہ خواص و عوام

الہی دولت وا ایں دائماً سلامت باد ٭ تبارک اسمک یاذا الجلال والاکرام ٭ علم و دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تابان ستارے نظر آرہے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دیئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نا کارہ آفاق کیلئے چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصہ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانت احدے بجانہ استقبال قبلہ بعرصہ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑی ہے جسمیں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں کو قریب کرنیوالا اور رشتہ کو سلک واحد میں ملانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دار و مدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو قوائم دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰهم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاؤک یا رسول اللہ فرمایا الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونها الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے حق میں اعظم موہوبات الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم نے اقتفاء آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانہ نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎

لو کان هذا العلم یدرک بالمنی ٭ ما کان یبقی فی البریۃ جاهل ٭ فاجهد ولا تکسل ولا تک غافلاً ٭ فندامۃ العقبی لمن یتکاسل ٭

عبد ذلیل لرب جلیل

ذکر اشاعۃ این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ ملکہ و دولتہ و ادام اللہ دوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتداے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایۃ اور اسکی شہرۃ و اشاعۃ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایۃ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصاً کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت عجیب بحث کیگئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخہ مبارک مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعۃ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرین و محمود و داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدہ سلاطین دکن ممدوح اہل زمن منیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعۃ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو (اتقف عند حد) تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی — ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے — طاقتِ نامِ علی حیدرِ کرار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے — حکمران ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ — مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا

یہی مسکیں کی تمنائے دلِ زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

باب	مضامین	صفحہ

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري

ادام الله فيضه الجاري ·

بسم الله الرحمن الرحيم ؕ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فلما طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابرا عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ١٥ ربيع الاول سنه ١٣٤٣

تقریظ مولانا العلامۃ الحبر الفہامۃ عین العلم والدرایۃ ینبوع الحکم والروایۃ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام ماتوالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا ابدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حتی بہ المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القران المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى به الله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكيره الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوبها وبمشائخهم ولاينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله املأه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم اما بعد فانى لما لعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

مولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل وزبدة الاماثل المولوی
الالمعی وحبنا المکرم العالی الحاج الشیخ عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی وصانه الله
عن شرور الحساد والاعادی فوجدته احسن ما صنف فی بابه
ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده
ومرویاته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین
والحفاظ المتقنین واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان
وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان اللهم تقبل منه قبولا
حسنا واجزه جزاء وافرا موفرا فارجو من الله تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام والفضلاء الفخام وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمین ط

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقريظ العلامة الحبر الفهامة اديب عصره فاضل دهره المحقق الكامل الحضرة

الواصل مولانا الشيخ محمد عبد الصمد دام الله فيوضاته مدرس

مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بدار السرور ويلور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرحيم الرؤف بالعباد الذى جعل الاسناد اليه عين الفوز والمراد والانتماء الى غيره نفس الخيبة والابعاد والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمد ن المختار المهدى الهاد وعلى آله وصحبه اولى السداد والرشاد اما بعد فانى تشرفت الآن بمطالعة كتاب ملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد فما رائيت كتابا مثله فى فضله وكماله وكأنه لم ينسج احد على منواله صنفه الفاضل الىلمعى والعالم اللوذعى عمدة الواعظين وزبدة الكاملين وبليغ البيان فصيح اللسان شيخنا الموقر المعظم والحبر المبجل المكرم مولينا المولوى الحاج الشيخ عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى لازال متنعما بالنعم والايادى سلك فى جمع اسانيده والمرويات مسلك السلف الصالحين الثقات اللهم اجعله خالصا لوجهك الكريم بنبيك الرؤف الرحيم ووفقنا لجميع

المسلمين ۝ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۝

انا المذنب العاصي ذو القلب الاسعد محمد عبد الصمد النزيل

عند الكمد احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقيات

الصالحات في ويلور يوم السبت سلخ شهر الجمادى الاخرى

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن

الديوبندي مفتي العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ۝ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم

الانبياء والمرسلين ۝ وعلى آله واصحابه اجمعين ۝ اما بعد فان الاسناد

من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء وهو من خصائص هذه

الامة المرحومة ۝ وان الفاضل العلامة والالمعي اللوذعي حبي القلبي

ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي

حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقين

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانته ان اجيزه بالحديث المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي العثماني كتبته يوم الخميس لاربعة وعشرين من جمادى الثانية سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا ببلدة حيدراباد

تقريظ مولانا العلام قدوة العلماء الكرام الفاضل الاجل الشيخ الاكمل محمد نعيم شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة النظامية لازالت فيوضه فى كل بكرة وعشية

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى

اما بعد فقد طالعت اكثر الكتابين للعلام عبد الهادى مدظله العالى هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين صلى الله عليه وسلم وهادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد جد واجتهد المؤلف العلام فى سعيه فى الكتابين غاية الاجتهاد فى تاليفه وتنقيح همته العلية الكلام فى تصحيح الاسناد احسن فى الدين القويم وهو مخصوص بهذه الامة جعل الله هذه الامة وسطا ليكونوا شهداء على الناس الاسناد كالجبال تكون اوتادا للارضين خصوصا مسلسلات الاوليات بالنبى الامين صلى الله عليه وسلم جمعت فى سلك واحد فى هذا الكتاب هى احسن الترتيب فى الجمع والانتخاب هى من اللطيفة العجيبة

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیا لما اختار موسیٰ قومہ
سبعین رجلا لمیقات ربہ هی من جودة طبع المؤلف العلام کما
اجتہد بالکتابة القلمیة لابد لہ ان یجتہد فی ادارة طبعہ لیکون لہ
فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدهور والازمان وعلی
اللہ التکلان ولاحول ولاقوة الا باللہ العظیم

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس
مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی
علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی
الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی
بالمدرسة النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الهادی الی سبیل الرشاد ۔ والصلوٰة والسلام علی
عبدہ الهادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث
فی المقام المحمود للشفاعة یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتناد بین

بآداب السالكين مسالك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد الى ما بقيت سلاسل النسبة والاستناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالتشبيك ثم المصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه المسلسلات ورواية اتصال المسندات المرويات صار المؤلف الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئًا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ و قال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائک قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونہا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلہ اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکأسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ہذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرہا واشاعتہا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکوراً واجرہ جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ؎

قررہ بیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی ابوالفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذہباً عاملہ اللہ بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال سنہ ۱۳۴۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه الصادق في ذالك المورع في جميع ازمانه تقيته السلف عمدة الخلف الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجى

ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذى بلّغ وامر الشاهد ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله فبلغوا فى الارض اداينها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله به هذه الامة هو علم الاسناد وفى هذا فليتنافس المتنافسون فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء كما قاله الامام ابن المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سوا هذه الامة كما قال محمد بن حاتم المظفر ابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ویضبطوا حروفه ولیعدّوه عدًّا وقد
جعلهم هذا العلم الشریف رحّالة فی الارض جوّالة سیّارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لمّا اخلصوا نیّاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الا الهیبة التی یسعها الله تعالیٰ شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا وان کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالیٰ وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالٰهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العام علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم التفسیر
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذاً وتحصیلاً الی کبرائهم حتی حصل
لهم علوا الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیاله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؎

۱۹ ذوالحجه سنه ۱۳۴۶

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

امابعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارائیت قط قبل ذالک بہذ الاسلوب کتابا فیہ فللہ درّ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وہکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ہکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحًا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمین بطول بقاءه ومد ید نباته وهو مولینا ومولی المسلمین عالم
الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة عارف معارف النبوة والاولوهیة
وحید الدهر قدوة العصر الجحاج الحسیب اللوذعی المصقع المنجد
الشهم الغشمشم الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق
الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنة قامع البدعة
خادم الملة المصطفویة مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولینا
الشیخ عبد الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید
ومحا به رسوم الشرک المبید له

وانا العبد الضعیف الحکیم عنایت الله خان عفا الله عنه
ماجنی فی دنیاه بالتعلق عن ماسواه

ایضاً وله

الحمد لولیه والصلوة والسلام علی نبیه **اما بعد** فانی رائیت کتاب
هادی المسترشدین بحصص الثلاث من تذکرة الشیوخ الکرام
واتصال اسانید الکتب المشهورة من التفاسیر وکتب الحدیث
والفقه من مذاهب الاربعة الحنفیة والشافعیة والمالکیة والحنبلیة

الى مصنفيها العظام واسانيد المسلسلات الى النبى الامين سيد
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الكتاب فوجدته من اعاجيب
موروداته وابلغ بياناته وبذل جهد المصنف العلام فى حضرة
شيوخه ببسط ذيوله عند كرام الناس بابابابا وطول قعوده على
رجليه فى مجالس هذه الابرار ادبا ادبا وحضوره فى اوقاتهم كصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بكم من اللآلى المتلألية واليواقيت
الغالية فوضع بين ايدينا افادة خير المنزلين بلا اعادة وافاضة
خير المخلصين بلا استفادة فبشرى للطالبين الذين ما تحركوا
من مقامهم ووصلوا الى هذه النعمة غير مترقبين وفازوا غير مجتهدين
فهذه التذكرة تذكرة اولى الالباب مجالسهم خير المجالس وابوابهم
خير الابواب - ذكرهم يورث محبة محبوب رب العلمين واتباع
سنن سيد المرسلين ورضاء رب العباد من الحاضر والباد -
اجاد المصنف العلام بغاية سعيه فى تحقيقه وبذل جهده فى
احسن تدقيقه وخاصة ما ورد فى مسلسلات الاحاديث متنوعة
الاسانيد كما ان روى عن شيخه الحنفى فاخذ الحناف فى جميع

دفع دخل مقدر ٣٢ منه

سندہ کابر عن کابر وهکذا شافعیا عن شافعی و مالکیا عن مالکی عن وحنبلیا عن
حنبلی فی حافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر
هکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانید
لو اطلعت علیه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه
تجده مملوا من الکبریت الاحمر رموزا ونکاتا بارک الله المولف
فی عمره وحیاته ومتع الله المسلمین بطول بقائه ومدید
ثباته وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم
الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة- عارف معارف النبوة
والالوهیة - وحید الدهر قدوة العصر الواعظ الدال علی
الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید
الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة
مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد
الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید
ومحا به رسوم الشرک المبید-
وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنه ما جنی من دنیاه بالتعلق عن ما سواه

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس اسم دام فیضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہم کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقاب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومرویاتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالیٰ خیرا لجزاء عنی وعن جمیع المسلمین و الحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آیمانا غفر اللہ لہ و لاسلافہ

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار و المعارف العلامۃ الفاضل حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب مسجد بجیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد فانی طالعت من بعض مواضع الکتابین الجلیلین ہادی المسترشدین وہادی الطالبین الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم الزاہد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویہ صاحب الاخلاق المرضیہ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرآبادی متع المسلمین بطول حیاتہ ۔ ذو الایادی
فوجدت ہذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلہما فی ہذا الباب
اورد المؤلف فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فللہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عن اہل الاسلام ۔
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنۃ ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الفہاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسۃ العربیۃ بہا

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد للہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات ۔ وزین
الارض باقمار الکمالات ۔ وشموس البراعات ۔ والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطۃ ہذا النظام

المطرب الاتقن - وعلی آله وصحبه الذین اقتفوا اثره علی الطریق
المعجب الاحسن وبعد فانی طالعت هذه الرسالة السامیة
والحدیقة الزاهرة المسماة بهادی المسترشدین فوجدت نکاتها
مستبشرة ضاحکة - ودقایقها مبتهجة باسمة - فتکاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجمیلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمری جمال خرائد ازهارها مغناطیس لقلوب
البارعین - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلین
فتری وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعیون ناعسة - والمسرات بروئیتها تدخل علی العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشکر سعی مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادی - وصب علیه ما لا تحصی من الایادی -
بحرمة النبی وآله بحار المکرمات والغوادی -

کتبه احقر الانام ابو المکارم محمد عبد السلام سلیم
هزاروی

تقریظ علامۃ الدهر فهامۃ العصر عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرۃ العلامۃ الشیخ سالم باحطاب الشافعی دام مجدہ شیخ الشافعیۃ بالمدرسۃ النظامیۃ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الهادی الی یوم القیام۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین نهجوا نهجہ بالکمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الهادی۔ سلمہ الباری۔ اتی لدیّ بکتابہ هادی المسترشدین الی اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعتہ لاسباب عرضت فلذلک اعتمدت علی تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیۃ فوافقتہ علیہ فجزی اللہ کل من اتی منالہ خیر۔ وجنبہ کل ضیر۔ املاہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الوهاب الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیۃ بالمدرسۃ النظامیہ

حرر ۲۵ رمضان سنۃ ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت
للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبداللہ العمادی ناظر الکتب
المذہبیۃ الاسلامیہ بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً
انّ موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وممن
تخرّج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا
عبدالہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکوراً ولقّاہ نضرۃ
وسروراً فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ سنہ ۱۳۴۷ھ

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق
والفہامۃ المدقق الحضرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا
محمد عبدالقادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذی یهتدی الیه کل من یهتدی ویرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه هداة الشرع
المتین والدین الممجد الی امد لا یحد ولا یعد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد ووجدتها غایة
سیهمة ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع ما یراد واما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار کمالاته وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءاة المحمول الحامل لذاته وصفاته وکذلک کل واحد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی مناها الا بالاستناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدء والیه یعود وهو المبدأ
والمعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا وکرما منه الامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشيد ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخ العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكار المصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

امین امین بالنون والصاد وصلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر

واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول ببلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس۔

ھو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الھمام مولانا الھمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض مقاماتہ حسب الدعۃ وللہ در المصنف انی وجدتہ

جامع اليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين الى الاستناد منها فبادروا من حيث هممكم العليا۔

قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسمو قدر المصنف دامت بركاتهم۔

فيا قدوة العلماء رأس الاعاظم لقد فقت بالامجاد بعد المكارم

دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع واصبحت فى الاقران اهل الكرائم

فطالعت ما صنفتم من مجلة لقد فزتم فيها بقصوى العزائم

ولاشك ان السعى هذا مبارك فاتمامه يرجى بافضال راحم

وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا لحبر بقصد النشر للدين جازم

لدى الخطبة ارتاع العدى ان ذرعهم وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم

اقمت عماد الدين اظهرت سره على الامة المرحومة من مراحم

كثير من الخطباء للنصح ابلغوا قدمت فريدا حيث اجلى المكارم

تقمعت اس البدعة والغوايت من العلم والعرفان للجهل هادم

قد استرحم الغازى الى الله تائبا كعبد من العصيان فى الذنب نادم

فیا ارحم العباد ارحم باحمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث الترفاوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله نظما حین کان نازلاً فی بمبئی مع مولانا الی الکلام آزاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شئی خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیسا هما والله یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة اولحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم	محيي رسوم العلم والاتقان
خير الخلائق خلقة وخلائقا	اهل التقى والمجد والايمان
وبعد فهذا كتاب اوّل	في جنس الفاظ ونوع معاني
فيه اتصال المسندين برفعهم	بعضا الى بعض بحسن بيان
قد زيّن الاسناد فيه مسلسلا	احدًا الى احد كعقد جمان
هو من تصانيف النبيل الفاضل	اللوذعي ذي قاطع البرهان
هو عبده الهادي بليغ بالغ	والمرجع بهداية الخلان
لا زال مسرور الباسر قلبه	ماهزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السيد عبد الرحمن الراولفندوي

الحمد لله الذي اعطى لنا شرف الهدى	الباري الحق الذي القى بنا حب العلى
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصرا	اسناده متعارف بين الخلائق والورى
قال خير الانسان مما قبله من قدره	ذا انهم مما بعده انظر بمفهوم الضحى
لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره	لا ريب في اسراره ما بين جمع الانبيا

قد خص منهم من اتی من بعدہم بالاصطفٰی	اعنی حبیب اللہ یا خیر الوریٰ نور الہدیٰ
اصحابہ کانوا ہداۃ الناس فی احوالہم	لا شک فی اسنادہم کانوا کنجم فی السما
اقوالہم قول النبی افعالہم فعل النبی	احوالہم حال النبی اسرارہم بدر الدجیٰ
استمسکت القوم التقی من جاءہم فی قرنہم	بالسند المشروعۃ لا شک فی اثباتہا
حتی کذا من قرنہم اعداد الی ہذا الزمان	جاءت الینا طبقۃ من طبقۃ من مصطفیٰ
من ادرک الطبقات منہم او سعی من خلفہم	قد ادرک الانوار من مشکوٰۃ فیض المجتبیٰ
منہم اریبا مشفقا او مخلصا الی صادقا	او متقیا عالما مشہورا مستبصرا
من عبد ہادی اسمہ اخلاقہ معروفۃ	اشیاخہ مشہورۃ لا شک فی اسنادہا
من ادرک الاخبار منہم بالشروط الکاملۃ	کل سعوا او لا الی رشد النبی المقتدا

سلہ او باعتبار ما لغۃ الطلوع علی سبیل الجمع ۱۲
سلہ ارجاع ضمیر المونث باعتبار الصفۃ والصفۃ باعتبار الجماعۃ ۱۲

ہذا ما قرظہ العلامۃ الحبر الفہامۃ عین العلم والدرایۃ ینبوع الحکم والروایۃ مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشیخ الفاضل الواصل الکامل المولوی محمود حسن الطونکی مؤلف معجم المصنفین ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث النبی الامی وعلم بہ القرآن وامر الناس باقتدائہ

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصايص هذه الامة المرحومة ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فيخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الآتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه وللمسلمين احسن - ۱۸ ربيع الثاني سنة ۱۳۵۱ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد محمد عبد القادر الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم واصلی واسلم علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ ومحبیہ واتباعہ ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الھادی سلمہ ربہ والایادی بتمامہ فوجدتہ کاسمہ ھادیا للمسترشدین جدا جزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا ۃ

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید محمد رسول الحمید السید عبد القادر الموسوی کان اللہ لہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف ذی احترام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے
اثبات مدعٰی کی یہی اک سبیل ہے

ارشاد مصطفےٰ سے تجاوز نہ چاہیے
فرماں یونہی حضرت رب جلیل ہے

قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث
قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور	اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو	اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب	ہو جسقدر ثنا ئے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار	عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار	تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا مصنف علام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے ستّر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علوم مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبدالحی عفی عنہ — عبداللطیف

پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد دکن — پروفیسر تفسیر دارالعلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولٰنا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متّع اللہ بطولِ حیاتہٖ اَہلَ الامصارِ وَالبوادِی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف رامصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے
پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ہادی المسترشدین الی اتصال المستدین
کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے
اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً
انہیں حاصل ہے۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف
کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف
میں نہ صرف مشاہیر علمار ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلار
حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے
کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر
تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی
قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ؏

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسماء و رسماً بھی اخذ سند و اجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ ان حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت و بصیرت ہو۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ ر جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی وہادی یقینی کی کتاب لا جواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بشارت مقبولہ منقولہ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح آثار فیہ

فللّٰہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سند یاب اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہ نیز جاگیردار موروثی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی من علینا بفضله الفخیم ٭ وجعل العلم وضعا عالیة ورفع درجات اهله بکرمه العمیم ٭ وسلک باحبابه نهج الصراط المستقیم ٭ واختص بالعنایة من اتی جنابه بقلب سلیم ٭ وقسم بنی آدم الی ذی حظ وحرمان ٭ یتواصون بعضهم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا بانقال السند الی اشرف العباد ٭ وجعل علماء امته خلفاء لنبیه وخصهم بحفظ الاسناد ٭ وجعل لنا الیه طریقا وسبیلا ٭ واقام لنا علی معرفته حجة ودلیلا ٭ والصلوة والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا ومولانا محمد رحمة للانام ٭ مهبط الروح الامین والمظلل بالغمام ٭ والمختص بشریعة محتویة علی الاحکام ٭ افضل الخلق ومصباح الظلام صلی الله تعالی وسلم وانعم وبارک علیه وعلی آله الفخام ٭ واصحابه النجباء البررة الکرام ٭ اما بعد فیقول عبد ذلیل ٭ لرب جلیل ٭ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ٭ خادم العلم والاسلام ٭ الراجی عفو ربه

واسعة

ذی الایادی ÷ ابوسعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
تغمدهما الله بفضله الفخیم ÷ لما کان علم الاسناد وحفظه من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ÷ الذی به تتصل مسانید سننه علیه الصلوة و
السلام لطرق معروفة معلومة ÷ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ÷ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمه ÷ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیده ما نصه
ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ÷ ثم لم
یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا تقتدیه ولا یعول علیه تعویلا ÷ وقد
صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة
بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا نفوسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تحریف وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم وبھایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی
سندک فی ھذہ المسئلۃ یا مالک ۞ سود علیک علی الفور مبینا ما بزبل
رایک وعظیم اوامک ۞ انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ ص ۱۲۶ قال الحافظ
ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السھیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولو افق ذالک
ولیشھد قول لبعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال کبیر او کثیر
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملین فانهم
الاباء فی الدین وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنیا والاخرة وبه حیاة الارض بذکر الله
عزوجل وذکر رسوله وبقاؤه بقرأته وکتابته بدون تعد ولا طغیان
بالاضاعة واخذه عن غیر اهله وصرفه فی غیر محله ورفع القرآن
وکتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر علیه السلام
ونزول عیسی علیه السلام لقتل الدجال۔ وفی اوائل سورة العلق
ما یشیر الی ان اهم الامور قرأة العلم وکتابته لبقاء الذکر والاجر والله
اعلم اھ ولا یخفی علیك ان ما ذکره الاعیان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشیخ لیست بلازمة فی جواز روایة الحدیث
والعمل به بل الشرط ان یکون اهلا لذلك الا انها کماله کما هو مصرح
فی محله ولم یرید واصور العلم وکتابة الاسناد۔ بل قصدوا حقائقها
التی بها الرشاد۔ وغرضنا فی هذا الکتاب ذکر الطرق التی منها وصلت
الینا احادیث النبی صلی الله علیه وسلم ولو لم یکن الاسناد اصلا

لم تبق الشريعة - وكذا النسخة التى لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلونى محدث الشام فى ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية، فينبغى الرحيل لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية فيكون ذلك نورا على نور، والعلو فى الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه عند المحدثين، بحيث يحصل بالسند العالى القرب من رسول رب العلمين ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر، وعدوه من الفضائل والمفاخر وقد حضرت يوم عيد حين اقامتى بمكة المكرمة عند شيخى المفضال، مولانا الشيخ صالح كمال، المفتى وشيخ العلماء والامام، والخطيب والمدرس بالمسجد الحرام، وقلت له يا سيدى جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل بيوم العيد فقال لى انى لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة سألنى عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألنى رحمه الله هل سمعته اليوم من احد فاجبته بانى قد سمعته اليوم من شيخى الحبيب حسين الحبشى فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخى فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدى وانا من ادنى

تلامیذک فقال لا بأس بذلک فانی کنت محروما من نعمة تحصلت لی منک

انتهی قوله رحمه الله تعالی ۔ فتبین لکم

یا اخوانی قدر هذا العلم الشریف ورکدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی الله فی الارشاد صفحه ۳

ان هذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا وکاد اهل العصر لجهلهم بفضله

یتخذونه سخریا اه اردت ان اجرب نفسی واجر ابناء جلسی علی الدخول

فی تیارات المسالک وان کنت لست اهلا لذالک کما قیل شعر ۔

فتشبهوا ان لم تکونوا مثلهم ان التشبه بالکرام فلاح وقصدت

ان اذکر ما ظفرت به وتلقیته من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منهم من الاجازات وذکر اتصالاتهم لما فیه من الفوائد التی بها

یستفاد ویسهل بها سبیل الرشاد ویبقی بتدوینه ذکرهم ۔ اذ من

حقوق الشیوخ علی التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الی من بعدهم

ورد فی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب الفخر الاعظم علیه

الصلوة والسلام من الله الاکبر انه قال نضر الله امرأ سمع مقالتی

فوعاها واداها کما سمعها ولله در سیدنا ابن خطیب داریا ۔

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة ... او لاجتماع قدیمه وحدیثه
لکن اذا فات المحب لقاء من ... یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمه الله القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبه ... واجهد علی تصحیحه فی کتبه
واسمعه من اربابه نقلا کما ... سمعوه من اشیاخهم لتسعد به
واعرف ثقات رواته من غیرهم ... کیما تمیز صدقه من کذبه
فهو المفسر للکتاب وانما ... نطق النبی حکایة عن ربه
وتفهم الاخبار لتعلم حله ... من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبین للعباد بشرحه ... سیر النبی المصطفی مع صحبه
وتتبع العالی الصحیح فانه ... قرب الی الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحیف فیه فربما ... ادی الی تحریفه بل قلبه
واترك مقالة من لحاك بجهله ... عن کتبه او بدعة فی قلبه
فکفی المحدث رفعة ان یرتضی ... ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات – کما هو منصوص عند الائمة

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا وقسوة قلوبنا وطول امالنا والله المسئول متوسلا
بسيد البريات واشرف الكائنات وافضل الموجودات عليه وعلى
آله وصحبه ازكى التحيات وانمى التسليمات ان يسهل علىّ ذلك من
انعامه ويعينني على اكماله واتمامه وان يستر عثراتي ويسامح هفواتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو وانسى اذا لم يخلني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم وذخيرة يوم عظيم يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الطريق
المستقيم وينفع بها العباد في عامة الاقطار والبلاد ويظهر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد فانه على ذلك قدير وبالاجابة جدير و
كان ذلك في الثالثة والثلثين وثلثمائة والالف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة
السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین
سه اقامت فی الرقاب لہ ایادی، ہی الاطواق والناس الحمام
باسط بساط الجود والانصاف، ہادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح
الزمن، سلطان بلاد الدکن، ہو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرة آصفجاہ النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال
مجتہدا فی نشر الأمن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،
وادام اللہ مدار دولتہ ما دار الدوران، ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران، ولازالت اقمار سلطنتہ لامعة، وشموس اقبالہ بازغة،
اللہم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ، فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر،
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر، واحفظہ
واولادہ لاسیما ولی العہد الفائق بین الاقران، نواب والا شان

اعظم جاہ بہادر میر حمایت علی خان بحفاظتک من حوادث الزمان بحرمة نبیک سید المرسلین علیہ الصلوة والسلام الی یوم الدین شعر

یاربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ایامہ بالفرح والکرم الجلی
واجعل لہ اعدائہ	یارب درک الاسفل	واحفظ لہ اولادہ بالعز والشان العلی

وقد من اللہ تبارک وتعالیٰ علی ھذا الحقیر المعترف بالذنوب والتقصیر مع تاخر عمری وقصر باعی وکساد متاعی باجتماع شیوخ اجلة کرام وسادات عظام والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا یطیش سہمہم ولا یبتحط لهم وھم ان رأوک فی قبیح صدوک وان الجوک علی جسیر امدوک نفعنی اللہ بھم ونور قلبی بانوار فیوضھم وجمعنی وایاھم فی دار السلام ویمن علینا بحسن الختام عند حلول الحمام وھذا وان الشروع فی ذکرھم لعل اللہ یکرمنا لھم وینیلنا منالھم انہ رؤف رحیم ولاحول ولاقوة الا باللہ الحصن الاسوی من ھذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتہم الی یوم القیام

فمن مشائخنا المکیئن عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفہامة الاکمل الفقیہ المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاہ محمد بن یار محمد الالہ ابادی

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة، وبدور كمالاته لامعة، حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلوة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ۱۲۶۲ھ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلا
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سُنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سُنبل عن الشيخ عيد بن علي الازهري البُرُلُّسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ۱۱۳۴ھ
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن ارکماش الحنفي

مشائخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشہیر بابن

حجر باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ **المعجم المفہرس** ویروی البابلی ایضا

عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف

ابن زکریا و یوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد بن

عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالہ سلیمان ابن

عبد الدائم و ابی النجا سالم بن محمد السنہوری و عبد الرؤف المناوی و الشہاب

احمد ابن الشلبی کلھم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن

الحافظ ابن حجر **ویروی السنہوری** عن الشہاب احمد بن حجر الہیتمی

عن شیخ الاسلام زکریا و عبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر

ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی

ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراہیم بن احمد بن

اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**

عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وھو

یروی عن العلامۃ عبد الواحد ابن ابراہیم الحصاری عن الشمس

محمد بن ابراہیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حیاته کما ذکرہ ابن حجر المکی فی مسانیدہ وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ووفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ومن مشائخ
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ عیسی بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجہ المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان
ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعیل المزاحی القاهری المتوفی سنة ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

مشائخ الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدوره عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو محمد السجستاني
عن المنير عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الحانوتي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر بن سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
هذا النقل من الارشاد ۱۲

نعم السائل المهمة فيتم الفائدة
المشار ۱۲

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخر سوى والده **منهم** خاله الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن
الشيخ حسن العجيمي الاتى ذكره **ومنهم** الشيخ احمد الجوهري الكبير المصري المتوفى سنة ١١٨١
وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقاني واحمد النفراوي ومحمد بن عبد الله
السجلماسي المغربي وعيد النمرسي والشيخ ابي المواهب البكري
وعبد الحي بن عبد الحق الشرنبلالي الحنفي والشهاب احمد النخلي وعبد الله
ابن سالم البصري وعبد ربه بن احمد الديوي الاخذ عن الشرنبلالي
وامام الازهر رضوان الطوخي الاخذ عن الشبراملسي والشمس محمد بن
منصور الاطفيحي الاخذ عن البابلي وعن المزاحي وعن الشوبري وغيرهم
ومنهم الشيخ منصور المنصوري الازهري المصري عن العلامة سليمان
المنصوري عن الشيخ عبد الحي الشرنبلالي عن الشيخ سلطان المزاحي
والشيخ احمد بن محمد الخفاجي والشيخ علي الشبراملسي وهو عن الشيخ
علي الاجهوري عن نور الدين القرافي عن السيوطي **واخذ الشبراملسي**
ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقاني عن ابي المنجا سالم السنهوري عن الغيطي
عن القاضي زكريا الانصاري **ويروي** ايضا عن الرملي بالاجازة
العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي

مشائخ الشبراملسي

الشيخ الرملي اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندى عن الشيخ ابى طاهر الكردى
المدنى **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غنى عن الشيخ احمد النخلى



ومن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ
العلامة السيد على بن عبد البر الحسنى الونائى المتوفى سنة ١٢١١ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمى عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزّام الشافعى
الازهرى عن الشمس البابلى عن الشمس الرملى والعارف بالله عبد الوهاب
الشعرانى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى **ومنهم** العلامة مفتى
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعى الحنفى المتوفى سنة ١٢٢٨
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمى
والشيخ عبد الله البصرى **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى
المتوفى سنة ١٢٢١ عن والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغنى عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفى عن
المعمر ابى الخير عمر بن عموس الرشيدى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى
واخذ الشيخ محمد الكزبرى ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشيخ عبد الغنى النابلسى عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزى

عن والدہ بدر الدین محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والدہ الامام الشہیر
ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری واخذ الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیہ الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواہب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرہم مما ہو مذکور

فی کراستہ جمع فیہا بعض اسانیدہ فی الصحیحین وبعض الکتب

ومنہم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنہ ۱۲۲۸ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وہم یروون عن محدث الشام

محمد ابی المواہب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ وروی

الشیخ ابو المواہب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذہب ابی حنیفۃ بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریاح والشیخ

محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواہب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضاً عن الشیخ خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی** الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی سنہ ۱۱۳۳ وھو یروی عن الشیخ احمد البنا الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و یروی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہ الاٰتی ذکرھم **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ محمد الخضری الاسکندرانی وھو اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراھیم الشبرخیتی والشیخ یحیی المغربی الشاوی والشیخ محمد السرنبابلی جمیعھم عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو طاھر بن ابراھیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی سنہ ۱۱۳۹ والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الجاولك
والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن**
عبد الكريم الشيخ محمد الشنواني عن ابي الغزائم عيسى بن احمد البراوي عن
الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم
البصري **ومن مشائخه** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي
كذا بتة المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي
والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه
الاتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه
العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير
والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي
طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد
ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي
المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي واخذ الشيخ احمد
القشاشي بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و
من مشائخ الشيخ ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن ملا يوسف
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى سنة ١٠٧٨ ببلدة اب
من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
علي بن علي بن محمد الحلبي عن الشيخ ابن حجر المكي ومن مشائخ الشيخ الكوراني
الشيخ نجم الدين محمد ابن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضي

رواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

مشائخ الكوراني

---

(١) ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبت الاعمال
(٢) والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد بالقال الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذکریا **ومن مشائخ الکورانی** الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی المتوفی خمسین الف سنة ١٠٥٠ وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا **ومن مشائخ** الضیا الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی السابق ذکره **ویروی الشیخ محمد ابو طاهر** المدنی **الکورانی** عن العلامة الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المالکی والشیخ حسن بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فهما تقدم ذکر مشائخهما **واما الشیخ ابو الاسرار** حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی المتوفی بالطائف سنة ١١١٣ فله **مشائخ شهیرة منهم** الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی والشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زین العابدین بن محمد بن عبد القادر الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

ف و فی العجالة النافعة البابلی وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر والله تعالی اعلم ١٢ عبد الهادی عفی عنه

احمد بن محمد العجل[1] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضی الدین الغزی والامام
(كراماتية ۱۲)

یحیی الطبری کلاهما عن الحافظ السیوطی ومنهم الشیخ قطب الدین محمد بن

احمد الحنفی المکی عن الشرف عبد الحق السنباطی **ومن مشائخ الشیخ**

حسن العجیمی الشیخ العلامہ جمال الدین محمد بن رسول البرزنجی

الحسینی المتوفی سنة ۱۱۰۳ عن جماعة من العلماء المشاهیر منهم الملا محمد شریف الکورانی

والشیخ احمد القشاشی المدنی والشیخ ابراهیم الکورانی واخذ بدمشق

عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی وببغداد عن الشیخ مدلج وبمصر عن الشیخ

محمد البابلی وعلی الشبراملسی وسلطان المزاحی ومحمد[2] الغنانی وبالحرمین

عن الوافدین الیهما کالشیخ اسحاق بن جمعان الزبیدی وعلی الربیعی

وعبد الملک السجلماسی وغیرهم **ومن مشائخ الشیخ العجیمی**

الشیخ عبد الرحیم بن الشیخ الصدیق الخاص جاز مراسلة من زبید و

هو خاتمة الرواة عن السید طاهر بن الحسین الاهدل بالاجازة

السیم ومعناه الابیض الخالص الشاود ۱۲ عبد الهادی

---

[1] العجل بکسر الجیم۔ ابن عابدین۔ عجل کحذر۔ حسن الوفا ۱۲ عبد الهادی غفر الله له۔

[2] وهو اخذ عن الشیخ علی الحلبی عن الزیادی عن الشمس الرملی عن شیخ الاسلام زکریا واخذ الغنانی ایضا عن البرهان اللقانی بسنده کذا فی الجواهر الغوالی فی ذکر الاسانید العوالی للعلامة محمد البدیری الدمیاطی الشافعی ۱۲ عبد الهادی۔

عن الحافظ الديبع عن الحافظ[1] السخاوي عن الحافظ ابن حجر۔ ومنهم
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلاده المجاور بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده
كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ ومنهم
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي
الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل منهم العلامة شمس الدين

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقري الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٦ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مخطوطته بمدينة المنورة سنة ١٣٣٢ وجدته مفيدا جدا في بابه

محمد عبد الهادي غفر الله له۔

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي ومنهم
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما وناوله مجموعة
فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة **قوله**

الحمد لله رب الفضل والمنن	وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاسانيد بالتقوى لعارفه	وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا	مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن	شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغي لمنطقه	وجدته بلبلا يشدو على فنن
وهو العجيمي تعظيما لصغره	قد فاق في اسمه بين الورى حسن

على الخفض بالخفض وبالنصاد المنشد [illegible]

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

اراد مني لما بدى الاجازة عن ... مشايخي في طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفي ومع وهني

من التصانيف نثرا كان ذلك او ... نظما الذي كل علم في الانام سني

وحيثما قد رأى اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامري السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد رويناه عن مشائخنا ... من العلوم التي تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... لشبراملسي علي الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكي عن نجمنا الغيطي ذي الفطن

عن شيخه زكريا ذي الفضائل عن ... ركن التقي العسقلاني زهرة الزمن

وفي تآليفنا نثرا ومنتظما ... في كل فن كروض في الكمال جني

وانني لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى بنابلسي باسم عبد غني

ومولدي كان في الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاي يرحمني

نظمت هذا له في جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحجاج للوطن

نهار عشرين من ذي حجة مائة

وخمسة بعد الف عام لدني

فلما رأى صاحب النزهة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب من ذالك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجاز لى نظما بداهة ويذكر اسمى واسم اولادى والسند ويكتب ذلك مبيضا فى المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر فى وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره فى امور السفر ماهذا الا فتح واعتناء من الله تعالى بركذا فى الورد القدسى والوارد الانسى ـ **وللشيخ عبد الغنى** رحمه الله تعالى مشائخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزى كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام تقى الدين عبد الباقى الحنبلى البعلى عن المعمر المسند الى عبد الرحمن محمد حجازى الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفورى الفرا الشافعى وهو يروى عن الشيخ القاضى المولى عبد الرحيم الشعراوى عن العارف الكبير الشيخ محمد البكرى عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمى الحنفى نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسنى الحنفى خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الغرضى الشافعى والعلامة الشيخ محمد الاسطوانى

مشائخ الشيخ عبد الغنى النابلسى

والعلامة محمود الكردي **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر واجاز له وكانت بينهما خصوصية **حتى** ان العياشي لما وصل الى طرابلس المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من رجب سنة ١٠٧٣ فذكر في اثنائه ما صورته- واعلمك ايها الخليل اني قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبي احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي وخليفتي في الحرم الشريف بعدا وبتي من اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد في حقي وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتني ابصرته ٭ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها في عالم الارواح الذي خلق قبل عالم الاشباح بالفي عام فاسئل الله ان يحقق لي ذلك حتى يشرق في قلبي بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكره هو اي العياشي اخذ عن مشائخه العظام منهم الشيخ ابو مهدي الثعالبي الجعفري وللعياشي رحلة في المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضها امين ومنهم اي من مشائخه الشيخ حسن العجيمي الشيخ احمد البري المدني والشيخ محمد المرابط بن الشيخ محمد بن ابي بكر الدلائي والشيخ علي بن محمد الربيع الزبيدي والشيخ عبد الباقي المزجاجي والشيخ محمد السنقيري والشيخ المفتي عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضي اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوي المغربي والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

عبارت هذا الشعر في الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ٢١٢ ...

اجازكتابتروالسيد الصوفى ابوبكر بن سالم شيخان والسيد محمد بن عبدالرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالى وغيرهم **واما الشيخ احمد النخلى المتوفى** سنة ١١٣٠ **فهو** اخذ عن الشيخ صفى الدين احمد القشاشى والشمس البابلى والشيخ عيسى الثعالبى والشيخ محمد بن سليمان والشيخ على بن الجمال والشيخ خير الدين الرملى وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبدالله بن سعيد باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبدالرحيم البصرى عن العلامة شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصارى الرملى **واخذ** ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكرى الصديقى عن محمد حجازى الواعظ **ومن مشائخ الشيخ احمد النخلى** الشيخ سليمان الضيلى القرشى والسيد عبدالكريم الكورانى الحسينى والشمس الميدانى والشيخ ابراهيم الحلبى الصابونى والشيخ عبدالرحمن العمادى **ويروى الشيخ احمد ولى الله** ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعى الحنفى عن الشيخ حسن العجيمى **ويروى** ايضا عن الشيخ عبدالرحمن بن الشيخ احمد النخلى عن ابيه **قال** الشيخ ولى الله رحمه الله تعالى

تخفيف الميم ١٢

مشائخ شیخ احمد نخلی علیہ الرحمۃ

فی ثبتہ المسمی بالارشاد الی مہمات علم الاسناد وقد اخذت معظم ہذا الفن
عن ابی طاہر محمد بن ابراہیم الکردی الہمدانی وسمعت من الشیخ تاج
الدین القلعی الحنفی مفتی مکہ اوائل السنتہ وشیئاً من مسند الدارمی
وموطأ محمد واثارہ واجازنی لسائرہا وبجمیع ما تصح لہ روایتہ
عن العجیمی **وقال فیہ ایضا** اما النخلی فلہ رسالۃ جمع فیہا اسانیدہ
اجازنی بہا ابو طاہر عنہ وناولنیہا الشیخ عبد الرحمن النخلی ابن
الشیخ احمد النخلی المذکور واجازنی بہا عن ابیہ انتہی

تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید شیخ الاسلام القاضی زین الدین زکریا الانصاری وحافظ عصرہ الشیخ جلال الدین السیوطی رحمہما اللہ تعالی

قال الشیخ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی الارشاد ص ۵۰ سند ہذین الامامین ومن
فی طبقتہما ینتہی الی ثلاثۃ من المسندین الکبراء الذین بہم اتصلت
اسانیدہم من بعدہم بمن قبلہم **احدہم** المسند المعمر الصالح
شہاب الدین احمد بن ابی طالب الحجار المعروف بابن شحنۃ
والثانی العالم الفقیہ رحلۃ الآفاق مسند العصر فخر الدین

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الہادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقۃ الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرہان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرہان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر وکلاہما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی واتصال اسانید ہؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدہلوی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹٦ وہو یروی عن والدہ
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدہلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحٰق کلاہما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدہلوی
المتوفی سنہ ۱۲۳۹ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالہ الشیخ سراج احمد عن

ابیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد راشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرھندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضاً عن قطب وقتہ العلامۃ علامہ علی الدہلوی عن العارف
باللہ مظہر جان جاناں عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدہلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الھجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخہ الآتی
ذکرھم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاھد اسمٰعیل بن
ادریس الرومی المدنی وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم الشیخ
محمد طاھر سُنبل المکی والشیخ صالح الفُلّانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمۃ والشیخ محمد بن عبد الرحمٰن الکُزبری الدّمشقی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام **ومنھم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

مشائخ الحفنی

الرومی العلامۃ الشیخ عبداللہ الشرقاوی المتوفی سنۃ ۱۲۲۷ھ عن الشیخ محمد الحفنی المتوفی سنۃ ۱۱۸۱ھ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ ابراہیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبدالمعطی البصیر المالکی کلاہما عن البرہان ابراہیم اللقانی وعن امام الازہر الشیخ منصور الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامۃ زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم عن العلامۃ الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا عن الشیخ محمد بن عبداللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبداللہ بن سالم البصری واخذ الشیخ عبداللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجہوری کلاہما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبداللہ البصری واخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن الشہاب احمد بن عبدالفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازہری المتوفی سنۃ ۱۱۸۱ھ وہو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وہو عن الشبراملسی

ثبت ابن عابدین

وکان ولادتہ رحمہ اللہ تعالی فی سنۃ ۱۱۵۰ھ کذا فی ہامش ثبت الامیر ۱۲ عبدالہادی غفرلہ

وعن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی وآخذ الشهاب الملوی
ایضًا عن الشیخ احمد غانم النفراوی الآخذ عن عبد الباقی الزرقانی
وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الآخذ عن
الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی واخذ
الشهاب ایضا عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب
الآخذ عن ابیه وعن الاجهوری ۔ وآخذ الشهاب ایضا عن العلامتین
المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد اللہ بن سالم البصری وآخذ الشهاب
ایضًا عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی وآخذ ایضا عن ابی
العز محمد ابن الشهاب العجمی الآخذ عن والده وعن البابلی وعن
ابن سلیمان المغربی وآخذ ایضًا عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن
الملیجی الآخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم
النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جده

ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامة الشیخ تراب علی
ابن شجاعت علی اخذ عنه شیخنا اکثر العلوم فقها وحدیثا وغیرهما و

ﻋﻪ نسبة الی قریة من قری مصر کذا فی حاشیة العجالة النافعة ۱۲ عبد الهادی مسکین غفرله

قرأ عليه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ كثيرين من اجلهم العلامة المحدث
مولانا محمد اسحق الدهلوی واخذ بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة الشيخ
الاجل عبد الله سراج وسيأتی ذكر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشيخ عبد

وهذه صورة الاجازة التی كتبها الی شيخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندی ادام الله فيوضاته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف
المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فيقول عبده الضعيف
محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاه محمد بن يار محمد عاملهم الله
بفضله العميم ان الصالح الاسمى والبركة العظمى المولوی الحاج
عبد الهادی سلمه الله الازلی الابدی قد سمع منی سورة الفاتحة
وسورة الصف وكتبت له سند القرآن المجيد واجزت له رواية
سورة الفاتحة وسورة الصف وغيرهما واجزت له بكل مروياتی
اجازة عامة تامة اللهم زده علما وفهما ووفقه لما تحب وترضى
وعافه فی الدنيا والآخرة واجعل خاتمتنا على الخير والسعادة۔
حرره فی التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرين

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية

بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله

اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا

محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا (محمد عبد الحق ۸۱ ۱۲)

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة[۲]

مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال

الشيخ صالح[۱] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام

الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة

متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة وتستفيد بافادته فائدة

تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

[۱] صفحہ ۲۲۲
وله شان فيح وذكر شريف وهذا هو الذى ذكره الشيخ الصديق البوفالى فى كتابه الروض الممطور فى علماء شرح الصدور وشكرالله تعالى على حصول نعمة شركته فى درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان ومنها شرح كفاية الغلام للامام عبد الغنى النابلسى طبع بمصر ومنها عقود الدر النضيد فى مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ۱۳۱۲ بمكة المكرمة ۱۲ المسكين محمد عبد الهادى غفر الله ولوالديه ولمشائخه امين ۰

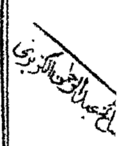
القدسية وحضرت في سماع اوائل الحديث للامام العلامة اسمٰعيل العجلوني
رحمه الله تعالى وقرأت عليه شيئا من اوائل صحيح البخاري رحمه الله
الباري وقد لقنني واجازني بالتفسير والحديث والفقه والمعقول
والاذكار والاوراد وغيرها مما تجوز له روايته وكتب لي اجازة
بخطه المبارك مع ختمه في اخرها وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم
والده العلامة المفضال الشيخ صديق كمال عن شيخه العلامة المحدث
المفسر الشيخ عبد الله سراج المتوفى سنه ١٢٦٤ عن عمر ابن عبد الكريم العطار المكي
قد مر ذكره انفا وعن محمد بن هاشم عن محدث دار الهجرة الشيخ
صالح الفلاني المتوفى سنه ١٢١٨ عن مشائخه الكرام منهم العلامة الشيخ محمد بن
محمد بن سنة العمري عن الشريف ابي عبد الله محمد بن علي الولاتي
عن الشيخ محمد بن محمد بن خليل عرف بابن اركماش الحنفي عن الحافظ
ابن حجر العسقلاني ومنهم الشيخ محمد سعيد سفر عن الشيخ تاج
الدين محمد بن عبد المحسن القلعي الحنفي عن الشيخ حسن العجيمي وعن
الشيخ محمد سعيد ايضا عن الشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني
الشيخ محمد بن عبد الله المغربي المدني عن الشيخ عبد الله البصري

مشائخ عبد الله سراج

مشائخ صالح الفلاني

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ

الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن



ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنه ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني

النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين

من ثبت ابن عابدين

ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد

النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عابدين العطار المتوفى سنه ١٢٢٨

المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام

المتوفى سنه ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس

محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين

عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين

محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنه ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين

احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عبد النمرسي عن حافظ

الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي

مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ١٠ه وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس و

ـه كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ تأمل ١٢ محمد عبد

ـه ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضًا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى الملكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل الملكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ وهو يروي عن الشيخ عثمان الدمياطي عن العلامة محمد ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ علي بن الشيخ منصور الشنواني والشيخ عبد الله بن حجازي بن ابراهيم الازهري الشهير بالشرقاوي فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفی سنہ ۱۲۳۳ھ فله مشائخ اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن علي بن احمد بن مكرم الله الصعيدي العدوي المالكي المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدي علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن الشيخ محمد الزرقاني عن والده الشيخ عبد الباقي عن الشيخ علي الاجهوري[ف] عن الشيخ محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتي الحنفي المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ عبد النمرسي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري[ك] الكبير والشيخ

مشائخ الامير الكبير

[ف] كان الاجهوري معاصراً وسبب كونه معاصراً مذكور في النصف الاول من رحلة العياشي رح ۱۲ عبد الهادي عفا

[ك] هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدي الجوهري ولد سنہ ۱۰۹۶ھ اجازه ابن سالم البصري ومحمد الزرقاني توفي سنہ ۱۱۸۱ھ ۱۲ عبد الهادي غفرله

مشايخ الشيخ محمد الشنواني

احمد الملوى والشيخ محمد بن سالم الحفنى والسيد[5] محمد بن محمد بن محمد الحسنى
البليدى المغربى المالكى وغيرهم واما الشيخ محمد الشنوانى فهو
يروى عن العلامة الشيخ ابى العزائم عيسى بن احمد البراوى عن
الشيخ احمد الدفرى عن الشيخ سالم البصرى عن والده الشيخ عبد الله
ابن سالم البصرى ويروى ايضا عن الشيخ محمد الفارسى والشيخ
عطية الاجهورى والشيخ احمد الراشدى وهم يروون عن الشيخ محمد
العشماوى عن البصرى ويروى ايضا عن الشيخ محمد السمانوى
المشهور بالمنير عن العلامة الشيخ محمد بن محمد البديرى المشهور
بابن الميت ويروى ايضا عن العلامة السيد محمد مرتضى بن محمد
الزبيدى عن ائمة مشاهير منهم العلامة الشيخ سابق بن رمضان
ابن عزام الزعبلى الشافعى عن محمد بن علاء الدين البابلى ومنهم الشيخ
عمر بن احمد بن عقيل السقاف باعلوى المكى والشيخ احمد بن
عبد الفتاح الملوى والشيخ احمد بن حسن بن عبد الكريم الخالدى الجوهرى



[5] ولد رحمه الله تعالى سنة ١٠٩٦ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعيل البقرى وغيره وتوفى
سنة [illegible] كذا فى حاشية ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ١٢ محمد عبد الهادى غفر له

وعبدالله بن محمد بن عامر الشبراوى كلهم عن الشيخ عبدالله المصرى
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ حسن
العجيمى ومنهم الشيخ العارف عبدالله ميرغنى المكى عن الشيخ احمد النخلى
ومنهم العلامة الحبيب عبدالرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس
المتوفى بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبدالله بلفقيه
عن الشيخ احمد القشاشى والشيخ عيسى بن محمد بن محمد الثعالبى الجعفرى
المغربى والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ على ابن عبد القادر الطبرى
وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السيد شيخ
ابن مصطفى عن السيد الجليل على بن عبدالله العيدروس صاحب
السورة عن العلامة عبدالله بن ابى بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز
بلدفى الهند مشهورا
الزمزمى المكى والشيخ احمد القشاشى المدنى وغيرهم واخذ السيد
عبدالرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوى والشهاب الجوهرى
والعارف سيدى مصطفى البكرى والعارف محمد الحفنى والشيخ محمد
بن الطيب المغربى والشيخ محمد حياة السندى وغيرهم واما
الشيخ عبدالله الشرقاوى فقد تقدم ذكره فى ذكر مشائخ الشيخ

بابائم القشاشه ١٣

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی **ومن مشائخ السید احمد دحلان** العلامۃ محدث اهل الشام الشیخ عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکره والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری اجازه فی ذی القعدۃ ۱۲۷۰ بمکۃ المکرمۃ عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار **ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال** العلامۃ السید ابو الانوار محمد علی بن طاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم العلامۃ الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی والعلامۃ الشیخ احمد منۃ الله المالکی الازهری وهو یروی عن العلامۃ محمد الامیر الکبیر۔ **وهذه صورۃ الاجازۃ التی کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ اعاد الله علینا من برکاته۔**

الحمد لله واصل من انقطع الی علی جنابه ٭ ورافع من وقف علی فسیح عتابه

---

[۱] المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنۃ اثنین وعشرین بعد الالف وثلثمائۃ یوم الجمعۃ وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبۃ امهات المومنین عند قبر والدیه رحمهم الله تعالی کذا فی الباقیات الصالحات ۱۲ محمد عبد الهادی غفرله

والصلوٰة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الإسلام، وعلى آله وأصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء الكرام، أما بعد فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ عبد الهادي الحنفي الحيدرآبادي أن أجيزه بجميع مروياتي في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فأقول إجابة لسؤاله وجبر الخاطره قد أجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول وأوراد وأذكار وغيره بشرطه المعتبر عند أهل الحديث والأثر وهو كمال التثبت والتحري وأن يقول فيما لا يدريه لا أدري كما أجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدي المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد أحمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة أبو الأنوار السيد علي ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الأعيان الذين هم بركة الزمان وأوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان ومره وأن لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة أهل السنة والجماعة إنه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع جرى وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤

(ختم: صالح محمد كمال)

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي على رؤس المسترشدين آمين. حضرت كثيرا من مجالسه السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد على ذلك في كل بكرة وعشية. وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الحديث

الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي.

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤

اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني

وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني

الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف واجازني بسائر

مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه

ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد

ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفي سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم

العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفي سنة ١٢٤١ عن السيد الامام

عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفي سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب

الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد

المتوفي سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفي سنة ١٠٦١

عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي

المتوفي سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفي سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا

الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة

السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد

عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد

عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى سنة ٩٩٠

عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر ابن

سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن

العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن

والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد

الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله

الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي

ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر

ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن

عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد

ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ[1] بن علوي

---

[1] مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

باعَبُود باعلوی ومن اجل مشائخ الحبيب عيدروس عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشی قرأ عليهما فی علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخهم السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابی بكر بن سالم بسنده الطويل الأتی ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردی المدنی بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيی بن عمر مقبول الأهدل المتوفی سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيی بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابی بكر ابن علی البطاح الاهدل عن شيخه
وعمه السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
الطاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوی
عن الحافظ ابی الفضل ابن حجر العسقلانی **وقد اخذ** السيد
يحيی بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصری
والشيخ حسن العجيمی والشيخ احمد بن محمد النخلی **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدني والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجي فالاول يروي عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والثاني عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكي المتوفي بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصري **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
بن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الرئيس المتوفي سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد علي ابن عبد البر الحسني الونائي
والشيخ صالح بن محمد الفلاني والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبري
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقي وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن مشائخه الكرام

ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس

ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشي المتوفي سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر ابن عيدروس المتوفي سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفي سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفي سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الرئيس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد يس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغنی عن والده عن الشيخ احمد النخلی واخذ السيد يس عن الشيخ محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الملك القلعی والشيخ مصطفی الرحمتی والشيخ صالح الفلانی والشيخ عبد الرحمن ديار بکری والشيخ عثمان الشامی والشيخ عبد الغنی هلال والشيخ عبد الرحمن المغربی التادلی والشيخ ابراهيم الفتنی وغيرهم واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيری الزمزمی المکی والشيخ منصور بن يوسف البذيری والسيد عبد الرحمن ابن سليمان بن يحيی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة الحبيب محمد بن عيدروس المتوفی ۱۲۰۰ سنة وهو يروی عن السيد الامام يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيی مقبول الاهدل ويروی عن الشيخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعابی الانصاری المدنی عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادری الشهير بالسمان عن السيد مصطفی البكری عن الشيخ عبد الله بن

مشائخ السيد يس ميرغنی

سالم البصری والشہاب احمد النخلی والشیخ اسمعیل العجلونی والامام نجم الدین بن خیر الدین الرملی والشیخ محمد بن احمد عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی وغیرہم **ویروی** عن السید الامام زین العابدین بن علوی جمل اللیل عن الشیخ صالح الفلانی وعن الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی عن الشیخ ابی طاہر بن ابراہیم الکورانی **واخذ** السید زین العابدین عن العارف باللہ سیدی احمد الدردیر العدوی المالکی عن الامام محمد الدفری عن الشیخ علی الاجہوری المالکی عن القرافی عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری **ویروی** عن الشیخ عمر بن عبد الکریم والشیخ صالح الرئیس والشیخ عبد الرحمن الاہدل وغیرہم **ومنہم** السید الامام الامجد المفسر المحدث عفیف الدین عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ وہو اخذ عن والدہ العلامۃ السید حسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ عن العلامۃ الوجیہ السید عبد الرحمن ابن الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن مشائخ کثیرین منہم والدہ العلامۃ السید عبد اللہ بلفقیہ المتوفی سنہ ١١٢ وہو اخذ عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی والشیخ

مشائخ السید زین العابدین

مشائخ السید عبد اللہ بلفقیہ

عليسي بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبي والشيخ زين العابدين بن عبد القادر واخيه الشيخ علي بن عبد القادر واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن في جميع الفنون السيد ابي علوي محمد بن ابي بكر الشلي عن والده السيد ابي بكر المتوفي سنة ١٠٦٨ عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصري واخذ السيد ابو علوي محمد الشلي عن العلامة ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي والشيخ عبد الله ابن سعيد باقشير والشيخ علي بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان المغربي واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمي والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدي واخذ السيد عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفي سنة ١٠٥٧ وهو اخذ عن الشيخ احمد الشناوي[٥] عن ابيه الشيخ علي الشناوي عن الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي ومن مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين الشريفين الشيخ ابراهيم بن حسن الكوراني المدني والسيد الشهير

مشائخ محمد الشلي

مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

[٥] الشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة كذا في نسخة المرجان صفحة ١١٢

محمد عبد الهادي غفر له

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفي سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفي سنة ١٢١٢ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الريس والسيد احمد بن علوي باحسن جمل الليل **ومن
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر** (اي الحبيب الحبشي) وهو اخذ
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد[1] بن احمد علي السندي نزيل

---

[1] وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم المكي على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند محبي في الله العلامة مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٥٠ ١٢ محمد عبد الهادي عفا الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٥٥ھ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانی والشيخ محمد طاهر

سنبل والسید عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل والشيخ حسین المغربی

مفتی المالکیة بمکة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ

محمد حسین بن الشيخ مراد بن یعقوب الانصاری الخزرجی عن والده

عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوی وله ثبت مشهور **و**

یروی الشيخ محمد حسین عن السید سلیمان بن یحیی بن

عمر مقبول الاهدل عن السید العلامة المقبول بکاری الاهدل

الیمنی والشيخ محمد بن سالم السفارینی النابلسی الحنبلی المتوفی سنة ١١٨٨ھ

وهما عن الشیخین المعروفین احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری

ویروی ایضا عن الشيخ ابی الحسن بن محمد صادق السندی

عن الشيخ محمد حیات السندی عن الشيخ عبد الله البصری والشيخ احمد النخلی

ویروی ایضا عن الشيخ محمد السمان المدنی اجازة عن الشيخ عبد الله

(حاشیہ: مشائخ الشیخ عابد السندی)

(حاشیہ: مشائخ الشیخ محمد حسین)

له وهو عم الشيخ محمد عابد السندی ١٢ عبد ٢ھ الشيخ محمد السفارینی المولد بسفارین قریة من قری نابلس ولد سنة ١١١٤ھ ونشأ بها ثم رحل الی دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنی النابلسی وشیخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزی واحمد المنینی وغیرهم من العلماء الاعلام ورجع الی بلده ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذکاء ودرس وافتی وافاد وله مولفات لطیفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب فی مجلدین۔ لما الغد عند اخی فی الله الشيخ صدیق النابلسی تلمیذ شیخنا عبد الله القدومی النابلسی

البصری **ویروی** ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والدہ
عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی **واخذ** الشیخ عابد عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والدہ محمد بن علاء الدین وھو
اخذ عن والدہ علاء الدین المزجاجی عن عبد اللہ بن سالم البصری
والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازۃ لولدہ الشیخ محمد من الشیخ
عبد اللہ البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازۃ
بلا واسطۃ **واخذ** الشیخ عابد ایضا عن العلامۃ السید احمد بن
سلیمان ھجام عن السید العلامۃ صفی الدین احمد بن محمد شریف
مقبول الاھدل عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی
والشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی **ومنھم** العلامۃ یوسف
ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی
المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ کلاھما عن العلامۃ محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشھیر عن مشائخہ الذین
تقدم ذکرھم **ومنھم** العلامۃ الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
والعلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل وقد مر سابقا ذکر مشائخھما



ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد ابن محمد الغرب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة البجيرمي عن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد الملتبي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الريس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري

المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف

نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم

ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي

عن العلامة سيد محمد التاؤدي ابن الطالب شارح تحفة الحكام

عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد

ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي

ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس

ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن

عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو

المواهب المازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس

العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب الدنهوي ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبد السلام البناني
شارح الاكتفاء وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران
الياصلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبد الرحمن الطبولي المعمر برواية عن العلامة علي ابن مكرم الله
العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفى سنة ١١٨٨ وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني
واخذ ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الغاني عن الشيخ مصطفى
البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله
سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وكل سالك في خير مقصد ـ ولعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على ممر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر ابن عبد الله میرداد الحنفی المکی ادام الله فیوضاته-

قرأت علیه اوائل[له] الشیخ اسمٰعیل العجلونی رحمه الله تعالی وسمعت من لفظه ابوابا من صحیح البخاری تجاه بیت الله الباری وانتفعت بمجالسه الشریفة ولطائفه المنیفة فاجازنی بکل مروياته وکتب لی اجازة بخطه الشریف وزینها بختمه المنیف وهو یروی عن العلامة السید عبد الله ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامة الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامة ابی علی محمد بارتضا العمری عن العلامة الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیره- وهذه صورة اجازة شیخنا الشیخ

احمد ابی الخیر میرداد دام الله برکاته

بسم الله الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعها الیه- وجعل صحیحها وضعیفها عائدة علیه وصلاة وسلاما علی النبی الهاشمی جد الحسن- وعلی آله وصحبه البالغ

[له] جمع رحمه الله تعالی فیها اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیها من کل واحد منهما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماها رسالة عقد الجوهر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وعلی غرضه من جمعها تسهیل قرأتها علی الشیوخ طلبا للاجازة منهم بهذه الکتب ۱۲

. محمد عبد الهادی کان الله ذی الایادی

ما جاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر فی کل زمن صلاۃ وسلاما دائمین الی الیوم المشھور ـ وعلی من تبعھم باحسان علی توالی الایام والدھور

اما بعد فقد طلب منی الفاضل الادیب ـ الجھبذ اللوذعی الاریب الباذل وسعہ فی طلب الحدیث وسند رجالہ ـ البازغۃ شمس فضلہ فی ذلک کما علم من قالہ وحالہ ـ المکرم ابو سعید محمد عبد الھادی ـ بن محمد عبد الکریم بن احمد المدراسی الحیدرآبادی ـ بعد ان قرأ علیّ اوائل الکتب الاربعین المندرج فیھا اوائل الکتب الستۃ بالمسجد الحرام ـ تجاہ البیت الامین ان اجیزہ بما انا مجاز بہ فالعبد العاجز الضعیف لم اکن اھلا للاجازہ ـ ولا ممن یحوم حول ھذا المیدان ویسلک فی فجاجہ ـ ولکن لما کان الطالب المذکور زادہ اللہ تعالی نورا علی نور ـ اھلا لکل فضیلہ ـ ومحلا لکل خصلۃ جمیلہ ولاح لی حسن نیتہ وطویتہ ـ من ضیاء فجر اغرتہ وطلعتہ ـ ولم یکن بد من اجازتہ ـ تجاسرت واجزتہ بجمیع ما اجازنی بہ شیخی المرحوم العلامۃ السید عبد اللہ بن المرحوم العلامۃ السید محمد کوجک املنا البخاری من جمیع ما اجازہ بہ شیخہ المرحوم العلامۃ الشیخ محمد عابد بن محمد

الانصاري من كل ما هو مذكور في سنده المشهور بحصر الشارد - الراوي
لكل صادرة وارد - ومن جميع ما اجازه به شيخه المرحوم الفهامة ابو علي
محمد بارتضا العمري من كل ما هو محرر بسنده المسمى بمدارج الاسناد
الحاديات هذان السندان للعلوم النقلية والعقلية - والاذكار والادعية
واوصيه بتقوى الله تعالى في السر والعلانية - وان يدخلني في دعائه
بالخير بحسن توجه ونية صافية - وقد اجزته ايضا بان يجيز بكل ما
ذكر من يراه اهلا - وصلى الله تعالى على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعين الى يوم الدين

رقمه الراجي من المولى الكريم الفوز في يوم التناد - احمد
ابو الخير بن عبد الله ميرداد - خادم العلم والخطيب والامام
بالمسجد الحرام (١٢ جمادى الثانية) سنه ١٣٢٢

احمد ابو الخير ميرداد

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشيخ محمد بن

ومن مصنفاته فيض المنان بشرح فتح الرحمن في فقه الشافعي مطبوع بمصر هداية الدوام في اركان الايمان والاسلام ابتداءه التوحيد وآخره الفقه ومنها حاشية على مناسك الخطيب الشربيني

سلیمان حسب اللہ الشافعی المدرس بالمسجد الحرام نفعنا اللہ بہ وبعلومہ آمین۔ سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ الحقیقیۃ بالمشافہۃ حین اجتماعی بہ فی البلدۃ المکرمۃ فی المسجد الحرام فی الخامس عشر من شھر الجمادی الاخری سنۃ الرابع والعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وسمعت بقرأۃ الغیر علیہ اوائل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وحضرت من دروسہ فی الجامع الصغیر للامام السیوطی مع شرحہ المسمی بعزیزی وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین واجازنی ولولدی ایضا بسائر ما تجوز لہ روایتہ وھو اخذ عن کثیر من مشائخ الاعلام ائمۃ الھدی ومصابیح الظلام منھم العلامۃ الشیخ عبد الحمید الداغستانی الشروانی عن الشیخ ابراھیم الباجوری عن الشیخ محمد الفضالی عن الشیخ عبد اللہ الشرقاوی والشیخ محمد الامیر الکبیر واخذ الباجوری عن الشیخ حسن القویسنی عن داؤد القلعاوی عن احمد السحیمی عن عبد اللہ الشبراوی عن الشیخ عبد اللہ البصری ویروی الشیخ عبد الحمید عن الشیخ عبد القدوس

۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱) صاحب التفسیر وغیرھا وکان رحمہ اللہ ضریرا وزاھدا فی الدنیا وکانت حلقۃ درسہ فی التفسیر والحدیث کبیرۃ بالحرم المکی ۱۲ عبد الھادی کان اللہ لہ ذی الایادی

عن الشيخ حسن القويسني **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم** العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ ابراهيم السقا[١] عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن[٢] الشيخ على بن عبد القادر ابن الامين عن[٣] احمد الجوهرى عن[٤] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** اى السقا ١٢ عن الشيخ محمد صالح البخارى عن[١] الشيخ رفيع الدين القندهارى عن[٣] الشريف الادريسى عن[٤] الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم** العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير وابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسنى والفضالى والدمهوجى وحسن العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوى عن شيخيه الجمال الفضالى والشهاب احمد الدمهوجى كلاهما عن الشرقاوى **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى بن ابى سعيد المجددى الدهلوى المدنى **ومنهم** العلامة الشيخ محمد القاوقجى الطرابلسى الشامى عن مشائخه الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندى المدنى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ احمد الصعيدى المالكى والشيخ محمد بن احمد الحليلى التميمى مفتى الحنفية فى الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن يوسف التميمى المصرى والشيخ محمد صالح السباعى العدوى وقد ذكر الشيخ القاوقجى مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف فى ثبته المسمى بمعدن اللآلى فى الاسانيد العوالى — **وصورة اجازة شيخنا وسيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعى دامت بركاته ما نصه** — بسم الله الرحمن الرحيم — احمدك اللهم يا مجيب من دعاك وامّك — ونجيز من قصدك وامّلك — واشكرك على مزيد نعمك التى جعلت المزيد منها على شكرها اجازة — وتفضلك

على طلبة العلم حتى يختم حقيقة السعادة وسهلت لكل منهم مجازه . وأصلي وأسلم امتثالاً لأمرك يا علي يا سند على نبيك أعلى مرجع ومستند . سيدنا محمد صاحب الشرائع المطهرة . والسنة الواضحة المحفوظة النيرة الواصلة إلينا بالإسناد على وجوه وأنواع من إجازة وكتابة وقراءة ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى . وأصحابه نجوم الاهتداء والسنة في الاقتداء . وبعد فقد جمعني الله تعالى بالأخ الفاضل أبي سعيد الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ أحمد سلمه الله تعالى فالتمس مني أن أقتدي بأشياخي وأجيزه . ولو بعبارة وجيزة فقلت في نفسي لقد استسمنت ذا ورم . ونفخت في غير ضرم . لكن محبته وحسن ظنه حمله على هذا السؤال . فلزمت إجابته بمجرد الإشارة فضلاً عن المقال . وبمقتضى ذلك قلت قد أجزت الأخ الفاضل المذكور رضا عفا الله لنا جميعاً أن الأجور بجميع ما تجوز لي روايته . أو تصح عني درايته . من منقول ومعقول . وفروع وأصول . بشرط أهليته لما يرويه أو ينقله أو يحكيه . وأن لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله فيه . وعند التوقف أن يراجع المشائخ المهرة . والكتب الصحيحة

محرره حيما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام - وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني والفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داود القلعاوي عن احمد
السحيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفي سنة ١١٧١ وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقا وستاتي اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الاتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الله منهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني عه صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعة البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ شا القيوني
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه وله مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ۱۲ عبد الهادي غفر له

محمد البجی قدس اللہ اسرارهم وافاض علینا انوارهم۔ واعلا اسانیدی فی صحیح البخاری ما ارویہ من طریق الختلانی وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا کما قالہ الاشیاخ فارویہ عن الشیخ احمد منۃ اللہ والشیخ عبد الغنی الدہلوی عن الامیر الکبیر عن علی العربی السقا عن عبد اللہ البصری عن ابراهیم الکورانی عن ابن سعد اللہ اللاهوری عن محمد بن احمد النهروالی عن ابیہ عن ابی الفتوح احمد الطاوسی عن بابا یوسف الهروی المعمر ثلاثمائۃ سنۃ عن محمد بن شاذبخت الفرغانی المعمر ح وارویہ عن الامیر بسند اعلا من هذا بدرجۃ والامیر یرویہ عن الشیخ علی الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراهیم بن صدقۃ الدمشقی وغیرہ بروایتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانی المعمر مائۃ واربعین سنۃ عن محمد بن شاذبخت الفرغانی ح وارویہ بسند اعلا من هذا بدرجۃ عن الشیخ عبد الغنی الهندی والشیخ محمد القاوقجی کلاهما یرویہ عن الشیخ عابد السندی عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ الفلانی عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالی

عن ابى الفتوح الطاوسى عن بابا يوسف الهروى عن محمد بن شاذ
بخت الفرغانى عن يحيى بن عمار الختلانى المعمر مائة وثلاثا واربعين سنة
عن محمد بن يوسف الفربرى عن امير المؤمنين فى الحديث ابى
عبد الله محمد بن اسماعيل البخارى رضى الله عنه وعنهم اجمعين فبينى
وبين البخارى فى السند الاخير احد عشر وفى الذى قبله اثنا عشر
وفى الذى قبله ثلاثة عشر واعلا اسانيد البخارى الثلاثيات واطولها
تسعة فبينى وبين النبى صلى الله عليه وسلم فى سند الشيخ عابد اربعة
عشر فى الثلاثيات وفى سند الامير عن العدوى خمسة عشر وعن السقاط
ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجى من الله رضاه **محمد بن سليمان**
حسب الله المكى الشافعى المدرس فى حرم مكة المعظمة عامله الله
برضوانه ووالديه وذريته واشياخه واحبته فى اليوم الحادى
والعشرين من جمادى الثانيه سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين بعد الالف وثلاثمائة
من الهجرة النبويه على صاحبها افضل الصلوة والسلام واله واصحابه
الكرام والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل

عين العلم والدرايه ينبوع الحلم والروايه الحافظ

العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر

مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكی المغربی

المكی المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار

والبلاد ونظم به خصائص السنة فی كل مجمع وناد

حضرت درسه فی صحيح البخاری وسمعت املاءه فی النحو من شرح

الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام

مالك كان يزدحم على درسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن

والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط

فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت

منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخی فی الحديث - وقد حدثنی بالحديث

المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء

واضافنی على الاسودين ولقمنی واجازنی لسائر مروياته باللفظ والكتابة

وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

البشری المضری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری **ومنهم** الشیخ منة الله عن الامیر **ومنهم** الشیخ عبد الله القدّومی النابلسی وأروی عنه بلا واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمة قاصدا للحج سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری **ومنهم**[1] الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی **وهذه صورة**

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته آمین

بسم الله الرحمٰن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرائعه حتی یؤدوا الی الخلق تلک الامانات۔ فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر لهم کل شیء حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء۔ والصلوة والسلام علی سید الاولین والآخرین وعلی آله واصحابه ما تعاقبت

والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادی۔

[1] ولد سنة ١٢٤٦ه ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ١٢ عبد الهادی غفر له۔

الايام والليالى - اما بعد فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الابرك الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان سمع منى اوائل موطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم السباعى عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

(حاشية: الدمشقى ١٢)

(حاشية: اى الشيخ عبد الرحمن ابن محمد الكزبرى والشيخ القدومى اخذ عن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بلا واسطة ١٢ عبد الهادى)

واله وحرر فى العشرين من شوال المبارك عام اربعة وعشرين و ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكى

(شعيب بن عبد الرحمن ١٣١٨)

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع بين شرفى العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس البار الشافعى مذهبا والعلوى طريقة وقد حسن ظني في

فسمع منى واسمعنى وولدى محمد اعبد المجيب اصلح الله حاله واحسن ماله الحديث المسلسل بالاولية فى العشرين من الجمادى الاخرى سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازنى واجازنى بكل مايجوز له روايته واعطانى الاجازة وهى بخط ابنه - وهو اخذ عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن زيني دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدنى وعن الشيخ فالح

ولذلك اجاز لاولادى محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى فى الدارين و رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا فى الدنيا راغبا فى الآخرة ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب ابن السید عبد القادر
الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع
الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیرین منهم والده السید عبد القادر
المتوفی سنة ۱۲۸۸ عن والده السید صالح المتوفی سنة ۱۲۵۷ عن ابیه السید عبد الرحیم المتوفی سنة ۱۱۹۰
عن الشیخ سعید سنبل واخذ السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سنبل
واخذ ایضا عن الشیخ خلیل الخشة عن الشیخ محمد خلیل الکاملی واخذ ایضا عن
الشیخ محمد بن یوسف الشمسی والشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذه الباجوری واخذ ایضا
عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والده واخذ ایضا عن الشیخ عبد القادر المیدانی
عن الکاملی ومنهم الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل
البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکزبری
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری
ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی
الاروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین ومنهم الشیخ احمد
الحجار المعروف بشنون عن الشیخ خلیل الخشة والشیخ سعید الحلبی
ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامری المتوفی سنہ ۱۱۰۵ عن الشیخ عبد القادر النابلسی عن جدہ اب ابیہ عن
عبد الغنی النابلسی **ومنھم** العلامۃ السید محمد بن حسین الکتبی المکی
عن محشی الدر العلامۃ السید احمد الطحطاوی **ومنھم** الشیخ احمد
الدھان والشیخ یوسف الغزی والشیخ حسین الدجانی مفتی یافا
والشیخ احمد الترمانینی والشیخ حامد العطار والشیخ عبد اللہ بن
الشیخ سعید الحلبی **ومنھم** والدتہ الشیخۃ فاطمہ بنت الشیخ الخلیل
الخشہ المعمرۃ مائۃ وسبع سنۃ عن والدھا الشیخ الخلیل الخشہ **ومنھم**
جدہ السید صالح وقد اجازہ وعمرہ ثلاث سنین۔ **واخذ شیخنا** ایضاً
عن السید محمد بن عبد الکبیر الکتانی واخیہ السید محمد عبد الحی وھما
عن والدھما السید عبد الکبیر المذکور عن الشیخ عبد الغنی المدنی
وعن الشیخ ابراھیم السقا۔ **وھذہ صورۃ اجازتہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی اوصل من الیہ استند۔ واجاز الی مطلوبہ من علیہ
اعتمد۔ والصلوۃ والسلام علی من منہ المدد۔ سیدنا ومولانا وحبیبنا
وقرۃ اعیننا محمد۔ الواسطۃ العظمی لدیہ۔ وعلی آلہ المنتسبین الیہ۔
الآخذین بالحظ الاوفر بما اتی عن اللہ وعن اکرم الخلق علیہ۔ وعن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للصحبة والاحاديث التى يرحل اليها - وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البارعن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطهم المقرر عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدنا مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية ـ اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويلة
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه
واولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة ـ وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد ـ قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ۱۳۹۲

الشیخ الثامن ۸

ومن مشائخنا المثبتین مولانا العالم الفاضل المجتهد الکامل الشیخ محمد سعید بن عبد اللہ القعقاعی القرشی الأدیب المدرس بالمسجد الحرام ادام اللہ افاضاتہ سمعت منہ الحدیث الاولیۃ الحقیقیۃ بالمشافہۃ وھو یرویہ کذلک عن[۲] الشیخ جمال الحنفی عن[۳] الشیخ عبد اللہ سراج عن[۴] الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار بسندہ واجازنی وولدی بمرویاتہ کلھا واذن لی فی اجازۃ من شئت وذلک فی الثامن من رجب سنۃ الف وثلثمائۃ واربعۃ وعشرین

کوچک

وھو اخذ عن[۲] الشیخ السید عبد اللہ بن محمد کوشک المکی السابق ذکرہ **واخذ** عن[۳] الشیخ علی بن احمد حبیش الرھبینی الشافعی عن[۳] الشیخ ابراھیم الباجوری والشیخ مصطفی المبلط والشیخ ابراھیم السقا والشیخ محمد الدمنھوری الازھری **واخذ** عن الشیخ محمد سعید المعروف بقاضی المخا عن[۳] مفتی زبید السید سلیمان بن محمد ابن العلامۃ السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاھدل الزبیدی عن ابیہ السید محمد عن جدہ باسانیدہ وقد سبق ذکرھم

وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین

والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين اما بعد فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى اخونا
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حبيش الوهبينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم يروى الاول عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروي الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني وفي ثبت جده السيد يحيى وغيرهما ح ويروي الثالث عن البرهان ابراهيم السقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار الشمس في رابعة النهار، اجزت المذكورين برواية جميعها عني اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر واوصيهما بما اوصى به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين

املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

(ختم: القريب المفتقر الى ربه محمد سعيد اديب ١٣٢١)

سـ ٩
الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

عـ ٥
١٣ رمضان سنة ١٣٣٣
يوم الاربعاء [illegible]

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه

بذلك شيخه الشيخ[1] محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن

السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن[2] والده

السيد عبد القادر عن[3] جده لامه الشيخ خليل الكشر عن[4] الشيخ محمد خليل

الكاملي عن[5] محدث الشام الشيخ اسمعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

واخذ شيخنا اسعد الدهان عن[1] العلامة الشيخ حسين الجسر[5]

الطرابلسي عن[2] العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن[3]

والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية

الدر المختار عن[4] مشائخه الاعيان **منهم** العلامة خاتمة المحدثين الشيخ

محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري **ومنهم** الشيخ الهمام والمسند الامام

العلامة[4] احمد بن عبيد الله العطار **ومنهم** الامامان العلامتان الشيخ

ـه الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته لي ١٢ عبد

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوي والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفى سنة ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكره وعن حسن الحموي بن كُديهم
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينيني **ومنهم**
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني **ومنهم**
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينيني **ومنهم** الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الحنفی الشهير والده بالعقاد المتوفی سنہ ١٢٢٢ قال الشيخ ابن عابدين رحمہ الله تعالیٰ فی ثبتہ لازمتہ مدة مديدة - وخدمتہ اياما سعيدة - وقرأت عليه کتبا عديدة - ورسائل مفيدة - وكان احفی بی من الوالد علی الولد وارانی اکراما لم اره قط من احد - وبذل جهده فی نفعی واسدانی ماشکره ليس فی وسعی - وادنانی منہ دون غيری وصار اولی منی بامری - فجزاه الله تعالیٰ عنی کل خير - ووقاه کل اسی وضير واحسن الله تعالیٰ اليه وکثر خيره - وجعل فی اعلیٰ الفراديس مقامه ومقره - وبارك للمسلمين فی حياتہ - وفی ايام السعيدة وافاتہ - وجعلنی لا اخرج يوما عن امتثال امره - وادام لسانی رطبا بثنائہ وطيب ذکره - وبالدعاء له عقيب الصلوات - وفی الاماکن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال فی موضع اخر فی ترجمتہ هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد - فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسۃ فی العلوم وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد -

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد

محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الشهیر والده بالعقاد

وبابن مقدام سعد الحنفی الدمشقی الخلوتی یتصل نسبہ بسیدنا عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ الی ان قال والحاصل انہ کان من افراد

عصرہ - وبرکۃ اهل مصرہ - وقد من اللہ تعالی علیّ بخدمتہ سبع سنین

وقرأت علیہ کتبا عدیدۃ وکان یحبنی حبا شدیدا - ویکرمنی اکراما

مزیدا - واقسم لی مرارا انی اعز علیہ من اولادہ - وقصد مرۃ ان

یزوجنی بنتہ فما قدر اللہ ذلک لامتناع والدی خوفا علی ان

اغضبتها یوما ان اقع فی غضبہ مما لا تخلو عنہ الجبلۃ الانسانیہ وکان

قائما بامور ی ومهماتی فجزاہ اللہ تعالی عنی خیر الجزاء وجمعنی وایاہ

تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ وجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ

آمین انتهی وهو اخذ عن مشائخ اجلۃ کثیرین - منهم العلامۃ الامام

الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن زین الدین الدمشقی الشافعی الشهیر

بالکزبری المتوفی سنہ ۱۱۸۵ھ ومنهم ابنہ العلامۃ محدث زمانہ - وفرید عصرہ

واوانہ - برکۃ اهل الشام - وعمدۃ السادۃ الاعلام - الشیخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة **ومنهم** الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٩ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده[1] بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي[2]
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
ووالده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجهابذة مفننين كالاستاذ الشهير والعارف

[1] اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ [2] الشيخ محمد بدل عن حفيد ١٢ عبد الهادي غفرله

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٨ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنه ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنه ١٢٠٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شيخ الاسلام حافظ اسماعيل بن محمد بن محمد القسطنطيني الحنفي الشهير بتائب
زاده المتوفى سنة ١٢٠١ ومن اجل مشائخه الشيخ محمد بن حسن بن همات الحنفي
الشامي والشيخ عمر بن احمد باعلوي السقاف ابن بنت الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري وهما يرويان عن الشيخ عبد الله البصري ومنهم العلامة
الشيخ ابراهيم بن مصطفى بن ابراهيم الحلبي المتوفى سنة ١١٩٠ وهو اخذ عن
السيد علي ابن مصطفى بن حسن السيواسي الحنفي الضرير المصري وعن
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي وعن المنلا الياس الكوراني عن الشيخ
عبد الغني النابلسي وعن الشيخ احمد الغزي وتوجه الى الحجاز فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصري المكي والشيخ ابي طاهر بن
ابراهيم الكوراني المدني والشيخ محمد حيات السندي واخذ
في مصر عن الشيخ موسى الحنفي والشيخ سليمان المنصوري مفتي الحنفية
وعن الشيخ سالم النفراوي والشهاب احمد الملوي وغيرهم ومنهم العلامة
الشيخ عطية بن عطية البرهاني الشافعي المصري الاجهوري البصير
المتوفى سنة ١١٩٠ كان علامة فقيها متبحرا في العلوم قيل انه كان يحضر في
درسه ما ينوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي فى المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقى فى مصطلح الحديث لشيخ الاسلام حاشية
على شرح السلم للملوى وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوى والسيد على
الضرير السيواسى وعن الشمس محمد بن احمد حجازى العشماوى عن
الى العز العجمى وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفارينى النابلسى
الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغنى النابلسى والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزى والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفى والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السوارى هو شيخ الاسلام ١٢ عبد وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد فى مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزى فى مجلد ضخم ومعارج الانوار فى سيرة النبى المختار شرح نونية
الصرصرى مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفا صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخره فى علوم الاخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر فى الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم فى

فضل شهر المحرم وقرع السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق فى بطلان
التلفيق وبغية الناسك فى فضل السواك ورسالة فى بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة فى فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات[1] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى
المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى سنة ١١٩١ وكان عجيبا
فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن
عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور
فى صحن الدار فرأته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت
فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى
فى يوم وليلة وله تآليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

[1] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على رضى الله عنه وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الفواتح فى شرح منظومة ابن فرح اللامية وفواتح الافكار السنية فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داود الحائية مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمه الله تعالى ١٢
عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الف في تسعة وثلاثين يوما في اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوي والشهاب احمد الجوهري والعارف محمد الحفني والشيخ عمر الطحلاوي المالكي وهذه صورة الاجازة التي اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم -

سأحمد رب العرش حمدا مباديا ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدي صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الافاخر

ولا زالت الاعلام تسعى بهمة ... الى نيله كي يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسي محمد ... لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر

له همة حسناء في نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر

وجاء لدينا كي يجوز اجازة ... بمروينا في كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل طل قام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد التافلاتي للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربی قد اجزت بما لنا	روايته من کابر بعد کابر
وما لی من نثر ونظم وان یکن	کلا شیئی بالشرط البهی لما هر
وارجو دعاء منه علی تعالنی	عناية لطف بین اهل المحابر
والی الفقیر الدافلاتی محمد	سلا حمد رب العرش حمد مبادر

فی ٢ شعبان سنه ١١٧٥ انتهی

ومن مشائخ العلامۃ محمد شاکر – الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد اللہ المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد الفتنی الحنفی المکی والشیخ شہاب الدین احمد الملوی والشہاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشہیر بالجوہری والشیخ محمد بن سالم الحفناوی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما النظم والاخری نثر – وصورۃ النظم بسم اللہ الرحمن الرحیم –

الحمد للہ المجید الهادی	حمدا بدیعا جل عن نفاد
ثم صلوٰۃ مع سلام امجد	علی النبی المصطفی محمد

مشائخ الشیخ محمد شاکر

اجازۃ الشیخ محمد شاکر للعلامۃ محمد امین عابدین نظما

واله وصحبه الكرام | اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب | بان علم الدين اصل طيب

لا سيما علم الحديث والاثر | وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد في ذا الشان | السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا | من جده بعابدين اشتهرا

لازمني في مدة مديده | قراءة لكتب عديده

ما بين فقه وحديث شافي | وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب جلا | وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه | وان ابين في الورى بريزه

هذا واني لست من فرسانها | ولا من لحائم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام | اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه | وبغية محموده مرغوبه

هذا واني قد اجزته بما | ادريه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقي السنن | ومسند النعمان ذي القدر السني

عن شيخنا العلامة المعروف | بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغني العارف النابلسي ... حاوي المعالي والمقام القدسي

عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذا كر ابن حجر ... اعني الامام المعتني والمعتبر

بالسند المتصل المختار ... الى النبي الهاشمي المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان

ارويه عن شيخي امين الفتوى ... منلا علي الحاوي الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغني النابلسي ... ذي الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا ... العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالي امام الكل

بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان

وانني اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لي بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة

وانني محمد الملقب ... بشاكر بين الورى نتسب

ابن علي بن سعد بن علي ... السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامي القوافي كالدرر		نادیتُ ارخ جلا یمن ظهر ١٢٤١٧	

في صفر سنة ١٢٤١هـ وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة

وصورة الاجازة النثرية في مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى في وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات ـ ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات ـ **اما بعد** فقد سمع مني ولدي القلب الزكي
الالمعي والحافظ اللوذعي المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابد بن جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو يسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت في يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عني بحق روايتي لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذی بجواهر الآثار والاسناد هو الحری سیدی الشیخ محمد الکزبری متعنی الله تعالی والمسلمین بطول حیاته واعاد علی وعلیهم من صالح دعواته بحق روایته لها عن والده المرحوم المسند الجامع الشیخ عبد الرحمن الکزبری بحق روایته لها عن مؤلفها الشیخ الامام المسند المحدث الشیخ محمد عقیلة امدنا الله تعالی بامداداته ووالی علینا جمیع هباته واذنت له ان یروی عنی ایضا کل ما یجوز لی روایته عن شیوخی الاعلام - بلغهم الله الجنة دار المقام - وحشرنا فی زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - علیه افضل الصلوٰة واتم السلام - واوصیه بتقوی الله تعالی فی سره وعلانیته والقیام علی محافظة شریعته - وارجوه دوام تذکری ومن ینتمی الی واحبائی بالدعوات الصالحة علی الدوام - لاسیما بالعفو والعافیة وحسن الختام - نعم الامر کما ذکر

الفقیر محمد شاکر بن علی العقاد عفی عنه

یقول الجامع المسلین ومن حسن الاتفاق ان شیخی اسعد الدهان ایضا کتب لی الاجازتین کما کتب الاجازتین الشیخ العلامة محمد شاکر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى ۔ وهذه صورة الاجازة

الاولى التى كتبها لى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان

دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العٰلمين والصلوة

والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و

بعد فقد وصل الى مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد

عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى

وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من

مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث

الاوليه ۔ وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد[1] ابى

النصر بن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد

عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد

القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشه عن الشيخ محمد

خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده

وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتى

---

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمؤمنات لا ینسانی من صالح الدعاء لاسیما بحسن الختام۔ و
حمد الله فی البدء والختام۔ وحرر فی ۱۴ من رمضان من
سنة ۱۳۲۴ من الهجرة النبویة علی مهاجرها افضل الصلوۃ وازکی
السلام۔ الامر کما ذکر فیہ وانا الفقیر راجی اللطف الخفی
اسعد بن احمد الدهان الحنفی المکی عفی الله عنہ۔

۱۳۰۹
اسعد الدهان
راجی الغفران

اجازۃ ثانیہ

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين۔ الحمد لله
وصلی الله علی سیدنا محمد رسوله وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الکامل الشیخ عبد الهادی
ابن الشیخ عبد الکریم المدراسی بثبت خاتمة المحققین المرحوم المبرور
الشیخ محمد امین عابدین رحمه الله تعالی کما اجازنی به شیخی
وسندی الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین عابدین
عن والده الشیخ محمد امین عابدین المذکور واوصیه بتقوی الله تعالی
وحفظ شرف العلم الشریف وذکری بالاعوان الصالحین نفعه الله
تعالی ونفع به امین۔ ۲۱ شوال سنه ۱۳۲۴ھ۔ راجی الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ (مہر: اسعد دہان)

عـ١٠ الشیخ العاشر

ومن مشائخنا المکیین العالم الفاضل التقی الکامل مولانا المعظم وشیخنا المکرم الشیخ محمد سعید بن محمد الیمنی المکی الشافعی الامام بمقام ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت برکاتہ۔ سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وهو اول حدیث سمعتہ منہ واجازنی بجمیع مرویاتہ باللفظ فقط وذلک فی یوم عید الفطر سنہ ١٣٢٤ اربع وعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وهو اخذ عن الشیخ السید احمد دحلان وعن تلمیذہ الشیخ بکری شطا وعن الشیخ عبد الحمید الداغستانی والشیخ ابی خضیر وهو عن الشیخ عبد الفتاح الکفراوی عن الشیخ الشرقاوی وقد مر ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام۔

عـ١١ الشیخ الحادی عشر

ومن مشائخنا المکیین المسند الشریف ذو القدر المنیف البارع الفاضل الجهبذ الکامل مجمع الوهب والعطا

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ١٣٠٤ وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الي كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار

وطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة

الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول

هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان

عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني

والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس

ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف

والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى

الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر

الونائى وغيره كما تقدم ـ وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت

اجازة الى شيخنا العلامة المذكور ـ الحمد لله الذى جعل حسن الظن

مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار ـ و

صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه

وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه ـ من الفقير الى عفو ربه

القدوس ـ عيدروس بن عمر ابن عيدروس ـ الحبشى عفى الله عنه

ما كتاب الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد بكر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - آمين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته دعلى لديكم من الالاء والاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن دری حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
فغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
الطلبوالنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازة له**

صورة اجازة السيد عبد الرحمن
لشيخي السيد عثمان شطا -

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی اقرب

العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التی اختصت

بها الامة المحمدیة وکان من اسنی المطالب - واشهد ان لا اله

الا الله وحده لا شریک له ولا نظیر ولا مغالب - واشهد ان سیدنا

محمد الذی اختصه الله بما لم یعط لسواه من الاقارب والاجانب

صلی الله وسلم علیه وعلی اله الاطائب - وصحبه النجوم الغیاهب

اما بعد فانه لما کان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات

والافادة والحکم یتنافسون فی اتصال الاسناد وتقویة ما لدیهم

وکانوا فی غنیة بما یتفضل الله به علیهم وجاد - سالنی الاجازة

السادة القادة ارباب الکمال والافادة عمر وابو بکر ابناء السید

محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا

ان تکون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذکار

والاوراد - وذلک حسن ظن منهما ان الحقیر لذلک الشان

اهل - وانه من اهل الحجی والفضل - ولیس الامر کذلک ولکن

اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا یخیب ظنهما - فاقول وعلی الله

ای العقل الاعتماد

التكلان و هو المستعان انی اجزت السیدین المذکورین واولادهم
اجازة شاملة كاملة فی کل ما تجوز روایته - وتنفع درایته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سیما علوم التفسیر والتاویل
وعلوم السنة - سیما الامهات الست وفی سائر العلوم ففقها
ونحواوغیرهما من العلوم الشرعیة - کل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحدیث والاثر - وکذلك اجزت المذکورین فی سائر الاذکار
النبویة - وفی الاحزاب السلفیة - من کل الاوراد - المنسوبة الی
المشائخ الامجاد - کما اجازنی بذلك عدة من العلماء الاعیان -
باسانیدهم الثابتة القویة الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشیاخنا سیدی ووالدی عمر بن
عیدروس - علیه رحمة الملك القدوس - فانی اروی عنه جمیع
العلوم - علی سبیل العموم - وهو یروی کذلك عن الشیخین الامامین
الشیخ الامام ذوالمعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الکریم
ابن عبد الرسول العطار - والشیخ الامام الحبر الرئیس - امام
المقام ومفتی الشافعیة علی مذهب ابن ادریس - محمد صالح

الرئيس ـ رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين ـ واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى ـ واسانيده
شهيرة ـ وله اثبات كثيرة ـ فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ونحالها ـ واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه ـ والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ـ
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس ـ عيدروس بن عمر
ابن عيدروس ـ الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرين
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى ـ **وهذه صورة اجازة**
مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه ـ بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ماذكر فى

ف صورة اجازة ا[illegible]
عمر شطا ١٢

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لي رواية ودراية من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتاب قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن
السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم
واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي
من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم. وذلك في الثاني
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقیر محمد عمر بن محمد شطا الدمیاطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

و۱۲ ممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل ماتلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد[۵] الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲ والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازۃ من شئت ودعالی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المراد۔ وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنہ ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیۃ۔

[۵] یروی عن الشیخ ابراھیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

و۱۳ من مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المھاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلھا وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله
سراج عن محمد بن هاشم الفُلاني عن مشائخه المذكورين سابقاً۔

وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق
الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ
عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى
ونفع به المسلمين آمين۔ ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما
يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا للظن وان كنت لست اهلا
لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها
من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته
اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم
العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفُلاني نسبة الى فُلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فُلاتة اه
عبد الهادي عن القاموس

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجي وهو يروی عن علامة
الآفاق مولانا الشيخ محمد اسحاق المتوفی سنہ ١٢٦٢ عن جده الامد العلامة
الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولی الله الدهلوی بسنده
المشهور ويروی شيخنا المرحوم ايضا عن علامة وقته وخاتمة المحققين
مفتی مكة المكرمة الشيخ عبد الله سراج المتوفی سنہ ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم
الفُلّانی عن الشيخ صالح الفلانی باسانيده المذكورة فی ثبته
المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحيح البخاری برواية الفربری
عن الختلانی[1] عن شيخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری عن
شيخه عبد الله سراج عن العلامة ابن هاشم الفلانی عن الشيخ صالح الفلانی
عن الشيخ محمد سعيد سفر المدنی عن مفتی مكة القاضی محمد تاج الدين
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهير بالقلعی عن علامة وقته خاتمة
المحدثين الشيخ حسن العجيمی عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتی
مكة قطب الدين محمد بن احمد النهروالی[2] الشهير بالقطبی صاحب التاريخ

---

[1] الختلانی ـ نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة ابلد ها لام شعب من الترك كذا ضبط ابن خلدون كذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا ثبت الشيخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی غفر له

[2] النهروالی باللام نسبة الى نهروالة بلدة بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن[١١] الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاؤس

عن[١٢] المعمر بابا یوسف الهروی عن[١٣] محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی

بسماعه بجمیعه علی[١٣] الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن

مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد

سمع جمیعه عن[١٤] محمد یوسف الفربری بسماعه علی مؤلفه وجامعه

امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد الله محمد بن

اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبه الجعفی مولاهم البخاری

رحمه الله تعالی ونفعنا به۔ هذا ونسئل الله تعالی ان ینفعه وینفع

به المسلمین واوصیه بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لا ینسانی

من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات۔ حرر ذلک فی شهر شعبان

المکرم سنه ١٣٢٢۔ کتبه بقلم العبد الراجی الی ربه القوی **احقر الخلق**

تفضل الحق عفا الله عنه وعن والدیه وعن مشائخه وعن تلامذته اجمعین

١٤ الشیخ الرابع عشر

ومن[١٤] مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة

الشیخ علی عبد الله الطیب النزلی المصری الشافعی المکی

متع الله المسلمین بطول بقائه۔ اجازنی وولدی بجمیع

ما تجوز له روايته **وهو يروي** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد ـ ونضر بما رعاه ـ الى ان اداه كما وعاه ـ بدراية
مسترسلة ـ و رواية متسلسلة ـ والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق ـ والسند المصدوق ـ
الواسطة العظمى ـ التي من وردها لا يظما ـ وعلى آله وصحبه حملة آثاره ـ وخزنة نقلة
اخباره ـ اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر ـ بصحيح الابرام
وصحيح الاسناد ـ وسارت به الركبان في كل زمان ـ و
تواترت وتيرته ـ وتاثرت سيرته ـ وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد ـ باتصال السند ـ لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه ـ ان لا يعرف الانسان اباه ـ و
بها يخرج من شرذمة الدعاة ـ ويدرج في زمرة الوعاة ـ و

يومن لفظه وخطه - ولو مل حفظه وضبطه - وثق الرواة عنه

بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن

محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان

اجازة ليتصل بسنده سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم

مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم

وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر

فقلت اجزته بما يجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث في اثر -

ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت

عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع

الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا

عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا

ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين

حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن

استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره

هذا واوصي المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وايانا لما يحبه ويرضاه سنة ۱۳۲۴ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرايه على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير علي عبد الله الطيب-

الشيخ الخامس عشر ۱۵

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الله[1] ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله المسلمين بطول حياته- وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله البخاري الكتبي اليمني المكي المتوفي سنة ۱۳۱۸ وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[1] رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة و اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتابا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا الاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له-

عبدالله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي
وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيباني عن الشيخ احمد
البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما
عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير
بالسويدي وهو عن والده المنلا محمد سعيد عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الكشه
الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير
بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن
الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار
عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ
عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند
المعمر الشيخ صالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن
مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين
ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

اخذ الغنام عن السيد مرتضى الزبيدي ايضا

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشائخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس والحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد بن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولی العابد الزاهد السید الشریف محمد عبد الحی ابن الولی
الشهیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی عن مشائخ کثیرین منهم
والده الشریف عبد الکبیر عن الشیخ ابراهیم السقا والشیخ عبد الغنی
المجددی الدهلوی **واخذ شیخنا الشیخ عبد الله** عن مشائخنا
المکیین کالشیخ عبد الجلیل براده المدنی والشیخ السید حسین الحبشی
والشیخ محمد حسب الله والشیخ محمد سعید القعقاعی والشیخ محمد عبد الحق
وغیرهم فاجازنی شیخنا الشیخ عبد الله الغازی بجمیع مرویاته
عن اشیاخه المذکورین **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله الذی رفع منزلة العلماء من بین الانام وخصهم بمزایا الکرم
والانعام - والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلی اله وصحبه الذین قاموا بنصرة الدین اتم قیام - اما بعد
فقد من الله تعالی علی بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الکامل - الفائق بین اقرانه بالکمالات
والفضائل مولانا الشیخ ابی سعید محمد عبد الهادی
ابن الحاج محمد عبد الکریم سلمهما الله الرب الرحیم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجالسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت منه باني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت بدا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادي المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ صالح الفلاني ومنهم الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي عن الشيخ عابد السندي ومنهم الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشنه الدمشقي عن الشيخ يوسف الشهير بالشمس عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم العلامة السيد عيدروس بن حسين

عبد الله هو ابن عمر ويروي عنه بغير واسطة قاضي احمد نذ[؟] عنه بكلة المذكور هنا لين قدم بمبئي قاصدا للحج ١٣٣٣ كما سيأتي ذكره في اجازته ١٢ محمد ابو الخير عفى عنه[؟]

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الوسر والسید لیس میرغنی ومنھم العلامۃ المحدث السید
الشریف عبد الحی[5] ابن العلامۃ السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسماعیل البرزنجی المدنی عن والدہ عن
الشیخ صالح الفلانی بسندہ وبروایۃ السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الخطابی۔ ھذا وارجو من المجاز
ان لا ینسانی من صالح دعواتہ فی خلواتہ وجلواتہ لاسیما بالعفو
والعافیۃ وحسن الختام۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ الباری
ابو البرکات **محمد عبد اللہ بن محمد غازی** عفی عنہ فی الخامس
والعشرین من ذی القعدۃ الحرام عام اربعۃ وعشرین وثلاثمائۃ

الشیخ السادس عشر

ومن[16] اجازنی من مشائخنا المکیین عین العلم والروایۃ ینبوع الحلم والدرایۃ ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

---

[5] اروی عنہ بلا واسطۃ بالاجازۃ العامۃ ۱۲ عبد۔

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد[ع] ابو الخير جمال بن
عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته۔ سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب
سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشر
من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين۔ منهم شيخه علامة زمانه
وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادي عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

[ع] صاحب التاليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي لطالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

عبد العزیز العمری الدهلوی بسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم[۲]
شیخی علامة الدهر فهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم[۳] شیخنا وشیخی نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم[۴] شیخی العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف[ع] محمد بن ناصر بسنده المذکور سابقا ومنهم[۵] شیخنا
وشیخی[۶] الشیخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذکره۔ ومنهم
فرید[۱] عصره مولانا الشیخ محمد سعید بن بدر الله ولد المدراسی عن[۲]
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن[۳] والده عن[۴] خال ابیه الشیخ سراج احمد عن[۵] ابیه

ع والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما
فی هذا السند اربعة وسائط۔ واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة
القاضی السید رحمة الله المحدث الواندیرمی والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلک ۱۲ عبد الهادی عفی عنه

محمد مرشد عن ابیہ بالسند المذکور فی المقامات السعیدیہ و تذ
مر ذکرہ فی بیان ذکر مشائخ شیخنا محمد عبد الحق النقشبندی المکی
و منہم العلامۃ الخبیر الشیخ محمد ابو خضیر الدمیاطی المدنی الشافعی
وھو اخذ عن مولانا السید محمد صالح البخاری الاورنقابادی
عن العلامۃ الشیخ رفیع الدین القندھاری عن الشیخ محمد بن
عبد اللہ المغربی وعن الشریف الادریسی کلاھما عن الشیخ عبد اللہ
البصری عن اشیاخہ و منہم العلامۃ ملحق الاصاغر بالاکابر الشیخ
علیم الدین عن ابیہ العلامۃ الشیخ رفیع الدین المذکور انفا و
منہم العلامۃ الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین
ابن عابدین السابق ذکرہ فی سند الشیخ اسعد الدھان و منہم
العلامۃ شیخ مشائخ الاسلام ببلد اللہ الحرام مولانا السید الشریف
ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی المکی الشافعی
مفتی مکۃ و امام المقام بہا عن مشائخہ المذکورین سابقا و منہم
العلامۃ المحدث نصر الدین ناصر اللہ ابو النصر الخطیب الدمشقی
الحسنی الجیلی و منہم العلامۃ السید الشریف ابو المحاسن

شمس الدين الملا بلسي عن الشمس الفجيجي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير **ومنهم**[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد على بن طاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزينبي **ومنهم**[١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن على الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
الممجد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - **اما بعد** فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حسبما سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة **منهم** وهو اجلهم الشيخ الغنى
لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسني الجيلي
نسبا المكي الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها **وهو اول** حديث
سمعته منه في اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند ظهير الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسني الجيلي رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي
رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٥
فالاول والثاني يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده بل باسانيده
المذكورة في ثبته ح وبرواية الثاني عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد الایوبی نسبا

السندی ثم المدنی **وهو اول** حدیث سمعه منه مرارا بسنده

بل باسانیده المذکورة فی حصر الشارد ح ویرویه شیخنا ابو المحاسن

المذکور عن الشیخ الغُجیمی بضم المعجمة **وهو اول** حدیث سمعه منه

بسماعه له بشرطه من الشمس الامیر الکبیر ح وحدثنی به شیخنا

السید العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدین ابو الحسن

محمد علی بن ظاهر الوتری المدنی **وهو اول** حدیث سمعته

منه مرارا عدیدة **قال حدثنی** به الشهاب احمد منة الله المالکی

الازهری والشیخ محمد التمیمی الخلیلی نزیل مصر **وهو اول**

حدیث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامیر الازهری

بسنده المذکور فی ثبته ح وحدثنی به شیخنا العلامة المحدث

الفهامة ابو الرجال مولانا القاضی حسین بن محسن السبعی

الانصاری الحدیدی والسید الحبیب سیدی الاجل حسین بن

محمد بن عبد الله الحبشی الشافعی فسح الله فی اجلهما والعلامة

المرحوم مصطفی بن محمد العفیفی الشافعی نزیل مکة ودفینها **وهو اول**

حديث سمعته من كل منهم في مجالس متفرقة فمن الاول في سنة ١٢٩٦ببوبال
ومن الثاني في سنة ١٣٠٥ ومن الثالث في سنة ١٢٩٦ قالوا حدثنا شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسني وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثني به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبري و السيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضي العلامة
محمد بن علي الصنعاني والشيخ المسند محمد عابد السندي وغيرهم
باسانيدهم المذكورة في اثباتهم ح وحدثني به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفري الزينبي
ونسيبه العلامة الشيخ محي الدين بن علم الدين الجعفري وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة في سنة ١٢٩٥ ومن الثاني بالهند سنة ١٢٩٧
قالا حدثنا الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثماني وهو اول حديث سمعناه
منه قال حدثنا القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله
ابن محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة ح
وحدثني به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علي
ظاهر الوتري المدني والعلامة المفتي عثمان بن عبد السلام

المدنی والسید الشریف العفیف عبد اللہ بن ادریس الحسنی والسید الشریف مولای عبد الکبیر بن سیدی محمد الکتانی الفاسی حفظهم اللہ تعالی وهو اول حدیث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حدیث اجازنی به الاخیر من بلدته فاس کلهم عن الشیخ عبد الغنی المدنی وهو اول لکل منهم عن الشیخ عابد السندی المدنی والشیخ اسماعیل بن ادریس المدنی بسندهما ح وحدثنی به العلامة المرحوم الشیخ محمد سعید بن وعظ علی العظیم آبادی والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشیخ فالح ابن محمد بن عبد اللہ الظاهری المهنوی المدنی ابقاه اللہ تعالی والطال حیاته وهو اول حدیث سمعته من الاول بالهند فی سنة ۱۲۹ ومن الثانی بالمدینة فی سنة ۱۳۲ قالا حدثنا به شیخنا العلامة الحافظ ولی اللہ تعالی الشمس سیدی محمد بن علی الحسنی الخطابی الادریسی قالا وهو اول حدیث سمعناه منه قال حدثنی به السراج ابو حفص العطار المکی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبید العطار الدمشقی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشیخ محمد بن الطیب المغربی المدنی وهو اول بسنده المذکور فی محله ح وحدثنی به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٥ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في امداد ح ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث المسند الفقيه
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بدر الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدر آباد
ودفينها وهو اول حديث سمعته بها العلى في سنة ١٣٠٣ بسماعه من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخ شاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارويها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادابادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣٠

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ و توفي سنة ١٣١٣ قال **حدثني** الشيخ العلامة المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه قال **حدثني** والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث عبد الرحمن بن فهد عن والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد ابن محمد الميدومي الخطيب **وحُدِّثْتُ** عن الحافظ الشمس ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنواني قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنہ ۱۲۰۳ قال حدثنا بہ الامام الکبیر الشیخ عیسی بن محمد
البراوی وھو اول حدیث سمعتہ منہ و الامام المحدث ابو الفیض
محمد مرتضی ابن محمد الواسطی الزبیدی الحنفی وھو اول حدیث سمعتہ
منہ قالا الاول عن الامام الفقیہ محمد بن محمد الدفری الشافعی قال وھو اول
حدیث سمعتہ منہ والثانی عن المسند الجلیل عمر بن احمد بن عقیل
العلوی المکی وھو اول حدیث سمعہ منہ کلاھما عن جدالثانی محدث
الحجاز العفیف عبداللہ بن سالم البصری وھو اول حدیث سمعاہ
منہ ح وحدثنی بہ ایضا الشمس الطرابلسی ھو اول قال حدثنی
بہ مفتی الاسکندریۃ الشیخ محمد بن محمود الجزائری وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی منزلہ فی سنہ ۱۲۶۳ قال سمعتہ من الشیخ حمودہ
ابن محمد مرتضی الزبیدی وھو اول قال حدثنی بہ ابو المکارم محمد
ابن سالم الحفنی الشافعی فی درب الاتراک بمصر سنہ ۱۱۷۷ وابو المعالی
الحسن بن علی بن احمد المنطاوی المدابغی الشافعی فی حارۃ المدابغ
من مصر فی السنۃ المذکورۃ ایضا قال وھو اول حدیث سمعتہ منھما
قالا حدثنا الفقیہ المحدث ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ السجلماسی

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الرودانى المغربي ثم المكي ثم المدني
والشيخ العلامة يحيي بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدورة قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البنّاء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المنوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سِنّة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوولاتي وهو اول عن محمد بن اركماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحراني وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابي صالح النيسابوري
وهو اول حدثني به والدي ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[١] الزيادي وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن يحيي بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحكم العبدي النيسابوري وهو اول قال حدثنا به حافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهي التسلسل عن عمرو ابن دينار
عن ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض
يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داؤد والترمذي
والامام احمد والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في غير صحيحه

---

[١] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية اخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ عابد السندي في ثبته ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم روينا ه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[4] الشمس الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله والباقي سواء ولي في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت **قال اجزت** كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[5] وروى الخضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نص. ودراية شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علي الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبلية في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته ولتصح عني دراية
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السرمدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية - واجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة كتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنی المجددی وقد مر ذکرہ مرارا **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الانصاری والشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ کلاھما عن
الشیخ عبد اللہ سراج وسندہ مشھور والانصاری ایضا عن الشیخ
اسحٰق الدھلوی عن جدہ لامہ الشیخ عبد العزیز عن والدہ والشیخ
اسحٰق عن عمر المکی وقد مر سندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد ابو
خضیر مفتی الدمیاط عن السید محمد صالح الرضوی عن عبد الفتاح
الکفراوی الخ - ومن اجل **مشائخہ** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادریس والمحدث الشیخ صالح السناری العودی عن الشیخ احمد
ابن ادریس العرائشی بسندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن جعفر
ابن ادریس الحسنی والشیخ ابو محمد عبد الکبیر الکتانی وابناہ الشیخ
محمد والشیخ عبد الحی والشیخ محمد صالح الزواوی والشیخ فالح الظاھر
وقد مر ذکر ھؤلاء الاعلام وغیر ھؤلاء کثیرون ما ینوف عن مائتی شیخ
کما ذکرھم فی مؤلفاتہ الشریفۃ وسیأتی ذکر بعض تالیفاتہ فی صورۃ
اجازتہ لی **وصورۃ اجازتہ ما نصہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی وصل من انقطع لعزجنابہ فاتصل بالعروۃ الوثقی -

ورفع قدرمن وقف ببابه فعلا نازل قدره الى مطمح العلو الارقى۔ والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى اله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح واعلام الهدى۔ ما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من مبتدا السند الى المنتهى۔ **اما بعد** فلما كان من خصائص هذه الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتحصل بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من ربه بلوغ المراد۔ ابى الفيض وابى الاسعاد۔ عبد الستار الصديقى الحنفى۔ تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى۔ الاجازة فى مرويا تى ومسموعاتى وذلك بعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة اعنى به **من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة۔ و فى التلقى حازم دون الاحبة۔ الفاضل الاكمل والعالم الاجل باسعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى** فكانه

حفظه واعزشانه واظهر برهانه نظرالی بعین قلبه السلیم وما بلغه ممن
حبه لم یرمنی سوی الفعل الجمیل والرای المستقیم امتثلت لکمال
مرغوبه والتحقیق لمطلوبه طمعا فی نیل دعوة صالحة تحصل لی منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولاسیما حسن الختام فاقول انی
قد اجزت الاخ فی الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنیه
محمدا عبد المجیب ومحمدا عبد الرقیب ومن سیولد له بعد ذلك
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة وبسائر مقروآتی ومسموعاتی
ومعروضاتی ومستجازاتی علی عادة السلف الصالح اجازة شاملة
کاملة فی کل ما تجوزلی روایته ونقصه عنی درایته من منقول
ومعقول من تفسیر وحدیث وفقه وتصوف وعلوم الیة واذکار
واوراد واحزاب علی اختلاف صنوفها وتباین انواعها وتفاوت
تالیفها علی کثرتها واشاعها ولاسیما بمؤلفاتی وغیر ذلك من الکتب
الستة وغیر ذلك من المسانید وغیرها من الکتب الحدیثیة حسب
ما اجازنی بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوی الاقدار العلیة
بالشروط الجاریة بینهم علی الطرق المرضیة معتذرا له فی تسطیر

هذا الرقم وتحريرما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا لى
ولمن يده التوفيق والقبول وان يحفنى واياه بلطفه الخفى ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخى الشيخ عطية القماش الدمياطى فانه اجازنى بالكتب الستة
مع المؤطا عن شيخه السيد محمد صالح الرضوى البخارى عن رفيع الدين
الدكنى القندهارى عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربى عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصرى بسنده ح والسيد الرضوى عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلى عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنينى
عن عبد الغنى النابلسى عن القاضى شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند اروى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوى عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابى حفص عمر بن مكى بن معطى المالكى
صاحب الذخيرة عن القاضى شمهورش عن مؤلفى الكتب الستة ومن
مشائخى الافندى محمد بالى مفتى المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشى
المالكى عن محمد الفاسى احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمنى بسنده ومن مشائخى السيد محمد على الطاهر والسيد

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخي الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخي الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٢٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخي
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخي سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ماينوف عن مائتي شيخ حسب ماذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر فيما
ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلاتي المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف اخر منها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها سرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد عليحدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصي نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

في المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبي صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقلا ودوام ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعني وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوي ومراقبة الله عز وجل
في كل هم وعزم ونعوذ بالله ان ننخرط فيمن يقولون بافواههم
ما ليس في قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
في العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبي المختار في جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسير الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا ونكف عنان القلم عن السبح في هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ويعم بواطننا بعوارفهم وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه امين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشیخ عبدالوہاب بن خدایار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدہم اللہ
برحمتہ واسکنہم بحبوح جنتہ آمین - فی ۱۰ ذی الحجہ یوم الخمیس سنہ ۱۳۲۴ھ

عبدالستار الصمد بقی الحنفی

١٨ الشیخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ

الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاتہ سمعت
منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وھو اول حدیث سمعتہ منہ تجاہ
البیت الحرام بعد صلوۃ العصر فی التاسع والعشرین من رمضان
سنہ ۱۳۲۴ وھو اخذ عن العلامۃ الفہامۃ الشیخ عبدالحمید الداغستانی
والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد اللہ الحرام وقد مر سندھما
وکتب لی اجازۃ بخطہ **وصورۃ اجازتہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد طلب منی الاجازۃ اخی
فی اللہ الشیخ ابوسعید محمد عبدالهادی بن محمد عبدالکریم
المدراسی الحیدرآبادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن
عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیتہ عن اشیاخی منہم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع واصول ومنقول ومعقول لسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله في السر والعلن - ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

علوي بن صالح بن عقيل ١٣١٢

١٩ ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز لي ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فاثر اخراه وانبعثت منه همته للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه ومصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ الفاضل الاديب ابو سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب بحسن ظنه بي فاجبته بما طلب رجاء لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادى وهما محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولاى ان يجعلهما قرة عين فى الدنيا والآخرة آمين واوصى نفسى واياهم بتقوى الله رب العلمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهى ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالى عليهم والدعاء لى ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابى بكر باجنيد الشافعى مذهبا۔

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القزانى صاحب تعريب مكتوبات الامام الربانى قدس سرهما سمعت منه الحديث المسلسل

الشيخ العشرون

القزانى

المسمى بالدرر المكنونات النفيسة ... فى ثلاث مجلدات

سله هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فى منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فى قرية المتهمن مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية ومامن ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فى الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فى الشمال ـ اسلم اهلها طوعا فى حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسى وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة الدولة الروسية فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع فى قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا احسن الدين الذى هو من اكبر تلامذة الملا اسمعيل القشقارى المشهور فى تلك البلاد وشرع فى قراءة الصرف فى سن تسع وقرأ عوامل الجرجانى فى سن احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثمانى عشرة سنة وقرأ فى تلك المدة عليه

(بقيه حاشيه بصفحه ثانى)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معيدا للدروس وبعد ما حصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة طرويسكى مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشية المشهورة للقاضي مبارك الكوپاموي
وكان له شغف تام بدرس كتبه وحاشية المذكورة وحاشية الملا حسن بيك وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرطاوي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله و
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
المهر تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

وأخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر
مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى - والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى - وخصوصا منهم على نبينا محمد ن المصطفى -
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا - **اما بعد** فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستريحون من طلبه الى اخر انفاسهم ويستجيزون
فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي
الحيدرآبادي ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين في الطلب ظنا منه اني اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان ؎
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؎ ولكني استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده لغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي
روايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن وهي تعريب الرشحات وذيله وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن واكبرها واهمه تاريخ بلغار وقزان المصمم تسميته تلفيق الاخبار وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ۞ وليس على قرآنه متأكلا ۞ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون في الله لومة لائم **فمنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخوند جان المرغيناني المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفي بمكة المكرمة في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٢٠ **ومنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع المتوفي بالمدينة المنورة سنة ١٣١٦ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم الفاضل الشهير السيد محمد علي ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ۱۳۲۲ه ثلاثتهم عن مسند عصره و وحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابى سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ۱۲۹۶ه ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ۱۳۰۸ه
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الی ذکر من فوقهما من الرواة فانی لما ذکرت اسنادی الیهما

فکانی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول الله صلی الله علیه

وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد الله سراج مفتی مکة المکرمة

عن الشیخ محمد بن هاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامة

الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی

السید محمد علی الطاهر الوتری عن شیخه احمد منة الله المالکی

الازهری عن شیخه الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن

ابن محمد الکزبری وثبتاهما مشهوران ح ولی ایضا اجازة عن

مولانا الشیخ برکة مشائخنا الکرام بقیة السلف محمد معصوم المجددی

عن والده مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جده مولانا

الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدهلوی ح

ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز

عن والده الشیخ ولی الله الدهلوی واسانیده مشهورة - فاجزت

الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء

والکملاء الاداء بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول حديث مسموع ممن يرويه تختص بها وروايات الباقية ليس في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي وله الاجور وإياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

مالكه الله سبحانه نواصي الاماني امين بحرمة النبي الامين وذلك

بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة في ٢٣ صفر الخير المنتظم

في سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

مراد محمد النقشبندي المظهري

٢١ الشيخ الحادي والعشرون

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل

الشيخ ابو علي شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي

القازاني الحنفي صاحب النبراس ادام الله افاداتهم

له كتاب في حالات شيخه الشيخ عباس الصديقي الحنفي سماه النبراس ألف رحمه الله تعالى ١٢ منه

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله

الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٢ بين العشائين ١٢

قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم

القاوقجي الطرابلسي بعد ما طاف وسعى من العمرة في حالة الاحرام

وعن ابي النصر الدمشقي اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ محمد ذاكر بن

نور محمد التمناوي والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

السید عمر برکات الشامی الازہری المکی الشافعی عن الشیخ ابراہیم
الباجوری والشیخ عباس بن جعفر بن صدیق مفتی الاحناف بمکۃ
وھو عن کثیرین منھم عمہ یحیی الضریر عن عبد الملک القلعی وطاہر
سنبل ومنھم الشیخ صدیق کمال عن عبد اللہ سراج عن صالح
الفلانی الخ ومنھم الشیخ خلیل طیبۃ النحوی ومنھم والدہ الشیخ
جعفر بن صدیق ومنھم الشیخ السید احمد دحلان الخ ومنھم
السید محمد الکتبی مفتی مکۃ عن السید احمد الطحطاوی ویروی
الشیخ عباس بعموم الاجازۃ عن الشیخ عابد السندی وعن مفتی
زبید السید عبد الرحمن الاہدل وعن الشیخ مصطفی فتح اللہ
البیروتی۔ وکالشیخ عطی السید احمد دحلان وتلمیذہ السید احمد الزواوی
المالکی وکالشیخ محمد شمس الدین الکنانی والشیخ عبد اللہ النہاری
کلاھما عن القاوقجی وکالشیخ مصطفی العفیفی الشافعی شارح المولد
المنظم عن القویسنی وکالشیخ السید محمد مکی الکتبی الحنفی عن
والدہ عن ابیہ عن الطحطاوی ومن مشائخہ برکۃ الدنیا الفقیہ
محمد صالح ١٢ منہ محمد مفتی مکۃ ابن حسین ١٢ منہ
النبیہ السید عبد القادر الطرابلسی المدنی ومنھم رفیقہ

السيد علی طاہر **ومنہم** تلمیذہ السید سعید المغربی شیخ الدلائل
بالمدینۃ المنورۃ **ومنہم** السید محمد امین رضوان شیخ الدلائل
بالمدینۃ الطیبۃ **ومنہم** الشیخ ابوالخیر احمد جمال المکی صاحب المعجم
(وقد اخذت ایضا من ہؤلاء الثلاثۃ الاخیرین) **ومنہم** ابوالنصر الدمشقی
والشیخ یوسف النبہانی البیروتی صاحب الانفاس اللطیفہ
والتالیف الکثیرۃ المفیدۃ **ومنہم** الشیخ محمد الانصاری عن
مولانا اسحق والشیخ عبداللہ سراج والشیخ عابد السندی
ومنہم الشیخ عبدالرحمن سراج مفتی الاحناف بمکۃ **ومنہم**
الشیخۃ خدیجہ بنت مولانا اسحق **ومنہم** برکۃ الوقت الحبیب
حسین الحبشی والمقری والمفسر الشیخ محمد الشربینی نزیل مکۃ
وقد اخذت منہ ١٢ منہ
من تلامذۃ الباجوری وقد مر ذکر ہؤلاء الاعلام **واخذ** شیخنا
ایضا عن السید محمود البصراوی عن السید داود البغدادی
واخذ عن السید محمد حقی النازلی مؤلف خزینۃ الاسرار
واخذ عن عبداللہ بن صلاح الاسکندرانی۔ **وصورۃ**
اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الواحد الصمد والصلوۃ

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

شرف الدين قزانى
١٣١٥

٢٢ الشیخ الثانی والعشرون

٢٢ ومن مشائخنا المکیین العلامۃ الفهامۃ المحدث الجلیل عبد الحمید بن محمد فردوس المکی الافغانی ادام اللّٰہ افاداته۔ سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیۃ فاجازنی به وبسائر مرویاته وهو یروی عن العلامۃ المحدث الشیخ داؤد حجر الزبیدی عن الشیخ محمد العمرانی عن مفتی زبید السید عبد الرحمن ابن سلیمان الاهدل والعلامۃ القاضی محمد بن علی الشوکانی بسندهما ویروی عن مولانا السید احمد دحلان عن العلامۃ الشیخ عثمان والشیخ عبد الرحمن الکزبری والقاضی ارتضا علی الصفوی بسندهم ویروی عن العلامۃ الشیخ احمد ابی الخیر میرداد والشیخ احمد امین العطار المعروف ببیت المال کلاهما عن السید عبد اللّٰہ کوجک عن الشیخ عابد السندی ویروی عن والده الشیخ محمد فردوس عن مفتی مکۃ الشیخ جمال بن عبد اللّٰہ عن الشیخ عابد والمحدث الشیخ عبد اللّٰہ سراج عن الشیخ الفلانی وقد مر ذکرهم مرارا وصورۃ اجازته بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم احمدك یا من وصل من انقطع الیه۔ ورفع من وقف مطیۃ اماله

عليه - حمداً على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من الاعمال - واصلى واسلم على حبيبك المرسل حلاّل كل مشكل و معضل - وعلى الہ سحب الندی - وصحبہ شہب الهدی - مافاح ارج العلوم - من طے كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع بنوسعد - فيقول المرتجى من ربہ نيل الامانی عبد الحميد بن محمد فردوس المكی الافغانی - قدس الله عزوجل باجتماعی مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب ابی سعيد محمد عبد الهادی بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادی وطنا المدراسی اصلا - سلك الله بی وبہ مسالك اهل الحق - ووفقنا لمابہ النجاة يوم تبعث الخلق وطلب منی ان اسمعہ حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعتہ ذلك وهو اوّل حديث سمعہ منی كما سمعتہ كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جمر الزبيدی عن العلامة محمد العمرانی عن مفتی زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضی محمد بن علی الشوكانی بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه - المنوه بذكره اعلاه - الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

تربيت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة
المرحوم بكرم الله المنان مولانا السيد احمد بن زينى دحلان عن
العلامة الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ عبد الرحمن الكزبرى والقاضى
ارتضا على الصفوى بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن
الشيخ عبد الله مرداد المكى والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف
ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد
السندى ومنهم والدى الشيخ محمد فردوس عن مفتى مكة المكرمة
الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندى والمحدث الشيخ
عبد الله سراج المكى عن الشيخ صالح الفلانى وأذنته ايضا ان يجيز
عنى كل من سأله فى ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم
والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينسانى
واولادى من صالح دعواته فى خلواته وجلواته كما ان ذلك
منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة
جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام في ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله في الدارين

مرامه وسدده واحسن ختامه آمين

عبد الحميد ١٣١٠

٢٣ الشيخ الثالث والعشرون

ومن مشائخنا المكيين العالم النحرير الحبر السفسيو

العابد الزاهد مولانا الشيخ محمد بن حامد الحنفي الحسني

المكي المقيم بجبل ابي قبيس دامت بركاته ـ كان رحمه الله

تعالى برا تقيا خاشعا متواضعا تاركا للدنيا راغبا في العقبى معتزلا من

الناس كان يقيم بجبل ابي قبيس فلما سمعت انه من العلماء العاملين

والزهاد العارفين لقيته به فاكرمني واجازني اجازة عامة وكتب

لي الاجازة وهو يروي عن الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابي

والشيخ احمد الرفاعي وغيرهم من الافاضل الكرام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله

وصحبه وسلم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا

محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فاقول وانا الفقير الحقير الحقيق

بان اجاز على فرض كوني من اهل العلم ـ محمد بن حامد بن احمد

العاقل الزكي ١٢

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - واسأله
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة [٢٤]
الشيخ احمد بن محمد بن الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

ـــــــ
٥ ولهذا الشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين وبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الائمة
في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالکی عن الشیخ محمد بن احمد مراد الدمیاطی الشافعی والشیخ عبد الغنی
الرافعی الحنفی والقاضی یحیی بن احمد المجاهد عن والده عن القاضی
محمد بن علی الشوکانی والشیخ احمد بن احمد المغربی التونسی وهو
یروی عن الشیخ احمد بن الحاج وهو عن الولی الکامل المحدث محمد
ابن علی بن السنوسی عن شیخه ابی سلیمان عبد الحفیظ بن محمد
العجیمی المکی عن الشیخ محمد طاهر سنبل الحنفی المکی صاحب الاوائل
المشهورة وکتب لی **فی الاجازة ما نصه** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین وآلہ
وصحبہ اجمعین اما بعد فقد وافانا **الاخ فی اللہ والمحب الجلیل**
ولدنا المکرم الشیخ محمد عبد الھادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرابادی بمکة المکرمة وطلب منا الاجازة فیما
تلقیناہ من العلوم العقلیة والنقلیة لقول بعض السلف رحمہم اللہ
تعالی الاسناد من الدین فاجبتہ وانی لست من فرسان ھذا المیدان
ولا من اھل ھذا الشان غیر انی احب اللہ ورسولہ وورثتہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصادقین لما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله

منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى

الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ

محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام

والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد

المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى

ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد

ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث

محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن

محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر

سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى

بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير

بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل۔

وان لا ينسانى من دعاء الخير۔ وصلى الله على سيدنا محمد واله

وسلم۔ نعم واجزته بقلمى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس

عشر شہر صفر الخیر سنہ ١٣٢٥ - (قد تم الی ھنا ذکر مشائخنا المکیین -

ادام اللہ فیوضاتھم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون - سنذکر اسماءھم العلیۃ - مع

اجازاتھم السنیۃ - ادام اللہ افاداتھم البھیۃ - فی

کل بکرۃ وعشیۃ -

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

٢٥ فمنھم عین العلم والدرایۃ - ینبوع الحلم والروایۃ

المجتھد المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار

العلوم جلھا - السابق فی میدان الفنون کلھا - العلامۃ

الجلیل - الفھامۃ النبیل - مولانا الشیخ الافندی

عبد الجلیل[1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد اللہ

[1] شیخنا العلامۃ المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - بلدۃ فاس الشہیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبۃ العصر فی الفضل بلا حصر - ونابغۃ الوقت فی الکمالات الباھرۃ بلا عدد - کم من حکمۃ ابرزھا من جوھر معدنہ العاطر فیتلقفھا السامعون فیبادر الی استقصائھا الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسہ العلمی فی بیتہ بمکۃ المکرمۃ وانہ یحضرہ الفضلاء من کل ناد فی مجالسہ علی قدر ھیئاتھم العطریۃ فیملی علیھم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وفی قصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواھر الحدیث فتری الھیبۃ والخشوع بنادیہ ولسان الفضل بحالہ بنادیہ والحاصل انہ واحد الدھر کما قیل شعرا - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمہ اللہ بالمدینۃ المنورۃ سنۃ ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وتوفی بنیا

٢٠٨ (بقیۃ الحاشیۃ علی الصفحۃ الآتیۃ)

ابن عبد السلام الشهير ببرّاده المدنى عمّت البلاد

فيوضاته ودامت علينا بركاته۔ حضرت فى بعض دروسه

وسمعت بقرأة حبّى فى الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازى المكى دام

فيضه الملكى۔ عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثنى بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة۔ (۲۰۷) فى حجر بعض اهل الموت والدلالة فى مهد العز والكمال فتولاه

الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ فى تعلم العلوم النافعة

على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم فى كل عصر۔ منهم العلامة الشيخ صالح التونسى الكبير

والشيخ محمد العلموشى الطرابلسى المالكى الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف

الصاوى المالكى والشيخ يوسف الغزى الحنفى والشيخ محمد الحلبى والشيخ عبد الغنى الدمياطى

الشافعى عن الشرقاوى والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغنى

المحدث النقشبندى والمعمر مفتى المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين

البرزنجى الشافعى وهو عن الشيخ صالح الفلانى ودخل فى عموم اجازة الشيخ عابد السندى كان

الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندى سند شيخنا الشيخ صالح الفلانى ومن مشائخه

ايضا الشيخ محمد عليش المالكى والشيخ المعمر منة الله المالكى الازهرى وهو عن الشيخ الامير

الكبير۔ ومولينا السيد مصطفى الذهبى الشافعى الازهرى والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ

ثعيلب عن الشهاب الملوى والشهاب الجوهرى۔ والشيخ محمد الدمنهورى الازهرى والشيخ

المبلط وهو عن الشنوانى وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين

ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازنى رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة

بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة

لى وختم عليه بخطه۔ وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندى حسين براده ومنهم

علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فى الجميع البركة وقد

هوعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوى

والشيخ محمد العمرى والافندى ابراهيم اسكوبى ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به وبعلومه

آمين۔ وقد انشدت فى مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتى بمكة المكرمة وقرأتها عليه

ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسى فدعالى بالبركة والخيرية فى الدارين وها انا الفقير

(بقية الحاشية فى الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی
السبحۃ والبسنی الخرقۃ وقال لی انا احبک فقل اللّٰھم اعنی الخ وسمعت
منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و
واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینھا فی الاٰخر بختمہ وھو
اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذا ۔ نظم بے نظم ۔ درد رج شمع اہل بزم ۔ سخن سنج ۔ درِ علم را گنج ۔ اختر برج علوم نقلیہ ۔ گوہر درج فنون عقلیہ ۔ مصدر بوارق معانی ۔ مظہر شوارق فیض رسانی ۔ مطلع التحقیق والدرایہ ۔ ینبوع الحکم والروایہ ۔ المحلّٰی بالمحاسن الغالیہ ۔ والمجلّٰی بالاسانید العالیہ ۔ مطلع الاشعار ۔ مجمع الانوار ۔ نادرۂ زمانہ ۔ عمدۃ اوانہ ۔ ادیب عصرہ ۔ محدث دہرہ ۔ الفاضل النبیل ۔ حری بالتکریم والتبجیل ۔ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ لفیوضاتہ آمین ۔ نتیجۂ طبع کمترین ۔ تبرۂ عقیدت گزین ۔ خاکروب عتبۂ تقدس تبہ کہترین خدام ۔ غلام ناکام ۔ ابو سعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدر آبادی کان اللّٰہ ذی الایادی ۔ فی النوائب والمبادی المتخلص بہ مسکیں ۔

باسمک یا الہنا العلام　والصلوٰۃ علی رسول انام　لائق حمد ہست رب جلیل　قابل نعت مہبط جبریل
پس درود ہست بر صحاب عظام　نیز بر آل و تابعین کرام　شکر حق نہایت نتواں کرد　کہ بمن بے شمار احساں کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم　لیک فضلش بود بوجہ اتم　راہ طیبہ وراہ بیت امیں　کرد آساں تر بریں مسکیں
آمدم پیش مکۂ اطہر　باز رفتم مدینۂ انور　پس بہر دو مقام پُر انوار　یافتم فیض عالمانِ کبار
پس از انجملہ عالم ذی شان　صاحب خلق و منبع احسان　مخزن علم و مطلع اشعار　معدن علم و مجمع اسرار
اختر برج انتہا ر بیشک　گوہر درج اتقا بیشک　زینت جمع و مصدر اعطا　شمع بزم لیاقت و الطاف
اسم سامی آں بزرگ نشاں　بس جلیل و عظیم ہست عیاں　ذکر اسمش کنایۃً کردم　کہ ادب ہست نیک و مرغوبم
نام پاکش معظم است چناں　کہ بوقت نوشتنش ایجاں　دست خامہ و خامہ کاغذ را　مید ہد بوسہ اے سخن آرا
نے غلط گفتم اے محب ودود　بلکہ خامہ سرش نہد بسجود　در نخواہی صراحۃً بنگر　نام آں فاضلِ کرم گستر
شیخ عبد الجلیل برادہ　عارف و زاہد و خدا آگہ　نادرِ عصر و فاضل دوراں　فن شعر و ادب از و نازاں
خودم و نسبتے کلاں دارم　ذرۂ آفتاب تاباں نم　ہمہ اولاد نیک و احبابش　ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالکی الازهری وعن مفتی المالکیة الشیخ محمد علیش عن
شیخه محمد الامیر الصغیر عن والده الشیخ محمد الامیر الکبیر واما
اسماء باقی اشیاخه فلتطلب فی الحاشیة . وهذه صورة الاجازة
التی رقّمها لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برّادة
المدنی دام فیضه وهی بخط نجله اعنی الشیخ العلامة
سعد الدین برادة کما اخبرنی بذلک بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله تعالی حمدا متصل الاعانة بالامداد . موصول العنایة
بالاسعاف والاسعاد . متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد .

بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۲۰۹

عمر اوشاں دراز گرداناد ‖ حق تعالے بحق نون و صاد
ہر یکی در علوم و فضل و کمال ‖ لائق و فائق اند با اجلال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر ‖ شیخ ما را شیوخ اند کثیر
از تلامیذ عابد سندی ‖ بود یک شیخ دہلوی ہندی
نیز مفتی محدث بے قیل ‖ بود در طیبہ سید اسمٰعیل
احمد ازہری گرامی یک ‖ منة الله مشتہر بے شک
ایں مکرم بغیر شبہ و نکیر ‖ پس روایت کند ز میر کبیر
ذکر اوشاں طوال خواہد بود ‖ سامعیں را ملال خواہد بود
دست بردار و کن دعا انتحال ‖ کای خدای قدیر و ے متعال
حاصل آید ورا ہمہ مقصود ‖ آرزوی دلش برآید زود
نہ مرا شعر آید و نہ بیاں ‖ جاہلم بے شعور و ہیچمداں
بلدۂ پاک و محترم اندر ‖ یعنی مکہ مبارک و اطہر
ختم تحریر شد بہ ماہ صفر ‖ بود تاریخ ہجدہم اشہر

راست خواہی اگر ز من ای جاں ‖ اوست قمر و نجوم فرزنداں
در فنون کثیر کامل اند ‖ در عبادت مدام شاغل اند
ہر یکے نادر زمانہ بود ‖ فاضل و نامی یگانہ بود
نام او بود شیخ عبد غنی ‖ مشتہر با محدث مدنی
نادر عصر بود لا ثانی ‖ شیخ آں صالح است فلانی
بود علامۂ زمان خود ‖ نیز فہامۂ اوان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم ‖ ذر طوالت بسے حذر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد ‖ از غلام ذلیل کے گردد
شیخ ما را ز عیب کن یاری ‖ دار دائم فیوض او جاری
خیر خواہش مدام شاداں باد ‖ دشمنش را مدام خسراں باد
چہ عجب از توجہ شیخم ‖ کہ قبول ورے اشود نظم
سال ہجری ہزار و سہ صد بود (۱۳۰۰) ‖ بیست و پنج ہم براں افزود (۲۵)
کن ای مسکیں ز تطویل ختم کلام ‖ خواندہ بر نبی صلوٰة و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام - ومصباح الظلام معلم الخير والحاث على

عليه - وناهج منهج البر والهادى اليه - وعلى آله سفينة النجاة - و

اصحابه نجوم الهداية الهداة - وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم

مألوفة - وطريقة بين العلماء معروفة - يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق

الكريمة - واصحاب النية الشريفة السليمة - حرصا على ما فيها من البركة

والخير - ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر - بادر لذلك الرجل

الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد

الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى

ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة - والمزايا

الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته - وتحصل له مما امّل

رغبته - فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور

بكل ما وصل الىّ - واتصلت روايته لدىّ - مما اجازنى به مشائخى

الاعلام وهو محرر فى اثباتهم - واجازاتهم وافاداتهم - وهم جم غفير

وعددهم كثير - الا انى اقتصر على المشاهير - فمنهم شيخنا العلامة مفتى

المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجي عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاّنی بما احتوی علیه
ثبته المسمی بقطف الثمر۔ ومنهم شیخنا المعمر الشیخ منة الله الازهری
المصری عن شیخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشیخ
محمد المعروف بالامیر الکبیر بما اشتمل علیه ثبته الکافل ومجموعه
الحافل ومنهم سید الزهاد۔ وسند العباد۔ شیخ الطریقة۔ و
امام الحقیقة۔ افقه من رائیت من العلماء۔ واتقی من شاهدت
فی زماننا من العظماء۔ مولانا الشیخ عبد الغنی بن ابی سعید النقشبندی
المجددی عن شیخه امام الحدیث فی عصره۔ واوحد العلماء فی دهره
مولانا الشیخ محمد عابد السندی عن شیخه الشیخ صالح الفلانی
السالف ذکره وعن باقی مشائخه العظام المذکورین فی ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو کتاب ضخم۔ کبیر الحجم۔ ولی غیر هؤلاء شیوخ کبار
واساتذة عظام لهم اخطار۔ استیفاء ذکرهم یطول۔ وهذا القدر
کاف فی حصول المأمول۔ اسأل الله ان یجعلنا من السالکین منهاج
الهدی المتبعین لسنة المصطفیٰ۔ وقد اجزت بما سلف بیانه و
تقدم شرحه وتبیانه۔ بالشرط المعروف بین المشائخ فی التحری

في الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاينساني واولادي في خلواته وجلواته من صالح دعواته ـ سالك الله بنا طريق الهدى ويباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه وكرمه وكان ذلك في اليوم العاشر من ذي القعدة الحرام سنة الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

امر بكتبه الفقير اليه سبحانه ـ عبد الجليل بن عبد السلام برادة المدني عفي عنه بمكة المشرفة

(ختم: عبد الجليل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده بولدي محمد عبد المجيب جعله الله تعالى من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه ـ خادم العلماء وتراب اقدامهم عبد الجليل بن عبد السلام برادة المدني عفا الله عنه وغفر له ولوالديه قد حضر عندي الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب

مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ

وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتا حسنا وكان طلبه ذلك

موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم

يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت

المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي

عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من

اهل العلماء العاملين وتقربه عين والده ويجعله قدوة في الاسلام

بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك

الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة

وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

(عبد الجليل ١٢٩٤)

الشيخ السادس والعشرون ٢٦

ومن مشائخنا المدنيين ٢٦

مولانا العلامة القدوة

الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا

الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

---

[1] حاشيه في الصفحة الآتية -

الحنبلی المحدث المدنی المدرس بالمسجد النبوی علی ساکنہ الصلوۃ والسلام سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ[1]

حین قدم مکۃ المکرمۃ قاصدًا للحج ۱۲

ببیت شیخنا المحدث الاعظم الشیخ شعیب المغربی فی حضور جماعۃ من العلماء الکرام منہم شیخنا المذکور ومنہم الشیخ محمد بلّوا امام الحنابلۃ بالمسجد الحرام ومنہم الشیخ عبد اللہ حمید وغیرہم من العلماء المکیین ۱۸ من شہر ذی الحجۃ سنۃ ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف وشیخنا ہذا قد لازم الشیخ عبد الرحیم النقال وقرأ علیہ جملۃ صالحۃ من الفقہ الحنبلی ومن الکتب العربیۃ واخذ ایضًا عن العلامۃ الشیخ حسن بن عمر الشطی الدمشقی والشیخ عبد الرحمن الکزبری وقد مرّ ذکرہما وذکر مشائخہما فاجازنی بسائر مرویاتہ عن اشیاخہ المذکورین

(الحاشیۃ السابقۃ من الصفحۃ السابقۃ) ولد رحمہ اللہ سنۃ ۱۲۴۶ ست واربعین ومائتین والف وزار مکۃ المکرمۃ فی عام ثمانیۃ عشر وثلثمائۃ والف ودخلت سنۃ تسعۃ عشر علیہ وہو بالمدینۃ المنورۃ ثم فی اخر سنۃ ۱۹ توجہ الی مکۃ المعظمۃ وحج ورجع فی تلک السنۃ الی المدینۃ المنورۃ فاقام بہا الی ان دخلت سنۃ ۲۰ ففی الثانی والعشرین من ربیع الاول سافر علی البلاد الشامیۃ ووصل الی الاوطان بالدیار النابلسیۃ وزار المسجد الاقصی والسید الجلیل سیدنا ابراہیم الخلیل وکانت اقامتہ بنابلس نحوا من سنۃ ونصف ثمانیۃ عشر شہرا ثم رجع قاصدا بالمدینۃ المنورۃ فاقام بہا ایاما ثم توجہ علی مکۃ المشرفۃ لاداء مناسک الحج وبعد اداء مناسکہ رجع الی طریق جدۃ قاصدا للمدینۃ ورکب البابور بعد ان اقام بہا یومین ووصل بہا ثم حج مرۃ ثالثۃ سنۃ ۱۳۲۴ ورجع الی المدینۃ وکان مدرسا بہا واخذ عنہ العلماء الکرام والافاضل العظام کالشیخ شعیب المحدث الجلیل المذکور وکالشیخ

عبد اللہ الغازی وغیرہما من علماء العرب الذین رحمہم اللہ علیہم اجمعین علینا ...

وكتب لى الاجازة مانصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا ونذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم - الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوك هاتيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام۔ وذلك بالشرط المعتبر عند علماء الاثر۔ واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم المطالعة لكتب العلوم الشرعية۔ النافعة المرضية ۔ وان لا ينساني من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالىٰ عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفوائد الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به ونفعنا بعلومه آمين ۔ سمعت منه الحديث المسلسل

لما قدم مكة المكرمة حاجا للبيت الامين ١٢

بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى ثمانية عشر من شهر ذي الحجة ١٣٢٤ھ ونا ولني بيده المباركة ثبته الذي

٢٧ الشيخ السابع والعشرون

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازنی بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغنی المدنی وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشروانی الداغستانی
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوری عن الشيخ عبد الله
ابن حجازی الشرقاوی ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
فی ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتی
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر ابن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزواوی الدمنهوری عن السيد
حسن بن السيد درويش القويسنی عن الامير الكبير وعن الشيخ
داؤد القلعاوی والشيخ سليمان البجيرمی والشيخ عبد الله الشرقاوی
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنوانی والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البحراوی والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الدير
والشيخ علی الحفناوی والشيخ سليمان البخاتی والشيخ محمد الدسوقی
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوی والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومی والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمسانی واخذ ايضا

الشيخ سرور الزّواوی المذکور عن الشیخ احمد الدمهوجی عن شیوخه ومنهم
الامیر الکبیر واخذ ایضاً عن الشیخ الفقیه المحدث الشیخ محمد بن محمود
الجزائری عن علی بن عبد القادر ابن الامین عن شیوخه ومنهم
الشیخ محمد بن ابراهیم ابو خضیر عن شیوخه العظام منهم الشیخ محمد
صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد
ابن عبد الله المغربی عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری وکذلک
اخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ احمد بشارة الشافعی تلمیذ الامیر
الکبیر وعن الشیخ محمد الخضری واخذ ایضاً عن عبد المولی بن
عبد الله المغربی الطرابلسی بروایته عن الطحطاوی ومحمد الکزبری
عن مشائخهما واخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ علی الخفاجی عن
محمد الصبّان عن شیوخه ویروی شیخ شیخنا ابو خضیر المذکور
الصحاح الستة عن الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ ابی
حفص عمر بن مکّی بن معطی الدادلی عن القاضی ابی محمد شمهروش
الجنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنه وعن مؤلفی
الکتب المذکورة ومنهم الشیخ عطیة عزة القاشر ابن الحاج ابراهیم

المتبولی الدمیاطی وھواخذعن الشیخ ابراھیم الباجوری ومصطفی
البلتانی ومصطفی الذھبی واحمد منۃ اللہ المالکی واحمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر وعبد اللہ الشرقاوی ومحمد
الشنوانی ومحمد المھدی ومنھم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد اللہ عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاھدل عن شیوخہ ومنھم الشیخ محمد بن محمد العزب
الکبیر عن شیوخہ منھم الشیخ احمد الدمھوجی والشیخ محمد فتح اللہ
سمیدس کلاھما عن الامیر الکبیر ومنھم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخہ منھم الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ
مصطفی المبلط والشیخ ابراھیم السقا والشیخ التمیمی التونسی
کلھم عن الامیر الکبیر واخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخہ واخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخہ
وعن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخہ المذکورین فی ثبتہ و
صورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد المن انار طرق الشریعۃ

بالاسناد والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد وعلی جمیع الانبیاء
والتابعین لہم الی یوم المعاد اما بعد فیقول العبد الفقیر محمد امین
ابن العارف باللہ السید احمد ابن العلامۃ السید رضوان لما
کان العلم اشرف بضاعۃ ۔ وقد احکمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعہ ۔ طلب منی ان اجیز بجمیع مروییاتی الفاضل الکامل
الشیخ محمد عبد الهادی ابن الشیخ محمد عبد الکریم المدراسی
الحیدرآبادی فاجبته الی ذلک بلغه اللہ تعالیٰ اسنی المطالب
فقلت اجزت المذکور وذریته بجمیع مروییاتی کما قد اجازنی
مشائخی العظام رحمهم اللہ الجمیع ونفعنا بهم آمین ۔ واوصی
المجاز المذکور ونفسی بتقوی اللہ تعالیٰ والاخلاص فی القول
والفعل والعمل وان یدعو لی ولوالدی وللذریتی بالخیر وغفران
الزلل وحسبنا اللہ وکفی ۔ وسلام علی عباده الذین اصطفی ۔ وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وعلی جمیع الانبیاء والتابعین بهم الی یوم الدین
والحمد للہ رب العالمین ۔ الحقیر محمد امین ابن العارف
باللہ السید احمد ابن العلامۃ السید رضوان

المدرس وشيخ الدلائل في المسجد النبوي عفي الله عنه
١٨ ذي الحجة سنة ١٣٢٢ه

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة
الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوي السيد
محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد
عبد الرحمن المغربي المدني نفعنا الله به آمين

سمعت بقراءة الغير عليه نبذا من صحيح البخاري والحزب الاعظم
وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازني بها وبما في كتب الصحاح
وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروي عن العلامة المحدث
نور الدين ابي الانوار السيد محمد علي ظاهر الوتري البغدادي الاصل
المدني الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين
ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروي ايضا عن العلامة السيد عبد القادر
ابن احمد الطرابلسي المدني عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ
عبد الغني المدني وغيره من الاعلام **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عبادہ الذین اصطفیٰ ـ ولقد قد اجزت اخانا الحاج عبد الهادی
بقرأة الصحاح الست وبالحزب الاعظم وقصیدة البردہ کما اجازنی
بذلک جملة من مشائخ نفعنا اللہ تعالیٰ بهم اجمعین ـ قال بلسانہ
ورقم ببنانہ الفقیر محمد سعید بن السید محمد المغربی
شیخ الدلائل ـ صدر ذلک منی ونحن فی المسجد النبوی
فی ١٢ صفر الخیر سنة ١٣٢٤ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم

(محمد سعید السید شیخ الدلائل)

٢٩ ومن مشائخنا المدنیین الجامع بین المعقول
والمنقول والحاوی لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شیخ الحرمین الشریفین
الشیخ محمد الخضر بن مایابی المالکی الشنقیطی منشأ
المدنی مهاجرا وقرارا ادام اللہ فیوضہ سمعت
منہ[1] الحدیث المسلسل بالاولیة وجملة صالحة من شمائل الترمذی

٢٩ الشیخ التاسع والعشرون

[1] وهذا لما کان مادر لا بیت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشیخ عبد الباسط خان (صوبہ دار) ابن مولانا المرحوم باقر خان الوکیل الحیدرآبادی سنة اربعین وثلثمائة والف وکان دام فیضہ العالی متبحرا فی العلوم کلها وکاملا فی الفنون جلها حافظ الحدیث والتفسیر محدثا لیس لہ نظیر ـ ما رأیت مثلہ بعد شیخی الشیخ شعیب المحدث المکی المغربی اقام الشیخ الشنقیطی بحیدرآباد مدة قلیلة وعین لہ مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ مادار الدوران ثم رجع الی المدینة المنورة علی من نورها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم - والصلوٰة والسلام على النبى الكريم - وعلى اله واصحابه

اولى الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين - وطلب منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدر آبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين فى الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للامدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعًا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظمًا فى سلك اشياخه اعيالى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدانا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤١ ـ خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشاً المدنى مهاجراً وقراره الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن عبد الباری اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول - سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى اجازته - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ محمد بن عبد الرحمن

ـــه البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ۱۲
عبد الهادى غفر له

عن التوحید۔ وعلی اٰلہ واصحابہ الذین شادوا الدین ای لتشیید۔
اما بعد فقد طلب منی الولد الفاضل محمد عبد الہادی ابن
محمد عبد الکریم الحیدرابادی الاجازۃ فی الحدیث المسلسل
بالاولیۃ وغیرہ من کتب الحدیث والتفسیر وسائر الفنون۔ فاقول
امتثالا لمطلوبہ واجابۃ لمرغوبہ وان لم اکن فی الحقیقۃ اھلا لان
اجیز غیری شعر

ولست باھل ان اجاز فکیف ان ٭ اجیز ولکن الحقائق قد تخفی

اجزت المذکور بکل ما تصح لی روایتہ ودرایتہ من معقول ومنقول
کما اجازنی بذلک شیخی العلامۃ شیخ الاسلام محمد بن احمد
الاھدل وشیخی العلامۃ شیخ الاسلام سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سلیمان الاھدل فالاول یروی عن سیدی شرف الاسلام سیدی
الجد الحسن بن عبد الباری الاھدل والثانی یروی عن
والدہ کلاھما عن السید العلامۃ عبد الرحمن بن سلیمان الاھدل
عن والدہ السید سلیمان بن یحیی بن عمر عن السید العلامۃ احمد
بن محمد مقبول الاھدل عن السید العلامۃ الحافظ یحیی بن

عمر الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين ـ واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم وآخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها اثبت المذكور ـ هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته ـ وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه آمين آمين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم كتبه عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

١٣

ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افادته

وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

أجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما
تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لا سيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسب ما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي
السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسني واوصيه
بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته
وجلواته لا سيما بحسن الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ۲۳ ذي الحجة الحرام
سنة ۱۳۲۵ھ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (عبد الرزاق ١٣١٦)

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان

فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا

الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد

احمد الله الحنفي القادري الرانديري[1] نور الله ضريحه و

ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح

الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل

الصحيح اجازة ووعد بوجادة ذلك اليوم لوأخذ الكتاب باليمين وعدا

لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد

ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا

واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث

المستجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله وسلم عليه وزاده

(ح الشيخ القاضي رحمة الله الرانديري)

---

[1] الرانديرقصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابوسعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبة راندير العالم الاعز المحترم المولوي الحاج عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي ان اجيز له بمروياتي في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان يروي عني وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض في تلك المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام ؎ شعرا

واذا اجزت مع القصور فانني	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوي الحاج عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي بجميع مروياتي ومسموعاتي وبكل ما تجوز لي روايته وتصح لي درايته من علم التفسير والحديث واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخي الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروي الامهات الست وغيرها من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن الانصاري وهو عن شيخه العلامة ذي المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ الربانی محمد بن علی الشوکانی کلہم عن السید العلامة وجیہ الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل الزبیدی الیمنی عن والدہ العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن العلامة احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد اللہ البصری الی اٰخر سندہما ح وبروایة السید العلامة احمد ابن محمد شریف الاہدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد اللہ بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخہما العلامة الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وأروی عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاہما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخہ العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد اللہ البصری عن والدہ عبد اللہ بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

الى آخر سنده - واما صحيح البخارى فاروِيه بالاسانيد المذكورة الى الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابى الفضل عبد الرحيم العراقى عن الامام الحجة احمد بن ابى طالب الحجار عن الامام ابى عبد الله الحسين بن المبارك الزبيدى عن الحافظ عبد الاول بن عيسى السجزى

صحيح البخارى

واما صحيح الامام مسلم فاروِيه بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلانى عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسى عن ابى الحسن على بن احمد المعروف بابن البخارى عن المؤيد بن محمد الطوسى عن فقيه الحرم ابى عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوى عن ابى الحسين عبد الغافر بن محمد الفارسى عن ابى احمد محمد بن عيسى الجلودى بضم الجيم بلا اختلاف نسبة لسكة الجلود بين نيسابور الدراسة عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت فى ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه فى اجازتهم وفهارسهم بل يقولون فى جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

صحيح مسلم

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووي في مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبه و
بين الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووي في اول المقدمة
فليراجعها من اراد الوقوف عليها **واما** سنن الامام ابي داؤد
السجستاني فبالاسانيد السابقة الى الحافظ ابن حجر بسنده الى مؤلفها
واما جامع الامام الترمذي والشمائل له فبالاسانيد السابقة الى
ابن حجر الخ **واما** سنن الامام النسائي فبالاسانيد السابقة اليه
وبسنده الى المؤلف **واما** سنن الامام ابي عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزويني فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر وبسنده الى المؤلف۔
واما موطاء امام دار الهجرة مالك بن انس فبالاسانيد السابقة
الى ابن حجر وبسنده الى المصنف **واما** مسند الامام الدارمي رحمه الله
فبالاسانيد السابقة الى ابن حجر الى اخر السند **واما** النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجميع للحافظ ابن حجر فبالاسانيد السابقة اليه
واما منتقى الاحكام لابن تيمية فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر
الحازمي عن شيخه الامام الشوكاني عن شيخه السيد عبد القادر

سنن ابي داؤد
جامع الترمذي
سنن النسائي
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمي
النخبه
المنتقى

ابن احمد الکوکبانی عن العلامة السید سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول
الاهدل عن السید العلامة احمد بن محمد شریف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلی المکی بسنده الی مؤلفه الامام مجد الدین عبد السلام
ابن عبد الله بن ابی القاسم بن محمد الحرانی المعروف بابن تیمیة و
اما مشکوة المصابیح للحافظ الخطیب التبریزی فبالاسانید السابقة
الی الشیخ ابراهیم الکردی المدنی بسنده المار الی مؤلفها و اما
تیسیر الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فعن شیخنا
الشریف محمد بن ناصر الحازمی والسید حسن بن عبد الباری الاهدل
کلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل
واما کتاب الحصن الحصین والعدة للامام الحافظ محمد الجزری فبالسند
السابق فی تیسیر الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین
ابی العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجبی عن الحافظ محمد الجزری
مؤلفها و اما شفاء القاضی عیاض فبالسند السابق ایضا فی تیسیر
الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین احمد بن عبد اللطیف
الشرجبی عن الامام الحافظ نفیس الدین سلیمان بن ابراهیم العلوی

ما مشکوة

ما تیسیر الاصول

ما الحصن الحصین

ما شفاء

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين على الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور على القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلى من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفا
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلى **واما** تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

اوائل السنبل

الجلالين

البيضاوي

الخطيب كمال الدين ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاهر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهانی ثم الشیرازی عن مؤلفہ
القاضی البیضاوی واما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ واجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبد الرحمن ابن سلیمان مقبول الاهدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحیی مقبول الاهدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراهیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبد الرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ واما الترغیب
والترهیب للحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہ ط واروی جمیع ما ذکر ایضا

تفسیر البغوی

الترغیب والترهیب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغير ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوي الحاج محمد عبد الهادي
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة ـ واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بدله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن ـ ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عزوجل وان
لا ينسانی ووالدی واولادی ومشائخی وجميع المسلمين من دعائه
فی حياتی وبعد موتی ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والأخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظيم وصلی الله علی سيدنا محمد واله وصحبه وسلم مؤرخه يوم
الاثنين ١٦ شهر ذی القعدة ١٣٣٣ھ من الهجرة النبوية علی صاحبها
افضل الصلوة وازكی التسليم والتحية كما حرره ببنانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضی
رحمة الله ابن القاضی السيد احمد الله القادری نسبا
والحنفی مذهبا والرانديری متوطنا عفی عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يارب العلمين

الشيخ الثالث والثلثون

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد على مرتضى الرفاعى السيوطى المصرى الكاجرودى المالكى المعمر خمس وتسعين سنة ۹۵ نفعنا الله بعلومه وبركاته۔

ولد بسيوط سنة ۱۲۳۳ فى شهر محرم يوم الخميس (۱۱) ساعة من النهار ۱۲ واكتسب العلوم بالجامع الازهر۔ اخذ عن العلامة شيخ الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكرى وعن العلامة الشيخ ابراهيم الباجورى وهو عن الشيخ محمد الفضالى عن الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير فاجازنى بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لى الاجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده۔ ولما سألنى اخى وعزيزى وقرة عينى الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل محمد عبد الهادى فى اجازة فانى اجبته واجزت له بما اجازنى مشائخى فى الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجورى رحمة الله عليه ونفعنى بعلومه والشيخ مصطفى البكرى شيخ الاسلام بالجامع الازهر

وغيرهما۔ السيد علي مرتضى في التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول [١٣٠٣ھ]

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق

ابن محمد امير الحقاني الحنفي الدهلوي دامت بركاته

وفيوضاته وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السيد عالم علي المراد آبادي وهو من اجل تلاميذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوي وهو يروي عن مولانا

عبد العزيز المحدث الدهلوي وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجازني

بمروياته في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية

والحقائق اليقينية وكتب لي الاجازة بخطه الشريف وزينها

بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين

[Margin: ولد [١٢٦٣ھ] ذكره الجليل الدكتور ...]

[Margin: ع ٢ اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوري وغيره ١٢ عبد الهادي]

له صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها تفسير القرآن المسمى بفتح المنان في لتسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقاني المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالى مناظرا شهيرا وذا خلق حسن۔ قد حضرت عنده في بيته بالدهلي [سنة ١٣٢٨ھ] ١٢

عبد الهادي غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا۔ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من ربهم ورضوانًا

اللهم صل وسلم عليه وآله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا

اما بعد فقد سألني الاخ في الله الاعز المحترم المولوي الحاج عبد الهادي الهندي المدراسي ان اجيز له بمرويا

تي في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية مما استفدت من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت له ان يروى عني فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا ما الهمني ربي في تفسيراتي فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات والترهات في الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة في سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه۔ ونوق الروايات نخطومة بين يديه۔ واجزت له ما افادني شيوخي من الاعمال المفيدة۔ وشيوخي كثيرة۔ منهم العالم الفاضل الكامل السيد السند السيد عالم على المرادابادي وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ـ وانا الفقیر
الی محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ـ ۱۸ جمادی الاولی
سنہ ۱۳۲۸

عبد الحق محمد ۱۲۹۰

ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر فرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ ببلدة حیدرآباد

الشیخ الثالث والثلثون

الدكن صانها الله عن الشرور والفتن۔ وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ السيد علي طاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير والفهامة السفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته

الشيخ عبد المؤمن الميرتهي

قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ۲، جماد الاول سنة ۱۳۲۸ھ۔ وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث الدهلوي بسنده المشهور۔ واجازني بحديث الجن وهو

من قُتل في غير زيه فدمه هدرٌ ولهذا الحديث

قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضي الجني الصحابي المعمر رضي الله تعالى عنه بهذا الحديث
يرويه شيخنا عن مولانا السيد احمد الدهلوي عن خاله السيد محبوب علي
الدهلوي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مولانا ولي الله الدهلوي
عن الشاه اهل الله الدهلوي عن شمهورش القاضي الجني رضي الله تعالى عنه

الشيخ السابع والثلاثون

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوي الفواضل
الشيخ الواصل مولانا وشيخنا السيد محمد گل بن السيد احمد خان
الكابلي المرادابادي المدرس بالمدرسة الامدادية
بمراد آباد - لقيته بها في شهور سنة ١٣٢٨ ثماني وعشرين وثلثمائة
والف واخذت عنه الاجازة في الحديث والتفسير والفقه
وغيرها من العلوم الدينية - وقد ناولني ثبته المفيد المسمى
باصح الاسانيد واجازني بجميع ما فيه من مروياته وهو اخذ
عن عمدة الزمان مولانا المحدث السيد محمد المكي الكتبي الخطيب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السيد محمد الكتبي
ابن مفتي البلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن شيخه ووالده
السيد محمد الكتبي الخطيب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخه السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخه منهم الشیخ احمد الحمامی عن مشائخه علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعن المفتیین بالدیار المصریة السید علی الشهیر باسکندر واخذ المذکورون عن الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاهین الارمناوی والشیخ عبد الحی الشرنبلالی وکلاهما اخذا عن الشیخ احمد النسویری والشیخ حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وهما اخذا عن الشیخ محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شهاب الدین احمد بن یونس الشهیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنة عن المحقق الکمال بن الهمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الهدایه عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح الهدایه عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامة الکردری عن برهان الدین صاحب الهدایه عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمۃ السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد اللہ السبذمونی[1] عن الامام عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ

۳۸ ومنهم الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم وعمت افاضاتهم اعطانی ثبتہ المسمی بالدر الفرید فی معرفۃ الاسانید واجازنی بما فیہ من مرویاتہ عن مشائخہ الاعلام قال فی ثبتہ واما انا فقرأت الکتب الدرسیۃ وغیرها علی عدۃ شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیرسی المحدث المشهور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامۃ الاجل الشهیر الجامع

[illegible]

---

[1] السبذمونی نسبۃ الی سبذمون قریۃ من قری بخاری ۱۲ اصح الاسانید [2] جنجوہ معرب گنگوہ بلدۃ بالهند معروفۃ علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل قدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلۃ الجشتیۃ القدوسیۃ الضیائیۃ ومن اشهر ولادۃ المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامۃ الفهامۃ الجامع بین الشریعۃ والطریقۃ مولانا رشید احمد المتوفی سنۃ ۱۳۲۳ھ ۱۲ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماع عنه لامهات الكتب الست والموطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عن المشيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
العديدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى۔
ثم اما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

[1] المراوعي نسبة الى مراوعه قرية خارج الحديدة باليمن۔ بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبده بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاہدل
الزبیدی کلہم عن السید الاجل وجیہ الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاہدل باسانیدہ واما العلامۃ الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی الغنایۃ قال اخبرنا الشیخ محمد انا عزالدین عن زکی الدین
عن ابی طاہر المدنی عن ابیہ ابراہیم الکردی الکورانی بسندہ المشہور
واما العلامۃ الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیدہ
المشہورۃ المذکورۃ فی حصر الشارد

الشیخ التاسع والثلثون

٣٩ ومنہم العلامۃ الحبر الفہامۃ مولانا الشیخ الحکیم ابو القاسم
نور محمد الفتحپوری مولدا الحیدرآبادی موطنا الحنفی مذہبا
الچشتی النقشبندی طریقۃ دامت فیوضہ۔

اجازنی بجمیع مرویاتہ عن المشائخ الاعیان الذین ہم برکۃ الزمان
وہو اخذ عن العلامۃ المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوہی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسندہ المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الہند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور

وأخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی عن مولانا العلامة محمد اسحٰق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور

وصورة اجازته. بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفی وعلی آله واصحابه الذین اصطفی. اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی ثم الحیدرابادی فقد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام والعلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس سره وافاض علینا برکاته وبره. وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة صاحب

القوة القدسیہ مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی۔ والعالم الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابوالبرکات السید احمد الدهلوی۔ والعالم الافخم الافضل القاری الحافظ عبدالرحمٰن الفانی فتی رحمۃ اللہ علیہم۔ فانا اجزتہ کما اجاز نی بہ هولاء الجهابذۃ الاکابر۔ وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر۔ واوصیہ کما اوصی نفسی باجتناب الهوی۔ وملازمۃ التقوی۔ فی السر والنجوی۔ وان یشتغل بهذا العلم الشریف ویلقیہ علی الطلبۃ وان لا ینسانی ومشائخی الکرام من صالح دعواتہ۔ واللہ ولی التوفیق۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین فقط وانا العبد المذنب ابوالقاسم نور محمد الفتحپوری مولداً الحیدرآبادی موطناً الحنفی مذهباً الچشتی النقشبندی طریقۃً۔

الشیخ المحدث عبداللہ البهاری	ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ عبداللہ المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفیدکوهی البهاری عم فیضہ۔ سمعت منہ انا وولدی عبدالمجیب الحدیث المسلسل بالاولیۃ بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز لہ روایتہ وهو اخذ عن شیخہ الشیخ السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

يوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف - وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوى عن الشيخ الشاه ولى الله واخذ شيخنا ايضا عن الشيخ احمد على المحدث السهارنفورى عن العلامة المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذكور سابقا - **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما ولاه - والصلوة والسلام على مصطفاه - اما بعد فقد التمس منى **الاخ الصادق والمحب الواثق الشيخ محمد عبد الهادى المدراسى الحيدر ابادى** ان اجيز له بالاحاديث المروية لى عن اساتذتى الاعلام فلما رأيته واوثقت عليه العهد على **الامانة والديانة** اجزته منها الكتب الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد والجهد فى تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل بما حاصلها مطابقا لمذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث من ظواهرها التى العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

ـــه ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ۱۲ محمد عبد الهادى غفر الله له -
۱۳۲۴

اجزت بها اخی هذا وابنه محمد اعبد المجیب بشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا وقد اجازنی بتلک الکتب
وذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالی علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالی علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجوا منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارک وتعالی شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوة وتحیة اللهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وراحة الابدان وشفائها ونور الابصار وضيائها برحمتك يا ارحم الراحمين - الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد الكابلي اللهقاني السفيد كوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
بر بهمه عالم

الشيخ على اللنجاوي الاربعون

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي الحافظ الحاج الشيخ على ابن سلطان بن رحمة الشناصي اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ۱۲۷۸ ثمان وسبعون ومائتان والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان لقيته ببلدة كوشاين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ۱۳۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ هـ عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

ــه الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها شناو من مضافات داراب ۱۲ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا في العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا في الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه ويجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدرآباد واقام عندى مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفي سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجي وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازني بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لي الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک - واسکنها الاملاک - وزینها للناظرین بالکواکب وللمعتبرین بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً الانواره - ومحطاً لاثار اسراره - والصلوٰۃ والسلام علی من زیّن اللّٰہ بہ الوجود غیباً و شہادہ - وجعلہ الوسیلۃ العظمی للفوز بالسعادہ - وعلی اٰلہ وصحبہ الابرار والمقتفین علی اٰثارہم فی الانوار الذین احیوا اٰثارہم ورفعوا منارہم اقتداءً بہم وتمسکاً بحبہم فہم بما قاموا بہ قائمون - وفی المجاھدۃ دائمون - لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع - ولا غرض ولا ریع عن احیاء الملۃ الحنیفۃ - امدھم اللّٰہ بالرغبۃ والخیفہ - واسعدنا بحبہم وسلک بنا ما سلک بہم - ولما بزغ بدر السعادہ - فی سماء المعالی مؤذناً بالزیادہ - لینور عالم الشہادہ تجلی للعالمین ینادی - فوق طور قلب سیدنا اللوذعی الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی - المدراسی الحیدرآبادی اذ جعلہ اللّٰہ ھادیاً وداعیاً الی اللّٰہ بامرہ وبالمسلمین حفیا - طلب جنابہ الاکرم منی الاجازۃ فی التدریس - لیھدی الناس الی طریق الحق وینقذھم مما یدلسہ جنود ابلیس - من الاعتقادات الزائغۃ

اللتی عن سبیل الهدی رائغة۔ فحمدت حسن نیته۔ واعتقدت نزاهة طویته۔ عن آمال الاغراض النفسانیة۔ من ریاء وصیت وسمعة وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة۔ وشکرت سعیه لهذه الاشارة ثبتنا الله وایاه علی سواء السبیل۔ واجارنا وایاه والمسلمین اجمعین من العذاب الوبیل۔ وحیث لم یسعنی الحال الا الاجابة والانعام باجازته۔ فاجزته واذنته فی ذالک۔ والله یوفقه لخیر المسالک۔ وذالک بعد ان تحققت فیه الاهلیة واللیاقة لما حوی من فنون العلم ومکارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه فالحمد لله الذی کساه حلة العلم الاسنی۔ وزینه بالاخلاق الکریمة الحسنی۔ وخلع علیه خلعة التدریس۔ وجعله اهلاً لهذا المقام النفیس۔ لانه اهل وکفوء لهذا المقام لما برع فی العلوم وکرع من کؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم۔ وکفی بحسن سیره واخلاقه۔ شاهداً علی استحقاقه۔ فهو ذوالهمة الباسقة۔ والعزیمة الصادقة۔ لا تأخذه فی الله لومة لائم۔ عن اذاعة الحق القاصم۔ نور الله به وبامثاله الزمان۔ وجعله

من اهل العرف والعرفان. وبارک فی ذریته. وسلکا بهم فی
طریقته. اجازة مأذونا فیهما من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والکمال منهم الشیخ محمد بن الشیخ زکریا بن الشیخ یحیی بن محمد کرامی
صاحب المدرسة المشهورة بجزیرة القسم فی الخلیج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سیدی وسندی
الساقی لی کأس الحیاة الروحانیة الشیخ محمد بن حسین اللنجاوی
ومن شیخی وعمدتی الشیخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهیر
باللنجاوی وهو من الشیخ الکبیر احمد بن عبد الله الکوهجی بلد
بفارس قریبة من اصطخر وهو من الشیخین الجلیلین سیدی
الشیخ ابراهیم الباجوری بمصر وسید الشیخ صاحب القدم و
الکرامات الظاهرة عبد القیوم الاسکندری المکی ومن غیرهم
من المشائخ. اعرضنا عن ذکرهم استغناء ببرکتهم وبرهم رحمهم الله
تعالی ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امین. اثبته بقلم یده الفانیة
العبد الفقیر الی الله الحنان المنان بکل نعمه علی بن سلطان
ابن رحمه القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمعرفتهم بادرا
فى كل ان وزمان واحيى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى اله وصحبه الكرام

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته لقيته بمحروسة حيدر آباد
الدكن واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور الى القبة
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنة ١٢٧٣

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندی
فی حق المعمر المذکور ان له ستمائة سنة وقال قد رأیناه فی السنة
الماضیة وکلمنا معه وکان الشیخ الشجری یمدح الشیخ مولانا
معصوم المجددی وللشجری شعر

کم من رجال رأینا وما سمعنا ولکنک سمعنا وما رائینا

والله تعالیٰ اعلم

ومنهم العالم البارع المتقی المحدث الحاج محمد محی الدین حسین
الشافعی شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسة
اللطیفیة بویلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله

الشیخ الثالث والاربعون

فیوضاته سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة وهو یرویه
کذالک عن قدوة العلماء شیخ الکل الشیخ محمد لطف الله العلی گڈھی
مفتی العدالت العالیة بحیدرآباد الدکن عن مولانا القاری عبد الرحمن
الفانی فتی عن مولانا الشیخ محمد اسحاق الدهلوی عن مولانا
عبد العزیز الدهلوی بسنده المشهور بین المشائخ الکرام وسمعت
منه ایضا الحدیث المسلسل بالمصافحة بروایة شمهورش الجنی

الصحابی رضی الله تعالیٰ عنہ فی سابع ذی القعدۃ الحرام ١٣٢٥ھ
وقد صافحتہ فی مکان مولانا الحاج الحافظ السید عبد اللطیف القادری
الحسنی الحسینی المعروف بقطب ویلور وھو صافح مولانا المفتی
المذکور عن الشیخ عبد المحسن بن محمد طاھر سنبل المکی المدنی
حین نزولھما ببلدۃ بنارس ۷ شعبان ١٢٥٠ھ عن مولانا السید صالح
البخاری بسندہ المعروف بین العلماء ویروی شیخنا ایضا کتب
الحدیث وغیرھا من الکتب الدینیۃ من اشیاخ الحرمین الذین
اخذت عنھم وقد سبق ذکرھم فی ھذا الکتاب وصورۃ اجازتہ
بسم الله الرحمٰن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی خاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ الھادیین المھدیین
اما بعد فیقول عبدہ المسکین الجانی محمد محی الدین حسین
المدراسی الویلوری غفر الله لہ ولوالدیہ بلطفہ الخفی
والجلی ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضی والعمل
السنی المولوی الحاج عبد الھادی سلمہ الله الباری
مع کونہ حائز الکمال فی الاسناد وصاحب الرشاد فی مناھج السداد

لطلب منى بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة بروا
شمهورش الصحابى الجنى رضى الله تعالى عنه والحديث المسلسل
بالاولية مشافهة منى فى سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥هـ فى مكان قطب ويلور
قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا الله
عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بالعبد خيرا يفقهه فى الدين آمين - انا العبد المسكين

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل
الشيخ محمد خورشيد الله المدراسى الحنفى صدر
المدرسين بالمدرسة الخير الجارى الواقعة بسيل
وشارم دام فيضه - اجازنى بمروياته فى بعض كتب الحديث
والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن
شيخه الشاه محمد گيسودراز القادرى عن مولانا محمد شهاب الدين
عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابى محمد
عبد العلى بحر العلوم اللكنوى بسنده المشهور ويروى ايضا

[illegible] والاربعون

سـه قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادى كان الله ذى الاياد

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی الآتی ذکرہ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ المیامین امابعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خورشید اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم محمد عبدالہادی ابن الحاج محمد عبدالکریم وھو موصوف بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالی وافاض فیوض نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجو ان لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ وایضا اعطیتہ اجازۃ الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لا زالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس صفر سنة ١٣٢٥ الخامس العشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد عفى عنه وعن اسلافه۔

ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقى البصير الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود قتبات عن مولانا اسحاق الدهلوى (بسنده وأجازنى بمروياته عن اشياخه الاعلام كما سنذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) وأجازنى بدلائل الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثيه وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها عن اشياخه الاعلام وسنذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

الشيخ الخامس والاربعون

له وكان يحفظ ١١٥١٥ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها

١٢ محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الحنفي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦هـ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الذي ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمي دامت معاليه - اجازني بكل مروياته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عيدروس بن عمر الحبشي صاحب
عقد اليواقيت الجوهرية **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لا سيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عيدروس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا ممن سلكي هذه المسالك.
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لا ينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم.
املأ ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسين بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد ركن الدين القادري الويلوري المتوفى ١٣٢٥ سنة ابن

الشيخ الثامن والاربعون

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع

الفاضل - المجتہد الکامل - جامع العلوم والفنون

واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی

الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف

بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری

المتوفی بالمدینة المنورة سنة ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مروياته ویروی عن

والدہ وکتب لی الاجازة بالفارسیة بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ

رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین میگوید

فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما

والیہ - چون صالح متقی متوجہ بسوی خدای کریم - سالک سبیل ہادی رحیم

حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت

ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف

ودر باطن وی انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات

وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدۂ بردہ ونود ونہ

نام باریتعالی وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوة والسلام ورد اوراد دعوة چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب الغیبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی ومامی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ استدام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری

(مہر: سید محمد قادر ۱۲ ... رکن الدین)

رکن الدین سید محمد قادر عفا اللہ عنہ

۷۹ ومنهم مولانا العلامة القدوة الفهامة المحدث الجليل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عثمان المدراسي[۱] ادام الله افاداتهم

اخذ العلوم عن اشياخ اجلة منهم مولانا الشيخ عناية الله الكتوي ومنهم مولانا الشيخ

(حاشیہ: الشیخ التاسع والاربعون)

---

[۱] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حديثا۔ وكان واعظا مشهورا لا نظير له في وقته وكان حسين الصوت جدا في قراءة القرآن كان ينزاحين قراءته۔ والشيخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسي صهر هذا الشيخ كان اشترط لتزويج بنته انها لا تتزوج الا بمن كان حافظا لثلاثين الف حديثا فما وجد احدا موصوفا بهذا الوصف الا هذا فزوجها اياه۔ ولما لقيته في كبر سنه بتاج فورة قرية متصلة بدار السلطنة القديمة تسمى اركاٹ۔ سألته عن الاحاديث التي حفظها فاجابني بان الان ليست بمحفوظة الا اثنا عشر الاف حديث فقط والله تعالى اعلم ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

محمد صالح الفنجابی ومنھم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنھم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرھم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمہ اللہ تعالی بسائر مرویاتہ عن ھؤلاء الاعلام۔

وصورۃ اجازتہ بالھندیۃ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین۔ وعلی آلہ اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کرچکا ہوں۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی۔ مولوی محمد صالح پنجابی۔ مولوی
محمد حسن رامپوری۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث۔ فقط محمد عثمان

ومنھم مولانا العلامۃ الحبر الفھامۃ عمدۃ اقرانہ وزینۃ زمانہ المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد اللہ الدھلوی اسحاق فتنی رحمہ اللہ الغنی المعمر خمس وثمانین ۸۵ سنۃ۔

لقیتہ ۱۳۲۳ھ بشولافور ولد رحمہ اللہ تعالی
بعد ما مضت سبعۃ عشر سنۃ من وفات مولانا شاہ عبد العزیز
المحدث الدھلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدھلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ومولانا السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنة ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیہ الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمٰعیل الشهید ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنة ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنة ١٢٩٦ ومولانا الشیخ محمد حسن الکتکی ومولانا عبد الرب الواعظ الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء والفضلاء۔ وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم واخذت منهم الاجازة بالمشافهة۔ واما الذین اروی عنهم بالاجازة العامة فسأذکر بعضهم

بعون الله تعالیٰ لاتمام النفع للمسترشدین - وبالله التوفیق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاکمل - زبدة العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - کثیر التصانیف والتالیف المحدث الجلیل والفقیه النبیل مولانا الشیخ یوسف[1] بن اسماعیل بن یوسف بن اسمٰعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی دامت فیوضاتهم -

الشیخ الاول

وهو یروی عن مشائخه الاعیان - منهم استاذه شیخ الکل الامام

[1] ومن مصنفاته سعادة الدارین فی الصلوة علی سید الکونین - وافضل الصلوات علی سید السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمدیة من المواهب اللدنیة - وحجة الله علی العالمین فی معجزات سید المرسلین - ووسائل الوصول الی شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمدیة - وصلوات الثناء علی سید الانبیاء وغیر ذلک -
قال رحمه الله تعالیٰ فی ذیل کتابه المؤید لال محمد کانت ولادتی یوم الخمیس سنة خمس وستین بعد المائتین والالف فی قریة اجزم الواقعة فی الجانب الشمالی من الارض المقدسة ارض فلسطین وهی الآن من اعمال عکا وحینما بلغ سنی سبع عشرة سنة ارسلنی والدی الی مصر بعد ان اقرأنی القرآن واحفظنی بعض المتون فدخلتها یوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانین بعد المائتین والالف وجاورت فی الجامع الازهر فی رواق الشوام الی رجب من سنة تسع وثمانین وقرأت فی هذه المدة ما قدره الله لی من العلوم النقلیة والعقلیة علی کثیر من اکابر علماء الجامع الازهر فی ذلک العصر الانور - فذکر اسماء اشیاخه ثم قال ثم فی سنة ۹۲ رحلت الی الشام واجتمعت من علمائها علی جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقیه المحدث البارع فی اکثر الفنون مفتیها السید محمود افندی الحمزاوی وحصلت بینی وبینه مودة فاستجزته بقصیدة فاجازنی انتهی مختصرا ۱۲ عبد الهادی غفر الله -

العلامۃ الشیخ ابراهیم السقا والشیخ محمد الدمنهوری والشیخ احمد الاجهوری والشیخ عبد الرحمن الشربینی والشیخ حسن العدوی المصری المتوفی سنۃ ۱۳۰۳ھ ومنهم الشیخ ابراهیم الزرّو والشیخ الخلیلی والشیخ عبد الهادی الابیاری والشیخ احمد اضی الشرقاوی والشیخ مصطفی الاشراقی والشیخ عبد اللطیف الخلیلی والشیخ صالح الجیاوی والشیخ محمد العشماوی والشیخ شمس الدین محمد الانبابی شیخ الجامع الازهر سابقا والشیخ احمد البابی الحلبی والشیخ الشریف الحلبی والشیخ فخر الدین الیانیه وی والشیخ عبد القادر الرافعی شیخ رواق الشوام وشقیقہ الشیخ عمر مفتی الطنطا سابقا والشیخ مسعود النابلسی والشیخ الحامدی والامام الفقیہ المحدث السید افندی الحمزاوی مفتی الشام وغیرهم مشائخہ الکرام ائمۃ الهدی ومصابیح الظلام۔

الثانی مولانا العلامۃ المحدث الفقیہ الشیخ فالح بن محمد الظاهری الحجازی المدنی رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔

الشیخ التاسع

وهو یروی عن العلامۃ المحدث ابی عبد اللہ محمد بن علی ابن السنوسی

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الغاثي وعن العلامة عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما هو مصرح في ثبته حسن الوفاء۔

الشيخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن طاهر الوتري الحنفي المدني المتوفى سنة ۱۳۲۲ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا۔

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي المغربي المالكي ادام الله فيوضاته۔ يروي عن السيد

احمد بن اسماعيل البرزنجي عن[2] والده عن[3] الشيخ صالح الفلاني ويروي عن ابي العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي الفاسي عن ابي عبدالله محمد بن علي السنوسي الخطابي ويروي عن والده السيد عبد الكبير المذكور وقد سبق ذكرهم۔

وبقي من المشائخ من قرأت عليهم وانتفعت بهم لكن لم يتفق لي اجازة منهم فمنهم[1] والدي رحمه الله تعالى تلقيت منه القرآن الكريم وقرأت عليه بعض الكتب الدرسية في الهندية والفارسية ومنهم[2] مولانا الشيخ عبدالرحمن رحمه الله تعالى قرأت عليه بعض الكتب الدرسية الفارسية ومنهم[3] العالم الجليل الشاعر النبيل الشيخ ابو الحسن محمد عبيد السبحان ابن العلامة الحافظ الشيخ محمد المدرس بمدرسة مفيد العام۔ قرأت عليه بعض كتب الصرف والنحو ومنهم[4] العلامة الفقيه النبيه مولانا الابرار الازكى الحاج محمد عبدالمجيد خان الواعظ[5] المدراسي الفنكنوري صدر المدرسين بمدرسة مفيد العام لقصبة وانمباري من مضافات مدراس۔ وهو من العلماء العاملين وله تاليفات كثيرة في فنون مختلفة قرأت عليه وسمعت بقرأة الغير عليه من كتب النحو وتفسير الجلالين

[5] الآمر بالمعروف والناهي عن المنكر۔ له في الوعظ يد طولى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ بكثرة البكاء ١٢ عبده الهادي غفر له

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله القشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس واحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقراءة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه القشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب الملكات
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو خاصة وله تصانيف في النحو وغير ذلك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقراءة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الالات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت منه فوائد لا تحصى - لاسيما في علم التجويد والتعبير - وما وجد له فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم باڑی - قرأت عليه بعض كتب القواعد والطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك عشرة كاملة جزاهم الله عني خيرا ونفعنا بعلومهم وببركات انفاسهم في الدنيا والآخرة آمين يارب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب فی ذکر
اسانید الکتب المشهورة متصلة من هذا الفقیر الی
مصنفیها مع تراجمهم بالاختصار والایماء الی ما یحصل
به الاستبصار ونقدم سند کتاب الله المجید الذی
لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من
حکیم حمید تیمنا وتبرکا به فنقول - اما القرآن الکریم

فارویه عن شیخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الی بلد الله
الشیخ محمد عبد الحق النقشبندی عن شیخه العلامة الشیخ قطب الدین
الدهلوی المکی عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفرید دهره مولانا الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار قال اخذت
القرآن العظیم عن جماعة وکذا الحدیث الشریف فاروی القرآن
العظیم قراءة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شیخنا وقدوتنا وسیدنا
العلامة الفقیه المحدث القاری المتقن سیدی ابو الحسن علی
ابن عبد البر الونائی الحسنی وهو اخذه عن السید محمد مرتضی
ابی الفیض البلگرامی الحسینی الزبیدی ثم المصری وعن شیخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رویناه عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا[9] عن شیخ الاقراء بالدیار المصریه
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن[10] شمس الدین
البابلی عن[11] خاله سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیره عن[12] نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی بن السکندری عن[13] شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن[14] قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن[15] الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن[16] العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامة عن[17]
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن[18] الامام ابی العباس
احمد بن محمد بن الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن[19] ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن[20] ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن[21] ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن[22] ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن[23] فارس بن احمد الحمصی عن[24] عبد الباقی بن الحسن المقری
عن[25] احمد بن سالم الختلی عن[26] الحسن بن مخلد عن[27] البزی عن[28] عکرمة بن

سلیمان عن [۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن [۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن [۳۱]
مجاھد عن [۳۲] عبد اللہ بن عباس عن [۳۳] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحیٰ قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا اسحٰق الضیاء عن
العلامۃ عبد العزیز الدھلوی عن العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی سنۃ ۱۱۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص علی الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمدرسۃ دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی الشیخ
البقری والبقری تلا بھا علی شیخ القراء برھانہ الشیخ عبد الرحمٰن
الیمنی وقرأ الیمنی بھا علی والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی
الشھاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ الشیخ شحاذۃ کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی البرھان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منھما علی امام القراء

ن المقری

۵ المتوفی ۱۵ شوال سنۃ ۱۱۰۱ھ

ل القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابی الخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف
الجزری صاحب النشر وله طرق کثیرة جدا ذکرها فی النشر قال الجزری
قرأت التیسیر للدانی وقرأت به القرآن کله من اوله الی آخره
علی شیخی[١٥] الامام الصالح العالم قاضی المسلمین ابی العباس احمد
ابن الشیخ الامام ابی عبد الله الحسین سلیمان بن فزارة الحنفی
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لی قرأته وقرأت به القرآن
العظیم علی[١٦] والدی واخبرنی انه قرأه وقرأ به القرآن العظیم علی[١٧] الشیخ
الامام ابی محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاورقی قال قرأته و
قرأت به علی[١٨] المشائخ الائمة المقرئین ابی العباس احمد بن علی بن یحیی بن
عون الله الحصار وابی عبد الله محمد بن سعید بن محمد المرادی و
ابی[٢٠] عبد الله محمد بن ایوب بن محمد ابن نوح الغافقی الاندلسیین قال
کلهم قرأته وقرأت به علی[١٩] الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن
هذیل البلنسی قال قرأته وتلوت به علی[٢٠] ابی داؤد سلیمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به علی المؤلف الامام[٢١] ابی عمرو الدانی قال الجزری
وهذا اعلی اسناد یوجد الیوم فی الدنیا متصلا واختص هذا الاسناد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنى الى المؤلف کلهم علماء ائمة ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کله بروایة حفص علی[٢٢] ابی الحسن طاهر بن غلبون المقری قال قرأت بها علی[٢٣] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الهاشمی الضریر المقری بالبصرة قال قرأت بها علی[٢٤] ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها علی[٢٥] ابی محمد عبید ابن الصباح قال قرأت علی[٢٦] حفص قال قرأت علی[٢٧] عاصم قال الدانی واخذ عاصم (صاحب الروایة ١٢ عبد) القرآن عن[٢٨] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن[٢٨] زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[٢٩] عثمان بن عفان وعلی[٢٩] بن ابی طالب وابی[٢٩] (الاسدی ١٢ عبد) ابن کعب وزید[٢٩] بن ثابت وعبد[٢٩] الله بن مسعود رضی الله تعالی عنهم اجمعین عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واخذ زر عن[٢٩] عثمان بن عفان وابن[٢٩] مسعود رضی الله تعالی عنهم عن[٣٠] النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عن[٣١] جبرئیل علیه السلام عن[٣٢] اللوح المحفوظ عن رب العلمین

تفسیر[٢] الامام الکبیر والعلامة الشهیر من اطبقت الامة علی تقدمه فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان فى تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه
آمين - اوله وبه ثقتى وعليه اعتمادى ربِّ يسّر - قرئ على ابى جعفر
محمد بن جرير الطبرى فى سنة ٣٠٦ ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذى
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -
اروايه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابى الحسن على بن محمد العربى بن على السقاط عن محمد الفاسى
من طريق ابى على الغسانى عن ابن الحذاء عن ابى القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابى زيد المصرى عن ابى محمد عبد الله بن احمد الفرغانى
عن الامام الهمام ابى جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبرى المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائنى
لو رحل رجل الى الصين فى تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا فى ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطى رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبرى حاسب الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا فى الميزان للامام الشعرانى وذكر الامير
فى ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره فى ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير - والطبرى منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهى مدينة الاردن وهى فى اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفى مدينة طبرية مياه
حارة تفور فى الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضى ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن ابی ہریرۃ عبد الرحمن بن محمد
الذہبی عن عمر ابن الیاس المراغی قال اخبرنا بہ مؤلفہ القاضی ناصر الدین
ابو الخیر عبد اللہ ابن عمر البیضاوی المتوفی بتبریز سنۃ احدی[۹۱۶]
وتسعین وستمائۃ[۱] تنبیہ البیضاوی[منسوب الی البیضاء قریۃ من اعمال شیراز ۱۲] المذکور ہو ابو عبد اللہ محمد بن
عمر بن محمد بن علی بن ابی الخیر بن ناصر الدین الشیرازی الشافعی
کان اماما مبرزا نظارا خیرا دینا صالحا متعبدا ولی القضا بشیراز
فعدل وصنف کثیرا کالطوالع اجل مختصر فی علم الکلام وتفسیرہ
الذی سارت بہ الرکبان الی کل جہۃ وعم نفعہ علی ما فیہ من
معضلات لا تخفی علی من خبر زوایاہ واطلع علی خبایاہ لاسیما
ما وافق فیہ اصلہ وہو کشاف الزمخشری من الاماکن الصعبۃ
ووقع للتقی المجتہد الامام النور السبکی انہ طالع مواضع من الکشاف
فاعجبتہ کثیرا واغتبط بالکتاب الی ان اطلع علی ما فیہ من القبائح
لاسیما ما یتعلق بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر سورۃ التکویر

---

[۱] کذا فی مسانید ابن حجر وثبت الامیر الکبیر وقیل خمس وثمانین وستمائۃ وقیل سنۃ اثنتین
بدل خمس واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بمنزله وقد اخذ ذلك توقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه لما ايقظ
جميعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ـ ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثره في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب هجرها من مثله لا سيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فیہ فروعا معلومۃ احکامہا مقررۃ عند الاصحاب فحفظہا وجمعہا لیس فیہ کثیر مزیۃ ولا یدل علی فقہ نفیس وانما الذی یدل علی ذلک التخریج علی القواعد والمدارک والاستنباط لاحکام الحوادث من ذلک وسبر کلام ائمۃ اصحاب الوجوہ واخذ المقبول منہ وترک المردود وما یناسب ذلک مما لا یخفی علی الفقیہ انتہی کذا فی مسانید العلامۃ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی

تفسیر الامام فخر الدین محمد الرازی المسمی بمفاتیح الغیب المعروف بالتفسیر الکبیر اولہ الحمد للہ الذی وفقنا لاداء افضل الطاعات۔ ارویہ عن العلامۃ الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ عن الشیخ عبد الغنی الدمیاطی عن الشیخ محمد الامیر عن الشیخ علی بن محمد السقاط عن الشیخ عبد اللہ البصری عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی عن الشہاب احمد السنہوری عن الشہاب احمد بن محمد بن حجر المکی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری ح ویروی البابلی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ

ع وسائر تصنیفاتہ ایضا ارویہا بالسند المذکور فی المتن ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الله
التفتازانی عن القطب شرف الدین ابی بکر محمد الهروی عن مؤلفه الامام
فخر الدین الرازی **تنبیہ** قال العلامة المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخه ما نصه۔ الامام الرازی المذکور هو ابو عبد الله
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانیف المفیدة
فی فنون عدیدة منها تفسیر القرآن جمع فیه الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب هو کبیر جدا لکنه لم یکمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد ومنها فی علم الکلام المطالب العالیة۔ ونهایة العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرهان فی الرد علی اهل
الزیغ والطغیان۔ والمباحث المشرقیه۔ والمباحث العمادیه۔
وتهذیب الدلائل۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ واجوبة
المسائل۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرها وفی اصول الفقه

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات
القانون في الطب وغير ذالك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى ويعظ
باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا
وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور
بالتحتاني لقب به لانه لما كان عصره بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص آخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما
بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى وجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقدمت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه
امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين
احمد بن محمد القمولى تكملة له وتوفى سنة ٧٢٧ وقاضى القضاة
شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقي كمل ما نقص منه ايضا
وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان
الدين محمد بن محمد النسفي المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح
ولخصه ايضا محمد بن القاضى اياثلوغ والحق به بعضا من
الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦
ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته
فى رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

عـه وكذا سائر تصانيفه ادرى بالسنة المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفرله

أوله الحمد لله الذي جعل القرآن الخ اروية بالسند المذكور الى الشيخ البابلي عن ابي الامداد ابراهيم اللقاني عن الشمس محمد بن محمد بن عبد الرحمن العقيلي البهنسي عن ابي الحسن البكري عن الزين زكريا بن محمد الانصاري ح واروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار عن الشيخ صالح الفلاني ح واروية عاليا بدرجة عن العلامة الشيخ عبد الجليل بن الشيخ عبد السلام الشهير ببراده المدني عن العم مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل البرزنجي عن الشيخ صالح الفلاني عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف عن السنهوري عن النجم الغيطي عن القاضي زكريا الانصاري عن العز ابي محمد عبد الرحيم بن محمد ابن الفرات عن الحافظ ابي عمر عبد العزيز بن محمد بن ابراهيم ابن جماعة عن ابي الفضل احمد بن هبة الله بن عساكر عن زينب بنت عبد الرحمن الشعري عن مؤلفه العلامة ابي القاسم محمود جار الله ابن عمر الزمخشري تنبيه الزمخشري هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشري الخوارزمي ذكر العلامة اللكنوي في الفوائد البهية

الشعري

الزمخشری نسبة الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم مفتوحة وبعد الخاء شین معجمة قریة کبیرة من قری خوارزم کان امام عصره بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیة حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغة فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقة اصحاب نظر فی علوم البلاغة التی بہا یدرک وجه الاعجاز وصاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقة فلذا طار کتابه (وذکره) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفه انه بہذا الوصف قد تحلی قال تحدثا بنعمة ربه وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قرائته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامة ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیره فی الخطبة اولا بقوله الحمد لله الذی خلق القرآن فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی ہذہ الفاتحة فجعله الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق - وجعل عند المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منهما - ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة انتهى مختصراً وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي - اوله الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - اروية عن[1] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن[2] والده وعن[3] شيخه الشريف محمد بن ناصر عن[4] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن[5] الشيخ امر الله ابن عبد الخالق المزجاجي عن[6] محمد بن احمد عقيلة عن[7] الشيخ ابراهيم ابن حسن الكردي عن[8] الشيخ احمد القشاشي عن[9] محمد بن احمد الرملي عن[10] القاضي زكريا عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] الصلاح بن ابي عمر عن[13] الفخر ابن البخاري عن[14] فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن[15] مؤلفه

وكذا سائر تصانيفه ارويها بهذا السند ١٢

عه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ فالح المدني رحمه الله تعالى ؞ بلد بطوس ١٢

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی کتاب مسانیدہ صفہ ۱۲۳ ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی الفراء البغوی[۱] نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وھراۃ وقیل اسمھا بغشور ففی النسبۃ الیھا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع طلاقک۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو رو ذ سنۃ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ قال بعضھم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذھبنا (ای مذھب الشافعی ۱۲)۔ وما اکرمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتھی وتفسیرہ متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

عہ الفراء نسبۃ الی الفراء وعملھا ۱۲ ابن خلکان

[۱] البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ اکمال۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ھراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل۔ قد یقال لتلک القریۃ بغ ایضا

الاحادیث باسانیدها وهو جامع للتفاسیر السلفیة واختصره الشیخ
تاج الدین ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسینی المتوفی ۸۷۵ھ ومن تصانیفه
مصابیح السنة وسیأتی

تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل للامام ناصر الشریعة
ومحی السنة علاء الدین علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی
المعروف بالخازن ـ اوله الحمد لله الذی خلق الاشیاء فقدرها
تقدیرا الخ ارویه عن[1] العلامة الحبیب الحبشی عن[2] الشریف محمد بن ناصر
عن[3] الشیخ عابد السندی عن[4] الشیخ حسین المغربی مفتی المالکیة بمکة المکرمة
عن[5] الشیخ محمد بن طیب المغربی عن[6] الشیخ حسن العجیمی قال اخبرنی
به النور علی بن محمد الاجهوری عن[8] الشیخ عمر بن الجائی عن[9] الحافظ جلال
الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی عن[10] مسند الدنیا محمد بن مقبل الحلبی
اجازة عن[11] محمد بن علی الحراوی عن[12] الحافظ عبد المؤمن بن خلف
الدمیاطی عن مؤلفه الامام علاء الدین علی بن محمد الخازن ـ تنبیه
الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سـ وسائر تصانیفه ایضا ۱۲ العبد

والدين محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی۔ وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ۔ انتخبہ من تفسیر البغوی الشھیر وزاد فوائد لخصھا من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال۔ ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال۔ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ٧٢٥ خمس وعشرین وسبعمائۃ۔

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی[٥] اولہ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوھام الخ ارویہ عن العلامۃ الشیخ عبد الحق وعن العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاھما عن الشیخ عبد الغنی الدھلوی المدنی عن الشیخ عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ

---

٥ وسائر تصانیفہ ایضا ارویھا بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجلیل براده عن عابد السندی بالاجازة العامة عن الشیخ محمد طاهر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فہد عن والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذنا عن قوام الدین مسعود ابن برهان الدین ابراهیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفه العلامة النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیة للعلامة عبد الحی اللکنوی النسفی نسبة الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فی ما وراء النهر وقیل بکسر السین وفی النسبة تفتح انتهی وقال العلامة البدُیری فی ثبته هو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول له الملتقی فی شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله الوافی وشرحه الکافی ومختصر کنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه وله المنار ایضا فی اصول الدین وله العمدة فی الاعتقاد و

شرحها الاعتماد وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوه الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال باقصر عبارة ومثال توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبدالحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی

۔ وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسیٰ بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

ــه وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابی النجا سالم بن محمد السنهوری
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن الحافظ السیوطی عن شیخه الجلال
ابی عبد الله محمد بن احمد المحلی فی تفسیره وعن الحافظ السیوطی فی تکملته
وفی الدر المنثور وفی الاتقان ـ **تنبیه** الجلالین من اول سورة
الکهف الی اخر القران مع سورة الفاتحة تالیف الامام جلال الدین
محمد بن احمد المحلی الشافعی المتوفی سنة ٨٦٤ اربع وستین وثمانمائة
وقد شرع فی تکملته الامام جلال الدین عبد الرحمن بن بکر السیوطی المتوفی
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلی بست سنة فی یوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعین وثمانمائة وفرغ من تالیفه یوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذکورة فی مدة قدر میعاد الکلیم علی نبینا وعلیه
الصلوة والسلام وفرغ من تبییضه یوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدی وسبعین وثمانمائة وهذا التفسیر کثیر المعنی ولب لباب
التفاسیر مع صغر حجمه وغایة اختصاره وشهرة هذا التفسیر المبارک
وقبوله عند عامة المسلمین مستغن عن بیان فضائله وشرح فواضله
ولا یخفی ان هذین الشیخین لم یتکلما علی التسمیة وتکلم علیها بکلام

اقل بعض علماء زبید[1] فائدۃ المحلی نسبۃ الی محلۃ کبیرۃ التی تکون من بلاد
مصریۃ والسُیوطی بضم السین واُسیوط مضموم الھمزۃ بلدۃ بالصعید کذا
فی القاموس فائدۃ اخری وعلی ھذا التفسیر حواشی کثیرۃ منھا
حاشیۃ الشیخ شمس الدین محمد بن علقمی المسماۃ بقبس النیرین اولھا
احمدک اللھم حمدا لا انقطاع فرغ منھا فی الجمادی الاولی سنۃ ٩٥٢ ومنھا
حاشیۃ الشیخ نور الدین علی بن سلطان محمد القاری نزیل مکۃ المکرمۃ
المتوفی بھا سنۃ اربع عشر والف وھذہ الحاشیۃ مفیدۃ جدا اولھا
الحمد للہ ذی الجلال والجمال والکمال فرغ منھا فی اواخر ذی الحجۃ سنۃ ١٠١٠ و
منھا حاشیۃ الشیخ سلیمان الجمل المسماۃ بالفتوحات الالٰھیۃ بتوضیح
تفسیر الجلالین للدقائق الخفیۃ فی اربع مجلدات فرغ من کتابتھا فی المجلد
الاول سنۃ ١١٩٦ اولہ الحمد للہ علی افضالہ وھذہ الحاشیۃ احسن حواشی
الجلالین وغیر ذلک واللہ اعلم فائدۃ اخری الدر المنثور فی التفسیر
بالماثور فی ثمانی مجلدات للامام السیوطی اولہ الحمد للہ الذی احیا
بمن شاء ماٰثر الاٰثار بعد الدثور لخصہ من ترجمان القراٰن لہ بسطول

[1] قال بعض علماء الیمن عدد حروف القراٰن وتفسیر الجلالین فوجدتھما متساویین الی سورۃ المزمل
ومن سورۃ المدثر التفسیر زائد علی القراٰن فعلی ھذا یجوز حملہ بغیر الوضوء انتھی ١٢ کشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح۔

فائدة اخرى الاتقان مجلد وله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ

وهو اشبه آثاره وافيدها۔ **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة

خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى

الشافعى المتوفى سنه ۹۱۱ احدى عشرة وتسعمائة۔ صاحب التصانيف

التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على

خمسمائة[1] انتهى كذا فى التعليقات السنية۔ وفى النافع الكبير ولد

السيوطى سنه ۸۴۹ تسع واربعين وثمانمائة اھ

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود[1] المسمى بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم على مذهب النعمان۔

اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى ودين الحق الخ ارويه بالاجازة العامة عن[1] العلامة الشيخ يوسف ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن[2]

---

[1] كذا اسائر تصانيفه ۱۲ عبد

السید محمد ابی الخیر عابدین عن[۳] ابن عمہ العلامۃ السید محمد علاء الدین ح واروبہ ایضا عن[۱] العلامۃ اسعد بن احمد الدھان عن[۱] العلامۃ حسین الجسر الطرابلسی عن[۳] العلامۃ السید محمد علاء الدین عن[۳] والدہ السید محمد امین الشھیر بابن عابدین ح واروبہ عالیا عن[۱] العلامۃ عبد الستار الصدیقی عن[۲] الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنۃ ۱۳۰ عن[۳] العلامۃ ابن عابدین عن[۳] السید محمد شاکر عن[۵] الامام المحقق علی افندی الداغستانی عن[۳] الشیخ محمود الانطاکی عن[۳] الشیخ محمد الکاملی عن[۳] الشیخ عبد القادر الصفوری الفرضی عن[۹] القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفہ المولی المحقق ابی السعود الرومی تنبیہ ابو السعود ھو شیخ الاسلام مفتی الانام ابو السعود بن محمد العمادی ۔ قد اشتھر ھدی صیت تفسیرہ فی الافاق وانتشر نسخہ فی الاقطار ۔ ولما ارسلہ مع ابنہ الی السلطان سلیمان خان فاستقبلہ الی باب محلہ وزاد فی وظیفتہ واضعف فی تشریفاتہ فلما وقع ھذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثالہ فسمی مؤلفہ بخطیب المفسرین توفی رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۹۸۲ اثنین و ثمانین وتسع مائۃ ۔

تفسیر العلامة الشمس محمد الخطیب الشربینی المسمی بالسراج المنیر فی الاعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر

اوله الحمد لله الملک السلام المهیمن العلام الخ

أرویه بالسند الذی مر فی تفسیر البغوی الی الصفی القشاشی عن ابی المواهب احمد بن زین الدین الخطیب عن مؤلفه العلامة الشیخ شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی تنبیه الشربینی هو الامام الخطیب محمد الشربینی الشافعی اخذ فی تفسیره عن الرازی وابن عادل وغیرهما ذکر فیه انه قال لی شخص من اصحابی رأیت فی منامی اما النبی صلی الله علیه وسلم او الشافعی یقول لی قل لفلان یعمل تفسیرا علی القرآن ثم سألنی بعد ذلک جماعة من اصحابی المخلصین ان اجعل لهم تفسیرا وسطا بین الطویل الممل والقصیر المخل فاجبتهم الی ذلک انتهی ملخصا توفی سنه رحمه الله تعالی فرغ من تالیفه کما ذکر فی تفسیره یوم الاثنین المبارک ثالث عشر صفر الخیر من شهور سنه ۹۶۸ ثمان وستین وتسعمائة

سه و غیر ذلک من تصانیفه اروی بالسند المذکور فی المتن ۱۲ عبد

تفسير ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز

اروية عن الشيخ حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن العلامة الامير الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب ابن عطية الغرناطي المتوفي سنة ٥٤٢ه **تنبيه** قال صاحب الكشف قد اثنى عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص وكتاب الزمخشري الخص واغوص انتهى

تفسير الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن

للامام ابي اسحاق محمد النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي

وهو لقب وليس بنسب - اوله بحمد الله يفتتح الكلام وبتوفيقه يستنجح المطلب والمرام الخ اروية وسائر مؤلفاته بالسند المذكور آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي محمد العباس ابن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ہو ابو اسحاق

احمد بن ابراہیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر[15] الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ہذہ

الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویہا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ

ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفہا ابی الحسن الواحدی

تنبیہ الواحدی ہو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی

سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر[16] والنہر[17] والساقیۃ[18] وسائر مصنفاتہ

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین بن

ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ہو الشیخ اثیر الدین

ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و

سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و

سماہ النہر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن

عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

ہ۱۵ ہ۱۶ ہ۱۷ ہ۱۸

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما ووضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله الحمد لله الذي انزل القرآن وجعله حجة الخ

تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير

من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠

حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم

الى الامير الكبير من طريق الحافظ عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٣٠ المتوفى سنة ٤١٢

تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح

ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح الرئيس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد بن علي بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزۃ عن عمر بن مکرم الدینوری
عن عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ہو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجۃ الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائۃ الخامسۃ صاحب التصانیف
الکثیرۃ المفیدۃ فی جمیع الفنون وہذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلد اتوفی
رحمہ اللہ تعالی سنہ ۵۰۵ خمس خمسمائۃ

تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفہ عن مولانا الحبیب المذکور انا
عن والدہ عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا
الیاس الکورانی عن الملا ابراہیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی
عن الشہاب احمد بن محمد الہیتمی المعروف بابن حجر انا عالیا محمد ابن
مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر انا ابو روح عبد المعز
ابن محمد الہروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا ابو الحسن محمد بن
احمد بن ہارون الزوزنی انا حاتم بن حبان بہ وبتصانیفہ تنبیہ
ابن حبان ہو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم

ے بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

في الفقه واللغة والحديث والوعظ المتوفى سنة ٣٥٤ه اربع وخمسين وثلثمائة

تفسير ابن عربي وسائر تصانيفه بالسند المتقدم الى العطار عن
محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكي عن حسن العجيمي
عن صفي الدين احمد القشاشي عن احمد بن علي الشناوي عن والده
علي الشناوي عن عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا عن
ابي الفتح محمد المراغي عن القطب اسماعيل بن ابراهيم الجبرتي عن المعمر
ابي الحسن علي الواني اجازة عن الشيخ الاكبر محي الدين محمد بن عربي الحاتمي
قدس سره العزيز تنبيه هو محمد بن علي بن محمد بن احمد بن عبد الله
الحاتمي الطائي الاندلسي المتوفى سنة ٦٣٨ وقيل سنة ٦٢٨ من ولد عبد الله
ابن حاتم اخي عدي بن حاتم يكنى ابا بكر ويلقب محي الدين ويعرف بالحاتمي
وبابن عربي بدون الف ولام حيثما اصطلح عليه اهل المشرق فرقا بينه
وبين القاضي ابي بكر بن العربي وكان بالمغرب يعرف بابن العربي بالالف
واللام ـ صنف تفسيرا كبيرا على طريقة اهل التصوف في
مجلدات قيل انه في ستين سفرا وهو الى سورة
الكهف وله تفسير صغير في ثمانية اسفار على طريقة المفسرين ـ

تفسیر[٢١] الغزی اروبہ اجازۃ عن السید[١] محمد علی بن طاہر الوتری و

مشائخہ عن[١] الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن[١] الشیخ عبد الجلیل

المدنی کلہم عن[٢] احمد منۃ اللہ عن[٣] احمد بن عبید العطار عن[٤] محدث

الشام اسماعیل العجلونی عن[٥] محمد نجم الدین عن[٦] محمد بدر الدین

ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنۃ ٩٦٠

ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وہو تفسیر منظوم۔ وانکر

کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یودی الی اخراج القرآن العظیم من

نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف

ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجلبی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور

والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتہی

بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر[٢٥] علی القاری۔ اروبہ عالیا عن[١] الشیخ عبد الستار المکی

عن الملا السویدی عن[٣] السید مرتضی الزبیدی عن[٤] المسند

محمد بن علاء الدین المزجاجی عن[٥] الشیخ العجیمی عن[٦] الشیخ محمد حسین

الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوي عن المؤلف **تنبيه** القارئ هو علي بن سلطان الهروي نزيل مكة المكرمة المعروف بالقاري الحنفي احد صدور العلم فرد عصره الباهر السمت في التحقيق ولد بهراة ورحل الى مكة واخذ عن ابي الحسن البكري واحمد بن حجر المكي وعبد الله السندي وقطب الدين المكي واشتهر ذكره وطار صيته والف التآليف المفيدة وسياتي ذكرها وكانت وفاته بمكة في شوال سنة اربع عشرة والف ام كذا في التعليقات السنية قلت وقد زرت قبره الشريف في المعلى بمكة المكرمة۔

قد ذكرنا الى هنا اتصال سندنا ببعض الكتب من كتب التفسير وبقيت منها كثيرة لا تعد ولا تحصى كما قال العلامة الزمخشري۔ ان التفاسير في الدنيا بلا عدد۔ وذلك في زمنه فما بالك الى امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا على الكتب المشهورة منها وليقاس غيرها عليها۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخارى الامام الحجة محمد بن اسمعيل - ارويه عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عم مقبول الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد ابن حجر العسقلانى ح ويروى السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الہروی عن الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بَرْدِزْبَہ البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلی من ھذا

لہ بَرْدِزبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مہملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فہاء تانیث علی ما ھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین و مسانید ابن حجر الہیتمی ١٢ عبد الہادی غفر لہ

(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفر لہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغني الدمياطي وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير عن ابي الحسن علي بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري عن الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن السراج عمر الاُجاري عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامي عن احمد بن ابي طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدي في صحيح البخاري ما ارويه من طريق الخُتَّلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام ابي الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعي كلاهما عن القدوة مولانا السيد عبد الله بن محمد كوجك المكي عن الامام ذي المعارف والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفُلّاني وهو عن

---

١ الختلاني نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك. كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ الحسن الوفا الشيخنا العلامة الشيخ فالح المدني

عبد الهادي غفر له

الشيخ محمد بن سنّة باجازته من المعمر الشيخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن القطب الشيخ محمد النهروالی عن والده احمد النهروالی ح وارویه بسند اعلی من هذا بدرجة عن مولانا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی المذکور وهو یرویه عن المعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل البرزنجی الشافعی عن الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سنّة الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب النهروالی عن والده عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفارسی الفرغانی بسماعه لجمیعه علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة و ثلاثا واربعین سنة وقد سمعه جمیعه عن محمد بن یوسف الفربری بسماعه عن مؤلفه امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین قال الشیخ صالح الفلانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اهل الفهارس ان هو الشیخ عبد الخالق

---

[1] النهروالی نسبة الی نهر واله البلدة من توابع گجرات الهند کذا فی حاشیة ثبت العلامة ابن عابدین الشامی ۱۲ عبد الهادی غفر له۔

[2] بابا یوسف المشهور بسه صد ساله وهو فارسی ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ۱۲ ابو عبد الله عفی عنه

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالی اعلم واذا ثبت ہذا فیعلوا اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[1] واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ واطولہا تسعۃ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر وہذا عال جدا واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ۱۲۲۲ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیۃ فی الاسانید العالیۃ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

[1] وہی اثنان وعشرون حاشیا ۱۲

الذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة
افضل من الروايات التي عندنا بجهة ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي
المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول ارويه من طريق ابن سعادة عن شيخنا عبد الجليل برادة المدني
عن منة الله الازهري المالكي عن الامير الكبير عن نور الدين ابي الحسن علي
ابن محمد العربي السقاط المالكي عن احمد بن الحاج عن ابي البركات لعبد القادر
الفاسي عن والده علي عن والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن
شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير
بالقصار كلهم عن ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيني عن سيدي
زروق وعن ابن غازي وهما عن عبد الله القوري عن ابي عبد الله
محمد القسانى المكناسي عن القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي
عن الرضي الطبري عن ابن خيرة عن عبد العزيز ابن سعادة عن
ابي عبد الله بن سعادة عن ابي علي الصدفي عن الامام الباجي عن
ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد عبد الله بن حمويه
الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

طريق ابن سعادة في رواية البخاري

ابن داؤد البلخی المستملی وابی الهیثم محمد بن المکی بن زراع کغراب

المروزی الکُشْمِیهَنی واخذ الثلاثة عن الامام ابی عبد الله

محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن جامعه وعدد

احادیثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحادیث

المکررة وقیل انها باسقاط المکررة اربعة الاف حدیث تنبیه

قال ابن حجر فی مسانید البخاری هو ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن

ابراهیم بن المُغِیرة بضم فکسر ابن بَرْدِزْبه بموحدة مفتوحة فراء ساکنة

فمهملة مکسورة فزای ساکنة فموحدة مفتوحة علی المشهور

وهو بالفارسیة الزرّاع الجعفی مولاهم البخاری مولی اسلام

علی مذهب من یری ان من اسلم علی ید شخص کان ولاؤه له وذلک

لان جده المغیرة کان مجوسیا ثم اسلم علی ید الیمان الجعفی والی

بخاری نسبته الجعفی ابن سعد العشیرة الی قبیلة من الیمن من

مذحج ووهم من قال انه اسم لبلد. وجده ابراهیم قال الحافظ

ابن حجر لم اقف علی شیئ من اخباره وابوه اسمعیل کان من العلماء

العاملین وروی عن حماد بن زید ومالک وصحب ابن المبارک

ترجمة البخاری

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر والدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين لبلخ وخرج من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سند
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعنی اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان يسمع هذا اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها فی بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه فی لفظة لا فی اسناد ولا فی متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الی مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه فی مجلسه الخاص بالناس امتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
اخر فسأله عن الثانی فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الی ان
فرغت المائة ثم التفت الی الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والی الثانی وقال ذلك هكذا الی ان اتی علی المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادی مناديعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادی
المنادی يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب
وقد سألتمونی ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيدون بها يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - ورووا عنه الصحيح تسعون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لا سيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لا فراطه في الكرم واعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت نويت البيع
فلم اغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسدا من جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بقدومه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور الى مستقبله

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلى لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالف فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن بأسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخارى هذا مع كونه فى غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا فى وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلى و سئل البخارى عن ذلك فى حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة فى كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظى بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلى جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخارى وان الذهلى انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكننى محمد بن اسمعيل فى البلد فخرج البخارى

منهاخوفا علی نفسہ وکان ھذا الفعل من البخاری والذھلی سببا لغایۃ
رفعۃ البخاری وامتلأ اقطار الارض بذکرہ واجلالہ وتعظیمہ البالغ
لنھایات التعظیم حتی من العامۃ ولغایۃ نزول الذھلی وانخفاضہ و
انطماس ذکرہ وعدم معرفۃ الناس کلھم لہ الا افراد من ائمۃ الحدیث
فتامل معاملتک مع اللہ تعالی ومع الخلق وتمسکک باللہ واعراضک
عنہ لتعلم ما یترتب علی کل من ھاتین المرتبتین من رفع الذکر وانتشار
العلم وتتابع الناس فی الثناء علی اھل المرتبۃ الاولی ومن اضداد
ذلک علی اھل المرتبۃ الثانیۃ وکم وقع للعلماء مع حاسدیھم
نظائر لھذہ القصۃ فایاک ان تزل عن الطریقۃ المثلی وان
تضل عما اوضحہ لک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الکمالات التی
لا یزال صاحبھا یترقی ان یکون وارث الخلافۃ العظمی وفوض
امورک کلھا الی اللہ سبحانہ وتعالی فانک ان صدقت فی ذلک
زال عنک کل حسد لاسیما للعلماء العاملین والائمۃ العارفین والخلفاء
الوارثین وتامل ماصح بہ الحدیث القدسی من[۱] آذی لی ولیا فقد حاربتہ

---

[۱] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا۔ وجرت له رحمه الله
تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس
له اكثر مما كان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب
على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقي
مدة يحدثهم ثم تحرك له امير البلد خالد بن محمد الذهلي نائب الخلافة
العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم
به في قصره فقال لرسوله قل له اني لا اذل ولا احمله الى ابواب السلاطين
فان احتاج لشيء منه فليحضر في مسجدي او داري فان لم يعجبك
هذا فانت سلطان فامنعني من الجلوس على الناس ليكون ذلك لي عذرا
يوم القيمة عند الله تعالى اني لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا
لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعني ان اخص
بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض
حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان
مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادى
على الامير فاركب حمارا ونودي عليه في البلد ثم حبس الى ان مات

الذهلي

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و
لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم
فلما كان **بخرتنگ**[1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر ومكسورة فراء ساكنة
ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم
بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب
الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت
لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك
لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل
سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها
حتى ينجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون
خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين
خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ بخرتنگ

---

[1] وسمعت من بعض مشايخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللنبراوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحال فيحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢.

محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضی فسال منہ عرق کثیر لا یوصف وما سکن عنہ العرق

حتی ادرج فی اکفانہ وقیل ضجر لیلۃ فدعا بعد ان فرغ من صلوٰۃ اللیل اللهم

قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک فمات فی ذلک الشہر

وقت العشاء لیلۃ السبت لیلۃ عید الفطر سنۃ ست وخمسین ومائتین

عن اثنین وستین سنۃ الا ثلثۃ عشر یوما لانہ ولد یوم الجمعۃ بعد

الصلوٰۃ لثلاث عشر خلت من شوال سنۃ اربع وتسعین ومائتہ

انتہی مختصرا ـ مادۃ تاریخ ولادتہ صدق ۱۹۴ ومادۃ تاریخ وفاتہ ـ نور ۲۵۶ ـ

واما صحیح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن کوساد القشیری

رحمہ اللہ تعالی فاروبہ عن العلامۃ الفاضل الشیخ صالح ابن العلامۃ

صدیق کمال عن والدہ وارویہ عالیا عن العلامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی

کلاهما عن العلامۃ الشیخ عبد الرحمن بن العلامۃ محمد بن عبد الرحمن

الکزبری عن والدہ عن العارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم

محمد الغزی عن والدہ البدر محمد الغزی عن البرہان ابی شریف

عن البدر القبانی عن ابن الخباز عن الامام النووی عن ابی اسحق

ابراہیم ابن ابی حفص عمر بن مضر الواسطی قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[13] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد ابن الفضل الفراوی انا[14] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[15] ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویہ الجلودی[1] عن[16] ابی اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان (النیسابوری ۱۲ مسانید ابن حجر) (النیسابوری ۱۲ مسانید) عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثۃ فوائت فی ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراہیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[2] وقد غفل اکثر الرواۃ عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتہم بل یقولون فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراہیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و ہو خطاء ح وارویہ عالیا منہ عن[1] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین ابن محمد الحبشی عن[2] والدہ عن[3] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم العطار عن[4] محدث دار الہجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا منہ عن[1] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[2] السید اسمٰعیل

---

[1] بضم الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود بین نیسابور الدراسۃ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

[2] الوجادۃ۔ فرعوا قولہم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفۃ انتہی مختصرا وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

البرزنجی مفتی المدینة عن الشیخ صالح الفلانی عن الشریف مولای سلیمان
الدرعی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل الیمنی عن الامام یحیی
ابن مکرم الطبری عن جده الامام محب الدین محمد بن محمد الطبری عن
زین الدین ابی بکر بن الحسین المراغی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب
الحجار عن الانجب ابن ابی السعادات الحمامی عن ابی الفرج مسعود بن
الحسن الثقفی عن الحافظ ابی القاسم عبد الرحمن بن مندة عن الحافظ
ابی بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی عن ابی الحسن مکی بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالی **تنبیه** مسلم ابن الحجاج هو
القشیری من بنی قشیر قبیلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وکبار المبرزین فیه والرحالین فی طلبه الی ائمة الاقطار
والمجمع علی تقدمه فیه علی اهل عصره کما شهد له بذلک اماما وقتهما
حفظا وحدیثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شیخه البخاری
وغیرهم کاحمد وروی عنه جماعات من کبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساویه درجة کابی حاتم الرازی والترمذی وامام الائمة
خزیمة **وله المؤلفات** الکثیرة الجلیلة کالمسند الکبیر والجامع الکبیر

وکتاب العلل وکتاب اوهام المحدثین وکتاب التمییز وکتاب الطبقات
فی المخضرمین وکتاب الاسماء والکنی وکتاب الوحدان وکتاب حدیث عمرو بن
شعیب وکتاب مشائخ مالک وکتاب مشائخ الثوری ولاسیما صحیحه[1] الذی
امتن به علی المسلمین وابقاله بالثناء الحسن الجمیل الی یوم الدین فان من
اطلع علی ما اودعه فی اسانیده وترتیبه وحسن سیاقه وبدیع طریقته
من نفائس التحقیق وانواع الورع التام والاحتیاط والتحری فی الروایة
وتلخیص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وکثرة اطلاعه واتساع
روایته علم انه امام لا یلحق وفارس لا یسبق قال صنفت المسند
الصحیح من ثلثمائة الف حدیث مسموعة ولما قدم البخاری نیسابور
آخر مرة لازمه مسلم واکثر التردد الیه ومن ثم حذا حذوه فی صحیحه
وکان هذا هو مراد الدارقطنی بقوله لولا البخاری لما ذهب مسلم
ولاجاء ولد سنة اربع ومائتین وتوفی رضی الله عنه عشیة
یوم الاثنین[2] لاربع بقین من شهر رجب سنة ۲۶۱ احدی وستین ومائتین

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلی النیسابوری یقول ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث ۱۲ اکمال فی اسماء الرجال
[2] یوم الاحد لست بقین من رجب ۱۲ اکمال۔

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به۔
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[1] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن الامام ابى داؤد السجستانى[2] رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا الدينه واكرمنا بسنة نبيه۔ ارويها
عن العلامة الحبيب المذكور عن والده عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن شيخى الشيخ
عبد الجليل عن العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن العلامة القلانى
عن الشيخ محمد ابن سنة عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن الشيخ يس المحلى والبابلى
الكرخى[3] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن الجلال السيوطى عن ابى بكر

---

[1] سلة بالفتح وتشديد لام ظرفى كه طعام وجامه وميوه در روے نهند ۱۲ منتخب [2] علامہ احادیث (۲۰۰۸) کشف الظنون صفحہ $\frac{۳۲}{۲}$ ج ۱۲ [3] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المنادی عن[۱۰] محمد بن المطرز عن[۱۱] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[۱۲] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[۱۳] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[۱۴] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[۵] محمد ابن مقبل عن[۶] الحراوی عن[۱۱] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[۱۲] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا[۱۳] به الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[۱] سماعا علیهما ملفقا[۲] قالا اخبرنا[۱۴] به الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[۱۵] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[۱۶] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث (ابن عمرو ۱۲) السجستانی رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[۱] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[۲] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔

محمد عبد الهادی غفرلہ

السين الثانية معرب سيستان من نواحي هراة من بلاد خراسان الازدي صاحب السنن ولد سنة ثنتين و مائتين وهو احد ائمة المسلمين و الحفاظ و الجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم و يرجع اليهم قال بعضهم وهو تالي الشيخين في علمهما و فضلهما سكن البصرة و روى سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه و عرضه على احمد بن حنبل فاستجاده و استحسنه وقال الجلال لم يسبقه احد في زمنه الى معرفته بتخريج العلوم وقال غيره هو احد حفاظ الحديث سندا و علما و علما و متنا ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود على نبينا و على سائر الانبياء و المرسلين افضل الصلوة و السلام سمع خلائق كاحمد و القعنبي و سليمان بن حرب و قتيبة و روى عنه خلائق كالترمذي و النسائي قال كتبت عن النبي صلى الله عليه وسلم خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن و احاديثه اربعة الاف و ثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس على تركه قال ابن الاعرابي من عنده كتاب الله و سنن ابي داؤد لم يحتج معهما الى شيئ من العلم وكان لابي داؤد كم واسع و كم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفى سنة خمس و سبعين[5] ومأتين وذكر جماعة من الشافعية فى كتبهم انه شافعى و كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعى وفيه نظر ظاهر بل الظاهر انه حنبلى انتهى ما فى المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعنى سنن الحافظ ابى عيسى الترمذى

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا[1] العلامة الشيخ محمد حسب الله وعن شيخنا[1] الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد[2] منة الله عن[3] الامير الكبير عن[4] السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى العدوى المالكى عن[5] الشيخ محمد عقيلة المكى عن[6] الشيخ حسن بن على العجيمى المكى عن[7] الشيخ احمد العجل عن[8] الامام المحب يحيى بن مكرم عن[9] جده الامام محمد بن محمد عن[10] الزين المراغى عن[11] احمد ابن ابى طالب الحجار عن[12] ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن[13] ابى الوقت عبد الاول بن عيسى السجزى انا[14] القاضى ابو عامر محمود ابن القاسم الازدى عن[15] عبد الجبار بن محمد الجراحى عن[16] محمد المحبوبى

ـــه ولد ثلث وسبعون سنه ۱۲ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمه الله تعالی

تنبیه الترمذی هو ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیة وکسر المیم او ضمها کلها مع اعجام الذال نسبة لمدینة قدیمة علی طرف جیحون نهر بلخ وهو الامام الحجة الاوحد الثقة الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیره قال (رضی الله تعالی عنه) عرضت کتابی ای کتاب[1] السنن المسمی بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا به وقالوا من کان فی بیته فکانما فی بیته نبی یتکلم - مات[2] الترمذی بترمذ اواخر رجب سنة تسع وسبعین ومائتین کذا قاله جمع مؤرخون انتهی ما فی مسانید ابن حجر مختصرا ملخصا

سنن النسائی الصغری المسماة بالمجتبی او المجتنی للامام

النسائی رضی الله تعالی عنه - ارویها عن شیخنا الحبیب حسین

[1] وله تصانیف کثیرة فی علم الحدیث - وهذا کتابه الصحیح احسن الکتب واحسنها ترتیبا واکثرها فائدة واقلها تکرارا وفیه ما لیس فی غیره من ذکر المذاهب وغیرها من الفوائد ۱۲ اکمال

[2] وفی الاکمال لیلة الاثنین لثالث عشرة من رجب سنة ۲۷۹ انتهی والله تعالی اعلم

(کاتب محمد فیاض خان غفر الله له)

عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر العطار وارويها عن[١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابی الخیر شیخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشیخ
محمد سعید القعقاعی کلاهما عن[٢] السید عبد الله کوجک عن[٣] الشیخ
عمر العطار عن[٤] الشیخ ابی النور علی بن عبد البر الونائی عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجیرمی عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعی الازهری
عن[٧] الشمس البابلی ح ویرویها[٣] الشیخ عمر عن[٤] الشیخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشیخ
محمد عارف عن[٦] محدث وقته الشیخ حسن العجیمی عن[٧] البابلی عن[٨] الشهاب
احمد بن خلیل السبکی وابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن[٩]
الغیطی عن[١٠] زکریا عن[١١] الزین رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهیم
ابن احمد التنوخی عن[١٣] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[١٤] ابی طالب
عبد اللطیف بن محمد بن علی القبیطی عن[١٥] ابی زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسی عن[١٦] ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی[١]
عن[١٧] احمد بن حسین الکسار عن[١٨] ابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی

---

[١] الدون قرية بدينور ١٢ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدينوري عن الحافظ ابي عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي رحمه الله تعالى
تنبيه النسائي هو احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن عزبن
دينار الخراساني احد الائمة الحفاظ العلماء الفقهاء بل احد ائمة الدنيا
في الحديث والمشهور فيه اسمه وكتابه سمع من كثيرين من مشائخ
الشيخين البخاري ومسلم ومن ابي داؤد واخرين ببلاد كثيرة و
اقاليم مختلفة واتسع اخذه ورحلته ولد رحمه الله تعالى بخراسان
سنة ٢١٤ه وكان شافعيا مذهبا وكان يصوم يوما ويفطر يوما قال
الدار قطني هو مقدم على الحديث اكثر من ان يذكر ومن نظر في
كتابه تحير في حسن كلامه ودخل دمشق فسئل عن معاوية ففضل
عليا عليه رضي الله عنهما ولما ذكروا له فضائل معاوية مريدين
بذلك تفضيله على علي رضي الله عنه قال لهم منكرا عليهم الا
يرضى معاوية ان يكون راسا براس حتى يفضل وقوله راسا براس
انما هو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اهل السنة على ان عليا
رضي الله عنه افضل فاخرج من المسجد ود اسوه بالارجل حتى
اشرف على الموت فتوفي رضي الله عنه يوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه يشبه ان يكون مولدي سنة خمس عشرة ومائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف وقد يقال النسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الآن من حذف الالف بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى

ارويها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني الدهلوي المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

---

[١] عدد احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارویہا عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[۳] العطار عن العلامۃ محمد[۴] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاہما عن[۵] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[۶] نجم الدین محمد الغزی عن
والدہ البدر عن[۸] الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[۹] ابن
حجر العسقلانی عن[۱۰] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[۱۱]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[۱۲] الانجب بن ابی السعادات عن[۱۳] الحافظ
ابی زرعۃ عن[۱۴] الفقیہ ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[۱۵] ابی طلحۃ القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[۱۶] ابی الحسن علی
ابن ابراہیم ابن سلمۃ بن بحر القطان عن ابی عبد اللہ محمد بن
یزید المعروف بابن ماجہ القزوینی رضی اللہ عنہ تنبیہ ابن
ماجہ ہو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ بن ماجہ القزوینی
مولی ربیعۃ بن عبد اللہ الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیہا شرفا انہا جعلت من الکتب الستۃ والسنن الاربعۃ
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک ہو موطا الامام مالک مع
کونہا شاذ رخیۃ عما حرص علیہا اصحاب الکتب الخمسۃ من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث
منكرة بل نقل عن الحافظ المزى ان الغالب فيما انفرد به الضعف
ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة الموطاء وغيره الى الخمسة
وطاف (اى ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث وروى
عنه خلق كثيرون منهم ابو الحسن القطان توفى لثمان بقين من رمضان
سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

الموطأ لامام دار الهجرة ابي عبد الله مالك بن انس

رضى الله عنه - اخبرنى به العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ
عبد الغنى المحدث المدنى عن العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوى
ح واروية عاليا بدرجة عن الشيخ محمد يعقوب على الدهلوى عن
الشيخ اسحاق المذكور وايضا ارويه مساويا له عن الشيخ احمد
جمال المكى عن مولانا فضل الرحمن المرادابادى كلاهما عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى عن والده قال اخبرنا بجميع ما فى الموطا رواية
يحيى بن يحيى المصمودى الاندلسى رحمه الله تعالى الشيخ محمد وفد الله
المالكى قراءة منى عليه من اوله الى اخره بحق سماعه لجميعه على شيخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی و الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری المکی قالا اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن ابی
محمد عبد اللہ بن محمد بن ہارون القرطبی سماعا عن القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجی القرطبی سماعا عن ابی عبد اللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سماعا قال اخبرنا عم والدی
عبید اللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبد الرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ و ارویہ عن العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[2] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[3] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[4] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر وارویہ عالیا عن[1] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[2] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[3] الشیخ الامیر الکبیر عن[4] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[5] شارحہ الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[6] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[7] الشیخ علی الاجہوری عن[8] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[9] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[10] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[11] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[12] محمد بن علی المکفی عن[13] محمد بن محمد الدلاصی
عن[14] عبد العزیز بن عبد الوھاب بن اسماعیل عن[15] جدہ اسمعیل بن
الطاھر عن[16] محمد بن الولید الطرطوسی عن[17] سلیمان بن خلف الباجی
عن[18] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[19] ابی عیسی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[20] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[21] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى - وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة لم يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابی عامر بن عمرو الاصبحی ابو عبد الله المدنی الفقیہ
امام دار الهجرة راس المتقنین حتی قال البخاری اصح الاسانید
کلها مالک عن نافع عن ابن عمر من السالفة **وفی کتاب الانساب**
لابن عبد البر ان الامام مالک رحمہ الله تعالی سمی عالم المدینة
وانتشر علمه فی الامصار واشتهر فی سائر الاقطار وضربت له اکباد
الابل وارتحل الناس الیه من کل فج عمیق وانتصب للتدریس و
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قریبا من تسعین ومکث یفتی الناس
ویعلم الناس نحوا من سبعین سنة وشهد له التابعون بالفقه والحدیث اھ
وفی الروض الفائق انه العالم الذی یشیر به النبی صلی الله علیه
وسلم فی الحدیث الذی رواه الترمذی وغیره وهو قوله صلی الله علیه
وسلم ینقطع العلم فلا یبقی عالم اعلم من عالم المدینة **وفی حدیث**
آخر عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یوشک الناس ان یضربوا
اکباد الابل فلا یجدون عالما اعلم من عالم المدینة **قال** سفیان بن
عیینة کانوا یرونه مالکا وقال عبد الرزاق کنا نری انه مالک

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك وسفيان لذهب علم الحجاز اه مات مالك رحمه الله سنة تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1] وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اه تقريب التهذيب۔

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثى۔ ارويه عن الشيخ صالح كمال عن والده العلامة صديق كمال عن الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى عن والده عن الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم محمد الغزى عن والده البدر عن زكريا الانصارى عن عبد السلام بن احمد البغدادى عن الشرف ابى طاهر بن الكويك عن ام عبد الله زينب بنت الكمال

[1] او خمس وتسعين ١٢ كمال

المقدسية عن عجيبة بنت الحافظ ابی بكر الباقداری عن ابی الخير محمد
ابن احمد الباغبانی عن ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن
يحيیٰ بن منده عن ابيه عن مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب
الحارثی عن ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الوليد عن محمد بن يحيیٰ الازدی
عن الهياج ابن بسطام عن الامام ابی حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه عن
حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة
فيقول انی لم اجعل حكمتی فی قلوبكم الا وانا اريد بكم خيرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لكم ما كان منكم وبالسند الی ابی حنيفة رضی الله
تعالیٰ عنه عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی
الله عليه وسلم يقول طلب العلم فريضة علی كل مسلم واروية عن الشيخ
محمد حسب الله عن الشيخ ابراهيم السقا عن العلامة ثعيلب عن
الشهاب احمد الجوهری عن الشيخ عبد الله البصری عن الشيخ محمد بن سليمان
المغربی عن السراج عمر الالجائی عن الزين زكريا عن ابن الفرات
عن عمر بن الحسن عن ابن البخاری عن ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

سه بیان الحصن الحصین ۱۲

ابن الجوزی عن[۱۳] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[۱۴] ابی عمرو عبد الوهاب ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی اٰخر السند المتقدم

مسند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی

ارویہ بالاسناد الی زکریا الانصاری عن ابن حجر العسقلانی عن الصلاح ابن ابی عمر عن[۱۱] الفخر ابن البخاری عن[۱۲] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[۱۳] جامعہ ابی عبد اللہ[۱] الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی[۱۴] اخبرنا ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[۱۵] القاضی ابی سعد عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[۱۶] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[۱۷] الحسن بن علی الاسواری عن[۱۸] جعفر بن محمد عن[۱۹] یونس بن حبیب عن[۲۰] ابی داؤد الطیالسی عن الامام المسند الہمام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

---

[۱] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسمائۃ کذا فی مدارج الاسناد ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو حنیفۃ[1] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنۃ ثمانین وذهب ثابت ابوه الی علی کرم الله وجهه وهو صغیر دعا له بالبرکۃ فیه وفی ذریته وکان هذا الامام من آثار تلک الدعوة وناهیک بذلک شرفا له رضی الله تعالی عنه ومن ثم قدمه الله علی ائمۃ عصره الذی هو عصر التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة والتقدم ما اظهر له وکان رضی الله تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت علیه الدنیا بحذافیرها وولایۃ بیت المال والقضاء فابی فقالوا له المرة بعد المرة اما ان تقبل واما ان نضربک مائۃ سوط فاختار عذابهم علی عذاب الله تعالی وسخطهم علی سخط الله تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب لیقبل وهو یزداد اعراضا ونغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفۃ المنصور وقد قال له اقبل منی ولایۃ القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفۃ کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا کذاب وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[1] سه ... ابن حجر ملتقطا صفحہ (٦٧) ۱۲

لانه دعى عنده بانه افتى العلويين بجواز الخروج عليه لظلمه فتعلل بما ذكر ثم
حبسه وامر بان يكرر عليه الضرب الى ان مات شهيدا فى الحبس ببغداد
سنة خمسين ومائة على المشهور وهى سنة مولد الشافعى رضى الله تعالى
عنهما ودفن بمقابر الخيزران **تنبيه آخر** اختلف العلماء فى رواية
الامام ابى حنيفة رحمه الله تعالى عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم
والصحيح انه رضى الله تعالى عنه تابعى كما اثبت ذلك جماعة من
المحدثين والمشائخ المحققين **وفى الامم لايقاظ الهمم** للعلامة
ابراهيم الكورانى عن ابى حنيفة الامام قال ولدت سنة ثمانين
وحججت مع ابى سنة ست وتسعين وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأيت حلقة عظيمة فقلت لابى حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبيدى صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فتقدمت فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
من تفقه فى دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب
قال الحافظ ابن حجر فى الاصابة عبد الله بن جزء الزبيدى [illegible]
الى الحرث بن جزء نسب الى جده انتهى وقال الحافظ [illegible]

المالكی فی الاستیعاب ـ عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعة السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا اقول وبہذا تعلم ان ابا حنیفة تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعة من الصحابة لکنہ لم یلقہم فتدبر قال محدث الشام العلامة العجلونی الشافعی فی ثبتہ ان ابا حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابة الذین روی عنہم ابو حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ فقال ؎

ابو حنیفة زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلة[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قبس

[1] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلة الکنانی ادرک من حیاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفة وصحب علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکة فاقام بہا حتی مات سنة مائة اھ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۷۰۳ ـ

محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الآبادی

انتهى وقال العلامة ابن حجر فى مسانيده فى مناقبه رضى الله تعالى عنه أخذ الفقه عن حماد بن سليمان وادرك اربعة من الصحابة بل ثمانية منهم انس[1] وعبد الله[2] ابن ادفى وسهل بن سعد وابو الطفيل لكن قيل ادركهم ولم يلق احدا منهم وقد حررت ذلك فى تاليفى المستقل فى مناقبه انتهى **قلت** ذكر العلامة المذكور مناقبه وغيرها من كراماته فى الرسالة المستقلة سماها الخيرات الحسان فى مناقب النعمان ومن اراد الاطلاع عليها فليراجعها ـ **وقال فى الدر المختار** ج۱ صفحہ ۵۹ وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط فى اواخر منية المفتى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط فى اوائل الضياء انتهى

(اى وجد فى زمنهم وان لم يرهم كلهم ۱۲ رد المحتار)

وقال العلامة ابن عابدين فى رد المحتار مانصه وعلى كل فهو من التابعين وممن جزم بذلك الحافظ الذهبى والحافظ العسقلانى وغيرهما وقال العسقلانى انه ادرك جماعة من الصحابة

---

[1] مات انس بن مالك رضى الله تعالى عنه فى قصره بالطف على فرسخين من البصرة سنة ۹۱ احدى وتسعين ودفن هناك ۱۲ استيعاب صفحہ ۳۴ ج ۱

[2] شهد الحديبية وخيبر وما بعد ذلك من المشاهد ولم يزل بالمدينة حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى الكوفة وهو اخر من بقى بالكوفة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة سبع وثمانين بالكوفة وكان قد كف بصره (انتهى استيعاب ج ۱ صفحہ ۳۴۹ ک) ۱۲ عبد الهادى

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة منهم الامام الطحاوي الف مجلدا سماه
عقود المرجان وموفق الدين الخوارزمي مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القرشي سماه البستان وجار الله
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان وعبد الله
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار وظهير الدين المرغيناني
الف مناقب النعمان وابو الفرج يوسف سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار وتقي الدين [illegible] الحسين [illegible]
[illegible]

الكردری وابو القاسم عبد الله السعدی المعروف بابن ابی العوام والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و ابن کاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقی الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم الله تعالی سماه کتاب الانتقاء والامام الذهبی الف رسالة سماها مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة من ارباب المشارب المتفرقة لا یمکن عدهم کما لا یخفی علی من طالع کتب التواریخ واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی رضی الله عنهم

اروید بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین
البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا
الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر وعن فخر الدین ابن
البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان عن ابی جعفر محمد
ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ
ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب
الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ولی فیہ طرق اخری** ولکن لما
کان التطویل موجبا للملال۔ فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف
لنیل الآمال۔ **تنبیہ** قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ۔ الشافعی رحمہ
اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن
شافع بن السائب۔ بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبد مناف
ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتالیف فزادت
المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفتری لاسیما تالیف الفخر الرازی بل فی تالیف البیہقی مع جلالتہ فی فن علم الحدیث وتوابعہ بعض الموضوع فاحذر ذلک وحاصل شیئ من ترجمتہ لضیق المحل عن استیعاب مقصد من مقاصدہا الکثیرۃ الواسعۃ انہ قرشی مطلبی اجماعا وامہ ازدیۃ وقد صح فی فضائل قریش والازد احادیث کثیرۃ وورد فی حقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم قریش یملاء طبق الارض علما طرقہ کثیرۃ متماسکتہ فلیس بموضوع ولا قریب منہ خلافا لمن وہم فیہ کما نبہ علیہ ائمۃ الحدیث کاحمد والبیہقی والنووی وغیرہم وممن حملہ علی الشافعی احمد تبعہ العلماء علی ذلک و وجہوہ بانہ لم یظہر القرشی من العلوم المدونۃ المحفوظۃ المضبوطۃ المشہورۃ المتبعۃ فی اقطار الارض المکتوبۃ کما تکتب المصاحف المتحدث بہا فی مجالس الحکام والامراء والفقراء والاثار بما ظہر من ذلک ولد بغزۃ فی سنۃ خمسین سنۃ وفاۃ ابی حنیفۃ ای یوم موتہ ونشأ یتیما فی حجر امہ فی ضیق عیش بحیث کانت تأنف نعلیمہ لعجزہا عن اجرۃ المعلم لکن الہمہ اللہ تعالی ان ما تعلمہ غیرہ بانہ ذہاب المعلم لغیرہ فرأی المعلم ان نفعہ بذلک اکثر من اجرۃ تعلیمہ فاخذہا

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء فكان يكتب ما استفاده منهم في نحو العظم لعجزه عن الورق ۔ ولما مضى من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ الموطا رحل الى مالك بالمدينة فلازمه فبالغ في اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه من الفهم والعلم والادب والعقل ۔ واجازه شيخه مسلم الزنجي بالافتاء وعمره نحو خمسة عشر سنة ۔ واستمر عند مالك الى ان توفي فرحل من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق ومن ثم قال المزني قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم اني نظرت فيه مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته ۔ ومجموع مولفاته مائة وثلثة عشر سفرا ذكر مولفاته الجليلة في شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا لعله راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعي يوما فلسان
الشافعي يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا
فايقظهم وقال احمد ما من احد محبرة الا وللشافعي فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن الجنة
لا مر لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثالثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القران وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله الامام احمد وقال ما حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا منذ عشرين سنة ما شبعت ... فى الشتاء
الليل الطويل ... الى ... [illegible]

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورائ النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنيت منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما لحن بعد في حديث ولا شعر وما مر على شيئ
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في النوم رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا بجنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه في رجب

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرعوا في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا امثالها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه **وقد اتفق** العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرها على ثقته وعدالته وامانته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

اروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن طيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح واروية ايضا عن الحاج كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبري ح وادنيه عاليا عن عبد الله القدومي النابلسي عن عبد الرحمن

الكزبري عن احمد بن عبيد العطار عن اسمعيل العجلوني عن

عبد الغني النابلسي عن النجم محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي

عن زكريا الانصاري عن العز عبد الرحيم عن ابي العباس احمد الجوخي

عن ام محمد زينب بنت مكي الحرانية عن ابي علي حنبل الرصافي

عن ابي القاسم هبة الله الشيباني عن ابي الحسين التميمي عن

ابي بكر احمد القطيعي عن عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن

ابيه الامام احمد الشيباني رضي الله تعالى عنه تنبيه

ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني

المروزي ثم البغدادي قال العلامة ابن حجر في كتاب مسانيده

هو الامام البارع المجمع على امامته وجلالته وورعه وزهادته

ووفور علمه وسيادته رحل الى الحجاز والشام واليمن وغيرها

سمع من سفيان بن عيينة واقرانه وروى عنه جماعة من

شيوخه [illegible] واخرون [illegible] البخاري ومسلم [illegible]

[illegible]

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومال
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه اشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة اوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد وذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده [illegible]
ان فيه احاديث موضوعة [illegible] الا احاديث [illegible]

فائدة وفي ثبت الامير ان سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اھ قال العلامة ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها لعظيم جدواها وغزرة ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ فضل كتب السنن على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة
في جمعها انتهى مختصراً وقال ايضا في مسانيده وامتحن رضي الله عنه
المحنة المشهورة التي كانت سببا لمزيد نعمته في الدنيا والاخرة ام
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رمي لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر
هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القرآن
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعي

رضی الله عنهما فقال ما الذی اعطاك قلت قمیصه قال الا یغسله
فیه ولکن بله وادفع الی الماء لاتبرک به **ولد** رضی الله عنه فی
شهر ربیع الاول سنة اربع وستین ومائة **وتوفی** سنة ٢٤١
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشهور وکان قبره ظاهرا
ببغداد یتبرک به فطمسته الروافض لما استولوا علیها قریب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خلیفة الخلفاء الراشدین عز نصره وکبت
اعدائه بهیئة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن یزار و
یتبرک به وکشف لامر فرئی حتی کفنه لم یتغیر فیه شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیه ومن جملة ذلک ما قیل ان الارض
المبسوطة التی وقف الناس للصلوة علیها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیه الناس للصلوة علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جیران احمد انه اسلم
یوم موته من الیهود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتهی والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن شیخنا الحبیب حسین
الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر
عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید
حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن
بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ
الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ
بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراہیم الکردی الکورانی کلاہما
عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا
الانصاری ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ
صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح وارویہ عالیا
عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن
عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا
الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن
ابی الحسن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشیخ زکریا یروی عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عن شہاب الدین احمد الحجار عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی عن ابی الوقت عبد الاول ابن عیسی السجزی عن الداؤدی عن عبد اللہ ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابو عمران عیسی بن عمر السمرقندی عن مؤلفہ الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الدارمی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ: قال العلامۃ ابو الفتح محمد عبد الرشید بن محمد شاہ الکشمیری فی مقدمۃ ھذا المسند الشریف ما نصہ وھو الامام الحافظ شیخ الاسلام قدوۃ الجھابذۃ النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت بھا الرکبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بھا السیادۃ عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمہ شاردۃ۔ والضابط الذی استوت لدیہ الطارفۃ والتالدۃ۔ کلمۃ شھد لہ بھا کل موافق ومخالف۔ واقر ببراعتھا المعادی والمؤالف۔ ابو محمد عبد اللہ ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بھرام بن عبد الصمد التمیمی السمرقندی الدارمی[ف] صاحب السنن المعروفۃ۔ والدارم بکسر الراء المھملۃ

ف قال الذھبی قال ابو حاتم ثقۃ صدوق وعن احمد بن حنبل و ذکر الدارمی فقال عرضت علیہ الدنیا فلم یقبل ۱۲ تذکرۃ الحفاظ۔

نسبتہ الی دارم ابن مالک بطن کبیر من تمیم۔ ولد سنۃ احدی و
ثمانین ومائۃ وتوفی یوم الجمعۃ من ایام عرفۃ سنۃ خمس وخمسین و
مائتین ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ ودفن یوم النحر بلدۃ
مرو قدس اللہ تعالی روحہ۔ وجعل فی جنات الفردوس غبوقہ
وصبوحہ۔ وکان رحمہ اللہ تعالی اماما جلیلا حافظا للحدیث
والقرآن۔ ملازما لعبادۃ اللہ سبحانہ وتعالی فی کل وقت وآن
ذا رحلۃ عظیمۃ۔ واسفار کثیرۃ۔ رحل الی بلدان الاسلام ومدن
الایمان۔ وجمع علم الحدیث من عصابۃ ھذا الشان۔ وفرسان
ذاک المیدان حتی برع وفاق الاماثل والاقران۔ فعنت لہ وجوہ
الاکابر والاعیان۔ واستفاد منہ جماء الغفیری الکائنۃ فی ذلک الزمان
الی ان روی عنہ مسلم بن الحجاج القشیری صاحب الصحیح وابو داؤد
والترمذی من اصحاب السنن وعبداللہ بن الامام احمد ومحمد بن یحیی
الذھلی رحمھم اللہ تعالی واقروا لہ بکمال الفضل وتمام الاحسان۔ و
اثنوا علیہ بلسان الجنان والبیان۔ ولما نعی رحمہ اللہ تعالی الی حضرۃ
البخاری رحمہ اللہ تعالی استرجع وبکی۔ واطرق وابکی۔ وانشد ھذا

الشعر ولم يكن ينشد شعرا قط الا ما ورد في الاحاديث ضرورةً للرواية وابلاغاً للدراية۔ ؎

ان عشت تفجع بالاحبة كلهم ❊ وفناء نفسك لا اباً لك افجع

ولا ريب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخاري على صلاح الدارمي وفلاحه انتهى وقال ايضاً في مرتبة مسنده الشريف هو كتاب قديم مبارك فيه وعليه۔ ومؤلف لطيف عالي السند المحتاج اليه۔ اصل في بابه۔ وفرد في نصابه۔ فالقارئ له لا يزال في رياضٍ ورقيه۔ وعلومٍ متفقة رشيقة۔ وفيه حلاوة مقطع۔ ولطافة متزعٍ۔ وعذوبة مشرع۔ وهو مرتب على الابواب۔ جامع للاحاديث النبوية وآثار الاصحاب۔ وحقه ان يسمى بالسنن دون المسند وهو الاقرب الى الصواب۔ لكن اشتهر بالمسند على خلاف اصطلاح المحدثين حتى عده ابن الصلاح۔ من المسانيد على وجه اليقين۔ وهذا وهم من ابن الصلاح۔ كما صرح به شارح الالفية الفارق بين السنن والصحاح۔ قال السيوطي في تدريب الراوي لشرح تقريب النواوي قيل ومسند الدارمي ليس بمسند بل هو مرتب على الابواب وقد سماه

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحاً الا قوله انه رای بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضمّ الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالیٰ اول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر وتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[۱] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادساً لکان اولیٰ انتهی

۱؎ المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی غفر له۔

قلت وقد عده[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوي طيب الله ثراه في الطبقة
الثالثة من طبقات كتب الحديث المحتجة بها في القديم والحديث
واليه نحا والده الشيخ ولي الله رحمه الله في مؤلفاته- وقال
الشيخ عبد الحق الدهلوي قال بعضهم كتاب الدارمي احرى
واليق بجعله سادسا للكتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث
المنكرة والشاذة نادرة فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اكثر من
ثلاثيات البخاري كذا في مقدمة المشكوة قال المغلطائي ان
جماعة اطلقوا على مسند الدارمي بكونه صحيحا فتعقبه الحافظ
ابن حجر باني لم ار ذلك في كلام احد ممن يعتمد عليه كيف ولو اطلق
ذلك من يعتد به لكان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم
ان الدارمي صنف كتابه قبل تصنيف البخاري الجامع لتعاصر
هما ومن ادعى ذلك فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة
محمد بن اسمعيل الامير في شرحه توضيح الافكار على تنقيح الانظار

[1] اي هذا المسند ١٢ عبيد الهادي غفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاري على تصنيف الدارمي فعليه البيان ايضا وذكر المغلطائي انه ينبغي ان يجعل مسند الدارمي سادسا للخمسة بدل ابن ماجه فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الاحاديث المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى اخر كلامه - قلت ويحتمل انه اراد تفضيله على ابن ماجه بخصوصه وان ابن ماجه رجاله الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير في الشرح المذكور ام

سنن الحافظ ابي الحسن علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى

بالسند الى العجيمي عن البدر محمد بن رضي الدين الغزي ويحيى الطبري عن السيوطي ح وارويها عن محمد حسب الله عن مصطفى المبلط عن محمد الشنواني عن السيد مرتضى الزبيدي عن عمر بن احمد بن عقيل السقاف باعلوي المكي عن الشيخ عبد الله المقري عن علي بن عبد القادر الطبري عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصاري عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن السيوطي ح وارويها الحصاري

ایضا اجازۃ عن[9] السیوطی عن[10] محمد بن مقبل عن[11] الحراوی عن[12] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[13] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[14] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشہرزوری عن[15] ابی الحسین محمد بن علی المہتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** قال الامام الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۹۹ ج ۳ الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مہدی البغدادی الحافظ الشہیر صاحب السنن **مولدہ سنۃ** ۳۰۶ ست و ثلثمائۃ سمع البغوی و ابن ابی داؤد و ابن صاعد و الحضرمی و ابن درید و ابن نیروز و علی بن عبد اللہ بن مبشر و محمد بن القسم المحاربی و ابا علی محمد بن سلیمان المالکی و ابا عمر القاضی و ابا جعفر احمد بن البہلول و ابن زیاد النیسابوری و بدر بن الہیثم القاضی و احمد بن القسم الفرائضی و ابا طالب الحافظ و خلائق ببغداد و البصرۃ و الکوفۃ و واسط **و ارتحل** فی کہولتہ الی مصر و الشام و صنف التصانیف حدث عنہ الحاکم و ابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابو بکر البرقانی وابو ذر
الهروی وابو نعیم الاصبهانی وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحیم والقاضی ابو الطیب الطبری
وابو بکر بن بشران وابو القسم حمزة السهمی وابو محمد الجوهری
وابو الحسن بن الابنوسی وعبد الصمد بن المامون وابو الحسین
ابن المهتدی باللہ وامم سواهم قال الحاکم صار الدارقطنی واحد
عصره فی الحفظ والفهم والورع واماما فی القراء والنحویین اقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشهر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسالته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرها فاشهد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله۔ وقال
الخطیب کان فرید عصره وامام وقته وانتهى الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقراآت فان له فیها مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب قبل فرس وقال وحدثنی الازهری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ الصفار يملی فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمی للاملاء خلاف فهمك اتحفظ کم املاء الشيخ قال لا ادری قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانی عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر فی ذلک حتی اتی علی الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاکم هل رأيت مثل الدارقطنی فقال هو لم ير مثل نفسه فکيف انا رواها الخطيب فی تاريخه قلت هنا يخضع للدارقطنی ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانک تندهش ويطول تعجبك توفی فی ثامن ذی القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالی انتهی ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الکرخی اه مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنی بفتح الراء ويسکن وبضم القاف وسکون الطاء المهملة نون نسبة لدار القطن وکانت محلة کبيرة ببغداد انتهی كذا فی المرقات۔

المعاجم الثلاثة الكبير[14] والاوسط[15] والصغير[16] للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[1] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني تنبيه قال في كشف الظنون (صفحہ ۲۶۵ ج ۲) رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاء الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة ۷۳۱ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

---

[1] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زبدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة اثنا
عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ستين ومائتين وسمع في
سنة ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتي فيه كل شيخ بماله
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلته وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه۔ توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة۔

سنہ ۱۷ سنہ ۱۸ سنہ ۱۹ السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات
سنہ ۲۰ سنہ ۲۱ ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروِيها
عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح وارويها مساويا بطريق آخر عن

سه بالاجازة العامة ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشی عن والدہ عن عمہ العطار عن محمد طاہر سنبل
عن الشہاب الجوہری المصری عن عبد اللہ البصری ح واروِیہا
عالیا منہ بدرجۃ عن العلامۃ احمد جمال المکی عن العلامۃ
علیم الدین عن ابیہ العلامۃ رفیع الدین القندہاری عن الشیخ
محمد بن عبد اللہ المغربی وعن الشریف الادریسی کلاہما عن
الشیخ عبد اللہ البصری عن الشیخ علی بن عبد القادر الطبری عن
عبد الواحد الحصاری عن الشمس محمد بن ابراہیم الغمری
عن ابن حجر ح ویروی الشیخ الفلانی عالیا عن الشیخ محمد بن
سنہ عن الشریف ابی عبد اللہ الوُولاتی عن ابن ارکماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقی عن ابی الفضل محمد ابن اسمعیل
الحموی عن الفخر ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم الفراوی
عن محمد بن اسمعیل الفارسی عن ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی
تنبیہ قال الذہبی فی الطبقات۔ البیہقی ہو الامام الحافظ العلامۃ
شیخ خراسان ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسرو
جردی البیہقی صاحب التصانیف ولد سنہ ٣٨٤ھ اربع وثمانین

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبدالله الحاکم وابا طاهر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبدالله بن یوسف بن ناموية وابا عبدالرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن ندیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عنده سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عنده الحاکم فاکثر
عنه وعنده عوال وبورک له فی علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرها انتهی مختصرا قلت
ثم ذکر الذهبی تصنیفاته ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انه قال ما من شافعی الا وللشافعی علیه منة الا ابا بکر البیهقی
فان له المنة علی الشافعی لتصانیفه فی نصرة مذهبه ثم قال
وتوالیفه تقارب الف جزء مالم یسبقه الیه احد حضر فی
اخر عمره من بیهق[1] الی نیسابور وحدث بکتبه ثم حضره الاجل

---

[1] بیهق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صفحه ۲۳ عبدالحافظ غفرله

فی عاشر جمادی الاولی ۴۵۸ھ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریتہ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا وخسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطا ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنۃ ۳۸۴ھ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقات

شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالی

وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاھر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیہ عن محمد بن الھادی عن الحافظ ابی موسی محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[1] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراھیم المقری المتوفی سنۃ ۳۱۱ھ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیا عن الشیخ عبد الجلیل عن الشیخ عابد عن الشیخ

---

[1] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبدہ

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال الملكی عن الشیخ العجیمی ح وارویه عن الشیخ عبدالله القدومی عن الشیخ عبدالرحمن الکزبری عن الشیخ حسین المغربی عن الشیخ محمد بن الطیب المغربی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ احمد العجل عن الامام یحیی الطبری عن زکریا الانصاری عن ابن حجر الی آخر السند المتقدم تنبیه الطحاوی هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانیف البدیعة ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدی الحجری المصری الطحاوی الحنفی (وطحا) من قری مصر۔ سمع هرون بن سعید الایلی وعبدالغنی بن رفاعة ویونس ابن عبدالاعلی وعیسی بن مثرود ومحمد بن عبدالله بن عبدالحکم وبحر بن نصر وطبقتهم۔ روی عنه احمد بن القسم الخشاب و ابوالحسن محمد بن احمد الاخمیمی ویوسف المیانجی وابوبکر بن المقریٔ والطبرانی واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزیز بن محمد الجوهری قاضی الصعید ومحمد بن بکر بن مطروح وآخرون خرج الی الشام سنة ثمان وستین ومائتین فتفقه بالقاضی ابی حازم وبغیره

قال ابن یوسف ولد سنة سبع وثلاثین ومائتین وكان ثقة ثبتا فقیها عاقلا لم یخلف مثله قال ابو اسحق الشیرازی فی الطبقات انتهت الی ابی جعفر ریاسة ابی حنیفة بمصر اخذ العلم عن ابی جعفر بن ابی عمران وابی حازم القاضی وغیرهما وكان اولا شافعیا یقرأ علی المزنی فقال له یوما واللّٰه لاجاء منك شیئ فغضب من ذلك وانتقل الی ابن ابی عمران فلما صنف مختصره فقال رحم اللّٰه ابا ابراهیم لو كان حیا لكفر عن یمینه ـ قال ابن یونس مات ابو جعفر فی مستهل ذی القعدة سنة ۳۲۱ احدی وعشرین وثلثمائة عن بضع وثمانین سنة انتهی كذا فی تذكرة الحفاظ للامام الذهبی رح صه۲۹ ج ۳ وكان الطحاوی یقرأ علی المزنی الشافعی وهو خاله وكان الطحاوی یكثر النظر فی كتب ابی حنیفة فقال له المزنی واللّٰه لا یجیئ منك شیئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه فی مذهب ابی حنیفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب فی شیئ من المشكلات یقول رحم اللّٰه خالی لو كان حیا لكفر عن یمینه وسمع الحدیث من كثیر من المصریین والغرباء القادمین الی مصر وله تصانیف جلیلة معتبرة منها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی حنیفة وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح الطاء والحاء المهملتین نسبة الی طحیة قریة بصعید مصر وقد ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت الیه ریاسة الحنفیة بمصر اھ وفی انساب السمعانی الطحاوی نسبة الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض مصر وقیل غیر ذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة۔ ص ۲۷

[۱۲] مشکوٰة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد الله محمد ابن عبد الله الخطیب التبریزی رحمه الله تعالی

ارویها عن[۱] السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاهما عن[۲] السید عیدروس بن عمر عن[۳] عمه السید محمد بن عیدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی الطاهر الکورانی ح وارویها عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویها
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز
عن والده عن ابی طاهر الکورانی عن والده عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النهروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشهیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاه عن والده المحدث جمال الدین عطاء الله بن
غیاث الدین عن عمه اصیل الدین عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرهی نسبة الی
الجره قریة من قری شیراز عن علی بن مبارک شاه عن مؤلفها
رحمه الله تعالی ح ولنا طریق آخر کما نرویها عن المفسر الشیخ
محمد حسب الله وعن الشیخ عبد الجلیل کلاهما عن احمد منة
الله عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلة المکی عن حسن

العجيمي عن احمد العجل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
صفحه ۴۴۳ ج ۲
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه اٰخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ه سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفي سنة ٧٤٣ه ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٤ الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ و٢٥ المشارق[٥] كلاهما للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفي بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ه اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن العلامة عبد الجليل

٥ مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث۔ ومن تصانيفه الماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد الله عن الشیخ
علی الاجهوری وشهاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشهاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشهاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازة عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفهما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[1] هو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدة
لم یؤلف مثله فی الاسلام شکر الله سبحانه وتعالی سعی
مؤلفه وقابله برحمته وکرمه - اوله الحمد لله المتفرد باسمه
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انه فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثة وهی

---

[1] و در بستان المحدثین در مدح این کتاب گفته که یا للعجب این کتاب از عجائب کتب مصنفه در این باب است منه
مقتبس از ... ١٢ عبد الهادی ...

الموطا والبخاری ومسلم وهو کتاب مفید جدا اوله الحمد لله مظهر دینه علی کل دین الخ انتهی ملتقطا مختصرا ۔ والقاضی عیاض هو ابو الفضل ابن موسی الیحصبی المغربی السبتی المالکی ولد سنة ست وسبعین واربعمائة ولی القضاء بسبتة ومات بمراکش اھ کذا فی مسانید ابن حجر ومن تصانیفه ترتیب المدارک وتقریب المسالک لمعرفة اعلام مذهب مالک وکتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام وکتاب الالماع فی ضبط الروایة وتقیید السماع وبغیة الرائد لما تضمنه حدیث ام زرع من الفوائد وکتاب الغنیة والمعجم ونظم البرهان علی صحة جزم الاذان وغیر ذلک اھ کذا فی بستان المحدثین معربا

شرح الشفا للعلامة شهاب الدین الخفاجی وسائر تصانیفه رحمه الله تعالی

ارویها بالسند المذکور الی المصنف الشهاب الخفاجی تنبیه الخفاجی هو شهاب الدین احمد بن محمد الخفاجی المصری الحنفی قرأ علوم العربیة علی خاله ابی بکر الشنوانی واخذ عن شیخ الاسلام محمد الرملی وغیره من الاعلام وارتحل مع والده الی الحرمین

در بستان المحدثین نوشته ۔ وآن کتابیست که در حق او گفته اند که اگر آب زر نویسند وبجوا هر وزن کنند حق او ادا نشود ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا في التعليقات صـ ٣١٦ ـ توفي سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ كذا في كشف الظنون صـ ٤٣ ج ٢ قلت ومن شروح المدد الفياض بنور الشفا للقاضي عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة ـ الكوثر الراوي ـ الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي ـ فرغ من تاليفه سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف ـ

الجامع الكبير والصغير للامام جلال الدين السيوطي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه

اورويها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزني المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق المزجاجي عن والده علي المزجاجي عن حسن بن علي العجيمي ح وارويها عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوهاب
[illegible] زی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر ویسمی جمع الجوامع قال فی الکشف (صفحه ۳۹۸ ج ۲) وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة او المشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابة
[illegible] العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم [illegible] ثم بالنساء ثم بالمراسیل [illegible] الجلیلة الکثیرة [illegible]
فی الجامع الصغیر [illegible] فی جمیع [illegible] جمع الاحادیث النبویة

ياسرها قال شارحه المناوى هذا بحسب ما اطلع عليه المؤلف لا باعتبار
ما فى نفس الامر لتعذر الاحاطة بها على ما جمعه الجامع المذكور
لو تم وقد اخترمته المنية قبل اتمامه وفى تاريخ ابن عساكر عن احمد صح
من الحديث سبعمائة الف وكثير وقال ابو زرعة كان احمد يحفظ
الف الف حديث وقال البخارى احفظ مائة الف حديث
صحيح ومائتى الف حديث غير صحيح وقال مسلم صنفت الصحيح
من ثلثمائة الف حديث الى غير ذلك انتهى اقول هذه الاعداد
المذكورة ليست على الحقيقة وانما المراد منها معنى الكثرة فقط ومع ذلك
لا مجال الى دعوى الاحاطة والاستيعاب وان كان من الكتاب
لتعذر الوصول الى جميع المرويات والمسموعات ثم ان الشيخ العلامة
علاء الدين على بن حسام الدين الهندى الشهير بالمتقى رتب
هذا الكتاب الكبير كما رتب الجامع الصغير وسماه كنز العمال فى
سنن الاقوال والافعال ذكر فيه انه وقف على كثير مما دونه
الائمة من كتب الحديث فلم ير فيها اكثر جمعا منه حيث جمع فيه
اصول السنة واجاد مع كثرة الفوائد وحسن الزيادة وجعله

ـه المتوفى سنة خمس وسبعين وتسعمائة فى مكة المعظمة ١٢

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
قسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اهـ **واما الجامع الصغير له**
قال ايضا في الكشف [صـ ٢٦٠ ج ١] وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع اوكذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ما نتقطا۔

الترغيب والترهيب للامام زكي الدين ابي محمد عبد العظيم المنذري رحمه الله تعالى

اروية عن الشيخ حسب الله عن الشيخ عبد الغنى المدنى عن الشيخ اسمعيل ابن ادريس الرومى عن الشيخ صالح الفلانى ح وارويه عاليا عن العلامة عبد الجليل المدانى عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الشيخ الفلانى قال قرأته من اوله الى آخره على الشيخ احمد بن محمد سعيد سفر عن والده محمد سعيد وقد اجازنيه والده محمد سعيد عن الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربى عن عبد الله البصرى عن الشيخ عيسى الجعفرى عن الشيخ على الاجهورى عن البرهان العلقمى عن عبد الحق السنباطى عن ابن حجر ح ويرويه الفلانى عاليا عن محمد بن سنة عن مولاى الشريف عن محمد ابن اركماش الحنفى اجازة عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن على بن اسماعيل بن قريش

له وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا فى قضاء الحوائج ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له

له اى الفلانى بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ١٢

عن مؤلفه تنبیه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد الله بن سلامة بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمه الله تعالی المتوفی سنة ٦٥٦
ست وخمسین وستمائة کما فی کشف الظنون وکتابه الترغیب
والترهیب کتاب کبیر فی مجلدین اوله الحمد لله المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حبان التمیمی رحمه الله تعالی

اروی[ه]
عن الحبیب حسین الحبشی عن والده السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشهاب
احمد بن حجر الهیتمی قال اخبرنی به ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد الله محمد بن احمد بن ابی الهیجا ابن
الرداد انا [illegible] ابو [illegible] الحسن بن محمد الکرخی [illegible]
[illegible] [illegible] عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن [illegible] عساکر [illegible] البکری [illegible]

[illegible] دائرة [illegible] [illegible] عفی الله عنه

ثنا ابو روح عبد العزیز بن محمد الهروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی
ثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن ہارون الرودنی انا ابو حاتم بن حبان
تنبیہ ابن حبان ہو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شہید التمیمی البستی الدارمی الشافعی الثقۃ الثبت
الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم فی
الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ سمع من ابن خزیمۃ وابی
عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن
سفیان وابی یعلی الموصلی وغیرہم کتب عن اکثر من الفی شیخ روی
عنہ الحاکم وغیرہ وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضاسمرقند
وکان من فقہاء الدین وحفاظ الاٰثار عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحیح والتاریخ والضعفاء واما من نسبوہ
الی التساہل لانہ ربما یخرج عن المجہولین وقد قال العماد بن
کثیر ان ابن حبان وابن خزیمۃ التزما الصحۃ وہما خیر من
المستدرک توفی ابن حبان سنہ ۳۵۴ اربع وخمسین وثلاث مائۃ
انتہی ما فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی وثبت الامیر ومسانید ابن

حجر رحمهم الله تعالى ۔

المستدرک ویقال له المسند للامام الحاکم ابی عبد الله

محمد بن عبد الله النیسابوری رحمہ اللہ تعالی ویقال له ابن البیع بفتح الموحدة وکسر المثناة التحتیة وتشدیدها بعدها عین مهملة ارویه عن الشیخ عبد الجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن الشیخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشیخ منة الله عن الامیر الکبیر قال ارویه بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاهر المیهنی عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازة۔ تنبیه قال ابن حجر فی مسانید الحاکم هذا هو ابو عبد الله الضبی النیسابوری الحافظ الثقة لکنه معروف عند اهل العلم بالتساهل فی الصحیح انتهی مختصرا ولد سنة ۳۲۱ احدی وعشرین وثلاثمائة وتوفی سنة ۴۰۵ خمس واربعمائة سمع بنیسابور وحدها نحوا من الفی شیخ وبغیرها نحو الفی شیخ ایضا وله خمسمائة تالیف کان فیه تشییع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث ضعیفة او موضوعة قال ابو حاتم وغیره قام الاجماع علی انه ثقة وقال السبکی اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذین

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على ابن ابی هریرة وغیره روی عنه الائمة الدارقطنی و القفال والبیهقی وغیرهم وابو القاسم القشیری ورحل الناس الیه - وکتاب المستدرک علی الصحیحین قصد به ضبط الزوائد علیهما مما هو علی شرطهما او شرط احدهما او هو صحیح ففی الفیة العراقی وکالمستدرک علی تساهل وقال ما انفرد به فذاک احسن ما لم یرد قال السخاوی ای علی تساهل منه فیه بادخاله فیه عدة موضوعات حمله علی تصحیحها اما التمادی من التشییع واما غیره فضلا عن الضعیف وغیره بل یقال ان السرفی ذلک انه صنفه فی آخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغیر قاله فی المنح البادیة انتهی کذا فی ثبت الامیر الکبیر -

٣٢ عمل الیوم واللیلة لابن السنی رحمه الله تعالی ارویه عالیا

اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن محمد بن سلیمان حسب الله المکی وعن عبد الجلیل براده المدنی ثلاثتهم عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فہد المکی عن الجمال محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہ ابن السنی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ ابن السنی ھو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی جعفر بن ابی طالب الھاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبھانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین الکسار وآخرون۔ قال القاضی ابوزرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ ورفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات
رحمہ اللہ تعالیٰ وذلک فی آخر سنۃ ۳۶۴ھ اربع وستین وثلثمائۃ
(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن
وسماہ المجتبیٰ عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ ص ۱۵۱ ج ۲
الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال صاحب کشف الظنون ص ۳۶ ج ۲ عن الامام
المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ
ومن احسنہا للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنۃ ۳۱۳ ثلاث وثلثمائۃ واحسن
منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنۃ ۳۶۴ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتہی۔

۳۳ الحلیۃ و ۳۴ المستخرج علی صحیح البخاری و ۳۵ المستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ ابن احمد بن اسحق بن موسی الاصبہانی

ارویہا بالسند الی الفخر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحٰق ابن موسیٰ بن مهران الاصبہانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ۳۳٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف واربعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده۔ اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس۔ وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حفاظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبتہ واحد منهم یقرأ ما یریدہ الی قریب الظهر فاذا قام الی دارہ ربما کان یقرأ علیہ فی الطریق جزء ولم یکن لہ غذاء سوی التسمیع والتصنیف

وقال حمزة بن العباس العلوی کان اصحاب الحدیث یقولون للمصنف کتاب الحلیة حمل الکتاب فی حیوتہ الی نیسابور فاشتروہ باربعمائة دینار وله تصانیف مشهورة ککتاب معرفة الصحابة وکتاب دلائل النبوة فی مجلدین وتاریخ اصبهان وصفة الجنة وکتاب الطب وکتاب فضائل الصحابة وکتاب المعتقد اھ مختصرا

کذا فی تذکرة الحفاظ للامام الذهبی رح صہ ۲۹۱ ج ۲ صہ ۵۲ ج ۱ - وقال صاحب الکشف فی ذکر کتاب الحلیة اوله الحمد لله محدث الاکوان الخ وهو کتاب حسن معتبر یتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من الائمة الاعلام المحققین والمتصوفة والنساک وبعض احادیثهم وکلامهم توفی رحمه الله تعالیٰ سنہ ۴۳۰ ثلاثین واربعمائة اھ مختصرا -

مسند القضاعی للامام شهاب الدین ابی عبد الله القضاعی رحمہ الله تعالیٰ - ارویہ بالسند الی الفخر ابن البخاری عن الامام ابی احمد عبد الوهاب بن علی شیخ شیوخ بغداد عن القضاعی تنبیہ

القضاعی هو الامام شهاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنہ ۴۵۴ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی[۳۷] ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنۃ ۲۰۴ انتہی تقریب التہذیب۔

الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری[۳۸] صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالی وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد ابن محمد بن الحسن بن البناء زکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العقسبی حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

السیرۃ لابی اسحق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحق الابرقوھی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

الخامس قا اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قا اخبرنا الامام الحافظ
محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادي قا حدثنا الحافظ ابو يوسف
عبد الرحيم المعروف بابن البرقي قا حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملك
ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زياد بن عبد الله قا اخبرنا الامام
الحافظ محمد بن اسحق المطلبي فذكره وكان الشافعي يعظم ابن اسحق
كذا في ثبت الامير الكبير

مسند الحافظ عبد بن حميد بن نصر الكشي رحمه الله تعالى

عن الاشياخ الثلاثة المذكورين عن احمد منة الله عن الا[illegible]
عن شيخه الحفني عن البديري عن الملا ابراهيم عن القشاشي
عن الشمس الرملي عن زكريا عن محمد بن مقبل الحلبي عن جويرية
بنت احمد الكردي الهكاري انا ابو الحسن الكردي انا ابو المنجا
انا ابو الوقت انا الداودي انا السرخسي انا ابراهيم بن خزيم الشاشي
انا عبد بن حميد تنبيه قال الذهبي في تذكرة الحفاظ عبد بن
حميد بن نصر [illegible] الحافظ [illegible] الكشي [illegible]

[illegible]

[illegible]

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد احفظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين ومائتين انتهى

مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

اروبه بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجروذي حدثنا ابو عمرو بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
[illegible] قال الذهبي ابو يعلى هو الحافظ الثقة محدث الجزيرة
[illegible] علي بن [illegible] [illegible]
[illegible]

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم۔ ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعانی
سمعت اسمعیل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانید
کمسند العدنی ومسند ابن منیع وهی کالانهار ومسند
ابی یعلی کالبحر یکون مجتمع الانهار کان مولده فی شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اه تذكرة الحفاظ صہ ج ۲ ۲۷۴

۴۲ السنة لابی بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک

رحمه الله تعالى ۔ وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفی
القشاشی المتقدم الى الحافظ الدمياطی عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقی بسماعه عن ابی جعفر الصيدلانی انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفی الاصبهانی انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابی عاصم ۔ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبہان توفی سنہ ۲۸۷ سبع و ثمانین و مائتین۔ کذا فی تذکرۃ الاسماء الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالی

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیہ قال فی بستان المحدثین ما معربہ۔ الدیلمی ہو الحافظ
شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان و من تصانیفہ
تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی و عبد الحمید بن الحسن القضاعی و عبد الوہاب بن
مندہ و احمد بن عیسی الدینوری و ابی القاسم بن البسری و سواہم
عن کثیر من الاعلام و سافر الی اصفہان و بغداد و قزوین و غیرہا
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب کیس
فطین حسن الخلق متصلب فی مذہب السنۃ [illegible]
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ و العلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب مندرجة كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى

- ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العكبري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان ابن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة ثمان ومائتين وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران خباب المسعودي وابا نصر التمار وعبيد الله العيشي و

ـــه كما في ثبت الامير ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق۔ حدث عنہ الحرث بن ابی اسامۃ مع تقدمہ واحمد بن محمد اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابوبکر النجاد واحمد بن خزیمۃ وابوبکر الشافعی وآخرون۔ قال ابن ابی حاتم کتبت عنہ مع ابی وھو صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال ابن کامل ھو مؤدب المعتضد انتھی مختصرا وفی ثبت الامیر انہ کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکہ وان شاء ابکاہ فی آن واحد لتوسعہ فی العلم والاخبار ولہ الف تالیف قالہ فی المنح البادیۃ توفی سنۃ ۲۸۱ ومن مؤلفاتہ کتاب ذم الملاھی وکتاب قصر الامل وکتاب التوکل وکتاب محاسبۃ النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء وکتاب الشکر وغیر ذلک انتھی۔

کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد اللہ بن الجارود

النیسابوری رحمہ اللہ تعالی ازویہ من طریق ابی علی الغسانی عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد اللہ بن علی بن الجارود النیسابوری مصنفہ قال الذھبی فی طبقاتہ

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری المجاور بمکة سمع اباسعید بن الاشج ومحمد بن آدم وعلی بن خشرم و خلقا حدث عنه ابوحامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی سنة ۳۰۷ سبع وثلثمائة[۱] اه مختصراً

مسند ابن ابی شیبه رحمه الله تعالیٰ[۲۷]

من طریق ابن الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین ابی عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قائماز الذهبی المتولد سنة ۶۷۳ والمتوفی سنة ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد الله بن محمد بن ابی شیبة العبسی مولاهم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام والتفسیر وغیره روی عن شریک وابن المبارک وابن عیینة وغیرهم وعنه البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجه وابوزرعة

---

[۱] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائة والله تعالیٰ اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر الله

وابو حاتم وابو یعلی وغیرہم توفی ۳۱۰ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا احمد بن عبید اللہ بن عدنان النهشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری (ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲) عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ تنبیہ قال الذہبی ابو عوانۃ ہو الحافظ الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحق بن ابراهیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ طوف الدنیا وعنی بهذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن الازهر والزعفرانی وغیرہم حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد مبنی باسفرائین یزار وهو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل کتب الشافعی ومذهبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی وهو ثقۃ جلیل انتہی۔

سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ
محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکاو
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر
وابا عوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسیٰ وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحواً من عشرۃ
آلاف حدیث من حفظہ - مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی -

صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی القوی بن الجبار
عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ **تنبیہ ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راھویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان ـ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما ـ قال ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم قال ابو عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القارى السورة قال الحاكم فى كتاب علوم الحديث فضائل ابن خزيمة مجموعة عندى فى اوراق كثيرة ومصنفاته تزيد على مائة واربعين كتابا سوى المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وكانت وفاته فى ثانى ذى القعدة سنه ٣١١ احدى عشرة وثلثمائة انتهى مختصراً ما فى طبقات الذهبى من مقامات شتى۔

مسند حارث بن ابى اسامه رحمه الله تعالى اروبه بالسند الى ابى نعيم[1] الاصبهانى عن ابى بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن مؤلفه واروبه ايضا من طريق الفخر ابن البخارى عن محمد الصيدلانى الى المؤلف تنبيه ابن ابى اسامه هو الحارث ابن ابى اسامة محمد التميمى المتوفى سنه ٢٨٢ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فى كشف الظنون صـ ٢٣٠ ج ٢ وقال فى ثبت الامير انه بغدادى ولد فى سنه ١٨٦ وتوفى يوم عرفة سنه ٢٨٢ انتهى۔

صحيح الاسماعيلى[1]۔ بالسند الى ابى ذر الهروى عن ابى عبد الله

---

[1] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحٰق بن موسى بن مهران الاصبهانى صاحب حلية الاولياء فى ١٢
عبد الهادى غفر الله له

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ھو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراھیم بن اسمٰعیل امام اھل جرجان ولد سنہ ۲۲ و توفی سنہ ۳۷ لہ تصانیف کثیرۃ منھا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد قال الشیرازی تصنیفہ ھذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اھ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ریذۃ الاصبھانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی عن اسحاق بن ابراھیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ عبد الرزاق ھو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن ھمام بن نافع الحمیری الصنعانی رحمہ اللہ تعالی احد الاعلام المتوفی سنہ ۲۱ احدی عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وھو اصغر من مصنف ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقہ اھ کشف الظنون صفحہ ۵۰ قلت وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدۃ الثانی بمکۃ

المكرمة عند اخي في الله الشيخ الحافظ نظر احمد الهندي المهاجر
الى بلد الله الامين -

مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابي بكر

البزار رحمه الله تعالى ارويه بالسند الى الحافظ ابن حجر
[عن] احمد المقدسي عن يحيى بن محمد بن سعيد عن جعفر بن
علي عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمي عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضي
سليمان بن خلف عن القاضي محمد بن احمد بن يحيى بن مفرج
[عن] محمد الرقي المعروف بالصموت عن الامام ابي بكر البزار رحمه
الله تعالى **تنبيه** البزار هو الحافظ ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق
البزار العتكي بفتح العين والتاء المخففة البصري المتوفى سنة ٢٩٢
[اثنين] وتسعين ومائتين بالرملة قال ابن ابي خيثمة هو ركن من اركان
الاسلام وكان يشبه بابن حنبل في زهده وورعه له المسند
[رحل] في اخر عمره الى الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة
[illegible] الشام ثم ثبت الامير وتذكرة الحفاظ

[...] الانوار فيما روى عن الله تعالى من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى النجار عن الحافظ محب الدين بن البخاری عن الشيخ محی الدين ابن عربی الطائی رحمہ اللہ تعالی تنبيہ ابن عربی ہو الشيخ محی الدين محمد بن علی المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنہ ٦٣٨ ثمان و ثلاثين وستمائة اولہ الحمد للہ رب العالمين الخ قال جمعت ہذہ الاربعين بمكة المكرمہ فی شہور سنہ ٥٩٩ تسع وتسعين وخمسمائة وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى اللہ سبحانہ وتعالی خاصة وربما اتبعتہا باحاديث عن اللہ تعالی مرفوعة اليہ غير مسندة الی رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم مما رويتہا وقيدتہا ثم اردفتہا باحدی وعشرين حديثا فجعلت واحد و مائة حديث الخ وشرحہ الامام محی الدين يحيی بن شرف النووی اھ كشف الظنون

السنن لابی مسلم الكشی بفتح الكاف وتشديد الشين المعجمة نسبة الی قرية من اعمال جرجان - ارويہ بالسند الی ابن طبرزد عن ابی بكر محمد ابن عبد الباقی عن

ابی اسحٰق ابراھیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراھیم ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفہا۔ تنبیہ الکشی وھو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی ومکی بن عبدان و طبقتھم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازھری وعبد العزیز الازجی جاور بمکۃ الی ان توفی بھا فی سنۃ تسعین وثلثمائۃ ۳۹۰ اھ

طبقات الذھبی رح صہ ۲۰۵ ج ۳

تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند

الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن عساکر ھو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون

لہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہا ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم الاعيان والرواة ومروياتهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاري

عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمعيل ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد ابن جعفر بن حيان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي الشيخ ولد سنة اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ٣٦٩

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

۵۸ تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى **مولده** سنه ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب فخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و اسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لانعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيي بن معين قال كتبت بيدي الف الف حديث وقال ابن المديني انتهى علم الناس الى يحيي ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيي بن معين في النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطاني وحباني وزوجني ثلثمائة حوراء ومهدلي بين الناس۔ توفي في ذي القعدة غريبا بمدينة النبي صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين رحمه الله تعالى اهـ تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح

۵۹ شرح السنة للبغوي رحمه الله تعالى۔

وبالسند الى النجار عن الانجب بن ابي السعادات الحمامي عن ابي منصور محمد ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوي هو الامام حسين بن مسعود البغوي وقد تقدم ذكره في سند تفسيره۔

۶۰ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى۔

وبالسند الى الفخر ابن النجاري عن ابن طبرزذ عن ابي غالب احمد بن الحسن بن البناء عن الحسن بن علي الجوهري عن ابي بكر محمد ابن اسمعيل الوراق عن يحيي بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمه الله تعالی تنبیه ابن المبارک
هو الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاهم المتوفی سنه ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب للعلم منه وکان کتابه الذی حدث به عشرین الفا کذا فی تثبت
الامیر وقال الذهبی فی طبقاته عبد الله بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامة شیخ الاسلام فخر المجاهدین وقدوة
الزاهدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاهم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی الام التاجر السفار صاحب التصانیف النافعة والرحلات
الشاسعة ولد سنة ثمانی عشرة ومائة او بعدها بعام وافنی
عمره فی الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وهشام بن
عروة واما سواهم حتی کتب عمن هو اصغر منه ودون العلم
فی الابواب والفقه وفی الغزو والزهد والرقائق وغیر
ذلک ... لا یحصون من اهل الاقالیم واقدم
شیوخه ... عبد الرحمن بن مهدی ویحیی

ابن معين وحبان بن موسى وابو بكر بن ابي شيبة وغيرهم وعن
اسمعيل بن عياش قال ما على وجه الارض مثل ابن المبارك و
قال شعيب بن حرب لو جهدت جهدي ان اكون في السنة
ثلاثة ايام مثل ابن المبارك لم اقدر وقال ابو اسامة هو
امير المؤمنين في الحديث انتهى مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحكيم الترمذي رحمه الله تعالى من طريق
ابن حجر عن ابي الحسن علي بن محمد بن ابي المجد عن سليمان بن حمزة
عن عيسى بن عبد العزيز عن ابي سعد عبد الكريم بن محمد السمعاني
عن ابي الفضل محمد بن علي بن سعيد بن المطهر عن ابي اسحاق
ابن ابراهيم بن محمد البوقي الخطيب عن ابي بكر محمد عبد الرحمن
المقرئ عن ابي نصر احمد بن احمد بن حمدان البيكندي
عن ابي عبد الله محمد بن علي الحكيم الترمذي [illegible] قال في
الكشف هو ابو عبد الله محمد بن علي بن [illegible] بن بشر المؤذن الحكيم
الترمذي المتوفى [illegible] سنة [illegible] خمس [illegible] ومائتين [illegible]
ذكر فيه ثلاثمائة اصل [illegible] في الكتب [illegible]

له في معرفة اخبار الرسول [illegible]

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب الي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد علي
وقتي اتسلى به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومائتا اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر
عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد الله بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد الله بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراہیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راھویہ نزیل نیسابور **تنبیہ** ابن راھویہ
قال احمد لا اعلم لہ نظیرا وقال الدارمی ساد اہل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذھلی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منہم احمد وابن معین
وغیرھما وکان صدر المجلس اسحاق وھو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الاحفظتہ وماحفظت شیئا قط فنسیتہ وکانی
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیہا ولد ابن راھویہ سنہ ۱۶۶ھ وتوفی سنہ ۲۳۸
اھ تبت الامیر۔

۹۲ اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی۔

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالی **تنبیہ** الخطیب البغدادی ھو ابوبکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مهدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ھ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب بن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۸ھ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذہبی الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم قال ابو سعید بن یونس کان ابن بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدینۃ بالعرج فی ذی القعدۃ سنۃ ۳ (قلت) ومولدہ کان فی سنۃ ۲۲۴ اربع وعشرین ومائتین انتہی

مسند بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ ۶۵

من طریق عیاض عن ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبدالرحمن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیہ محمد عن ابیہ احمد وعمہ عبدالرحمن عن ابیھما مخلد عن ابیہ عبدالرحمن عن ابیہ احمد عن ابیہ بقی بن مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون تنبیہ قال الذہبی فی طبقاتہ بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابو عبدالرحمن القرطبی صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیہ ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا مولدہ فی رمضان سنۃ ۲۰۱ احدی ومائتین وسمع یحیی بن یحیی اللیثی القرطبی وابا مصعب الزہری ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبۃ وغیرہم وطاف الشرق والغرب وشیوخہ مائتان وثمانون ونیف وروی عنہ ابنہ احمد واحمد بن عبداللہ الاموی واسلم بن عبدالعزیز وغیرہم وکان اماما علما قدوۃ مجتہدا لا یقلد احدا ثقۃ حجۃ صالحا عابدا متہجدا اواھا عدیم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال - وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ۲۷۶
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى - من طريق

عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
فتح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تتبعه قال الاسيري في ثبته توفي وكيع
سنة ست وتسعين ومائة قال احمد ما رأيت اوعى للعلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اه قال
الذهبي ولد وكيع سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد
ان يولي وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اه
مختصرا ملتقطا

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن حمود البعلی عن جدہ ابن عبد اللہ محمد بن ابراھیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن عمر بن احمد بن شاھین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاھین البغدادی

تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی التصانیف فی الکثرۃ ابن شاھین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین مصنفا منھم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ھذا من کرامات طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی ابن شاھین سنۃ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی

من طریق الغانی عن ابن عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنۃ ۲۱۴ھ اربعۃ عشر و

مائتین قال احمد الحمیدی عندنا امام اھ

۷۹
معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ۔ بسند صاحب المنح من طریق الصدفی والسلمی عن ابی القاسم عبد الواحد بن علی بن محمد بن فهد العلاف عن ابی الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص الحمامی عن الحافظ الثامی ابی الحسین عبد الباقی ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابن قانع ہو الحافظ القاضی ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموی مولاہم البغدادی ولد فی سنہ ۲۶۵ واختلط قبل موتہ بسنتین ومات سنہ ۳۵۱ اھ کذا فی ثبت الامیر

عشاریات القلقشندی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ بالسند الی صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المکارم محمد بن احمد القاسمی عن ابی النصر العصار عن النجم الغزی والبدر القرافی کلاہما عن المؤلف

تنبیہ القلقشندی ہو الشیخ جلال الدین ابراہیم بن علی ابن احمد بن اسماعیل بن علاء الدین القرشی الشافعی القلقشندی بقاف مفتوحة ثم لام ساکنة ثم قاف مفتوحة ثم شین معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقى الدين ابوبكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسى وابو الفتوح على بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريا ته باربعة عشر ولله الحمد اه كذا فى ثبت الامير

الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار على عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا ثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لانا
نروى عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروى عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغنى الدمياطى عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب

المنح وهو يرويها من طريق السلفى عن على بن الحسن الربعى من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفه العبدی المتوفی سنہ ۲۷۵

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاته رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد هبة الله الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار والی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ھو محمد ابن حفید بن سهل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفه - ارویها مسلسلا بالسادة الحنفیة - عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۰ عن العلامة ابن عابدین عن العلامة السید محمد شاکر الحنفی عن فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن احمد بن یونس الشہیر بابن الشلبی الحنفی عن[11]
ابراہیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاہر الحنفی عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی
عن[16] جدہ تاج الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی
عن[18] ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشہور بامام زادہ الحنفی عن[20] شمس الائمۃ
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد
الحلوانی الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی
الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[25] والدہ ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ

لہ بکسر فسکون وفتح اللام علی [illegible]
کہ الحلوانی [illegible] اما النسبۃ الی حلوان اسم بلد
بالعراق [illegible] ضبط ھذا اللفظ [illegible] الحاء المھملۃ [illegible] بالھمزۃ فی آخرہ
[illegible] القاموس والحلوانی
[illegible] عمدۃ الرعایۃ ۱۲ عبد الحی غفرلہ

تعالی عنه تنبیه محمد بن الحسن الشیبانی هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشیبانی نسبته وولاء الی شیبان بفتح الشین
المعجمة قبیلة معروفة الکوفی صاحب الامام ابی حنیفة اصله
من دمشق من اهل قریة یقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسکون
الراء المهملة وفتح السین المهملة سمع الحدیث عن مسعر بن
کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار والامام مالک والاوزاعی
والقاضی ابی یوسف وروی عنه الامام الشافعی وابو سلیمان
موسی بن سلیمان الجوزجانی وهشام بن عبد الله الرازی
وابو حفص الکبیر وغیرهم من اکابر المحدثین وائمة الدین قال
الشافعی ما رأیت سمینا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأیت
افصح منه کنت اظن اذا رأیته یقرء القرآن کان القرآن نزل
بلغته وقال ایضا ما رأیت اعقل من محمد بن الحسن وروی
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفک
الفقهاء فقال له الشافعی وهل رأیت فقیها قط اللهم الا
ان یکون رأیت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبی

في ميزان الاعتدال محمد بن الحسن الشيباني ابو عبد الله احد الفقهاء يروي عن مالك بن انس وغيره وكان من بحور العلم والفقه قويا في مالك اه وقال الربيع سمعت الشافعي يقول حملت عن محمد وقر بعير كتبا اه روى الخطيب باسناده الى الشافعي قال قال محمد بن الحسن اقمت على باب مالك ثلاث سنين وكسرا قال وكان يقول انه سمع لفظا اكثر من سبعمائة حديث وكان اذا احدثهم عن مالك امتلأ منزله وكثر الناس حتى يضيق عليه الموضع وعنه كان اذا اخذ في المسئلة كانه قرآن ينزل لا يقدم حرفا ولا يؤخره وعنه قال حملت عنه وقر بختي كتبا وعن يحيى بن معين قال كتبت الجامع الصغير عن محمد بن الحسن وعن ابي عبيد ما رأيت اعلم من كتاب الله منه وعن ابراهيم الحربي قال قلت لاحمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال من كتب محمد بن الحسن انتهى مختصرا ملتقطا من التعليق الممجد على مؤطا محمد رح قال المحقق اللكنوي رحمه الله تعالى في التعليق الممجد بعد ما ذكر مناقب الامام محمد قلت بهذه العبارات الواقعة من الاثبات وغيرها من كلمات الثقات التي تركنا ذكرها

خوفا من التطويل بنظم جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة ورواية عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة لا يمكن استقصائها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة الشيخ

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علی الونائی عن السيد مرتضى الزبيدى ح واروبه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكی عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدی
البغدادی عن السيد مرتضى الزبيدى عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصری عن الشيخ منصور الطوخی عن سلطان
المزاحی عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبی ح ويروی صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبری عن والده محمد الكزبری عن عبد الغنی
النابلسی عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبری والشيخ حسن الشرنبلالی
صاحب الحاشية على الدرر برواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتی صاحب
الفتاوى والشيخ علی المقدسی شارح نظم الكنز وبرواية الثانی
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريری والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيری والشيخ محمد بن احمد الحموی والشيخ محمد المحبی برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن[۸] سری الدین عبد البر بن الشحنة
شارح الوهبانیة عن[۹] الکمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدیر شرح
الهدایة عن[۱۰] سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشهیر بقاری الهدایة
ح وأرویه عن[۱] الفقیه شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن[۲] السید کوجک عن[۳] الشیخ عابد عن[۴] عمه الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن[۵] ابیه عن[۶]
الشیخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندی عن[۷] مفتی الاحناف
بمکة عن[۸] الشیخ عبد القادر الصدیقی عن[۹] الشیخ حسن العجیمی
أخبرنا[۱۰] مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ
الحسینی اجازة عن[۱۱] الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن[۱۲] الشیخ
ابراهیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن[۱۳] الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن[۱۴] سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشهیر بقاری الهدایة عن[۱۵] علاء الدین السیرافی[۱] عن[۱۶] السید
جلال شارح الهدایة عن[۱۷] علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

نسبة الی سیراف بلدة من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ۱۲ الفوائد البهیة -

[۱] و فی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الهادی عفی الله له

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري ح وارويه عن العلامة اسعد الدهان عن العلامة حسين الطرابلسي المتوفى سنہ ۹۹ھ عن السيد علاء الدين عابدين عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن عابدين ح وارويه بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن اسمعيل النبهاني عن العلامة الفقيه السيد محمد ابي الخير عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الستار المكي عن الشيخ ادريس ابن محمد المكي المتوفى سنہ ۱۳ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفیٰ زين الدين ابي البركات ابن محمد رحمة الله الايوبي الشهير بالرحمتي عن الشيخ صالح بن ابراهيم بن سليمان الجنيني وهو عن والده عن شيخ الفتيانی زمانه الشيخ خير الدين الرملي ردّ المحتار ۱۲ عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

ﮧ وفي ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ۱۲ عبد الحادي غفر الله له

الحانوتی عن[11] والدہ محمد الحانوتی عن[12] العلامۃ محب الدین بن جرباش
عن[13] ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن[14] المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن[15] والدہ عن[16] القوام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن[17] السغناقی
عن[18] صاحب الکنز النسفی عن[19] شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری
عن[19] شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن[20] فخر الاسلام
علی البزدوی عن[21] شمس الائمۃ السرخسی عن[22] شمس الائمۃ الحلوانی
عن[23] القاضی ابی علی النسفی عن[24] الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن[25] الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن[26] الامیر ابی
عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن[27] ابیہ عن[28] الامام محمد بن
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان
الکوفی صاحب المذہب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[ردالمحتار ۱۲] [الامام الصغیر ۱۲] [الامام الکبیر ۱۲]

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ اَرویہ
بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ
ثلاث وثمانین واربعمائۃ وھذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذھب الامام الاعظم رح لانہ یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبھا
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمھم اللہ تعالی قال فی الفوائد البھیۃ
السرخسی کان اماما علامۃ حجۃ متکلما مناظرا اصولیا مجتھدا
عدہ ابن کمال باشا من المجتھدین فی المسائل لازم شمس الائمۃ
عبد العزیز الحلوائی واخذ عنہ حتی تخرج بہ وصار اوحد زمانہ
وتفقہ علیہ برھان الائمۃ عبد العزیز بن عمر بن مازہ ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرھما۔ املی المبسوط نحو خمس عشرۃ
مجلدا وھو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمۃ
نصح بھا الخاقان وکان یملی من خاطرہ من غیر مطالعۃ کتاب
وھو فی الجب واصحابہ فی اعلی الجب وقال عند فراغہ من شرح
العبادات ھذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات۔ وقال فی آخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعاني على ما هو من الاسرار ـ املاه المحبوس في محبس الاشرار ـ والسرخسي نسبته الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعاني انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغيناني

رحمه الله تعالى ـ ارويها عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكي عن العلامة العجيمي عن احمد القشاشي عن ابي المواهب احمد بن على العباسي الشناوي ثم المدني عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكي العلوي عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكي عن المفتي سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهري ثم المدني عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندي المدني الحنفي عن شيخه

الحنفیه امین الدین یحیی بن محمد بن ابراهیم الاقصرائی القاهری عن[14]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[15] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[16] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[17] ظهیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النوجاباذی بفتح النون قریة ببخاری عن[18] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفها تنبیه[1] المرغینانی هو علی بن ابی بکر بن
ابن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی[2] صاحب الهدایة کان اماما فقیها
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاهدا ورعا فاضلا ماهرا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثله فی العلم والادب وله الید الباسطة فی الخلاف
والباع الممتد فی المذهب تفقه علی الائمة المشهورین منهم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفه کتاب المنتقی
ونشر المذهب والتجنیس والمزید ومناسك الحج ومختارات

---

[1] ولد سنة احدی عشرة وخمسمائة ١٢ مقدمة الهدایة [2] المرغینانی نسبة الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المهملة وکسر الغین المعجمة وسکون الیاء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدة من بلاد فرغانة ١٢ الفوائد البهیة - محمد عبد الهادی غفر الله له

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يعيون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اه
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اه مختصرا الفوائد البهية ص ۵۷

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند

الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنة کلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق کمال الدین
الشهیر بابن الهمام السکندری السیواسی کان والده قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحکم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریة وتزوج مسبها
بنت القاضی المالکی فولد له الکمال محمد سنة ۷۸۸ ثمان وثمانین
وسبع مائة وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی وله تصانیف
مقبولة معتبرة منها شرح الهدایه المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک - وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذکره فی بعض تصانیفه فقال شیخنا واجاز له کثیرون
مسانیدهم عالیة وخرج له الحافظ السخاوی اربعین من مرویاته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان له نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١ه احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطا وتمامه فى ثبت ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين الكرمانى رحمة الله عليه

بالسند المتقدم الى مؤلف فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد صفحہ ۶۳

البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى

بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي شهاب الدين العيني اصله من حلب ولد في عنتاب في سابع رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه وفي سنة ٧٨٣ ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي ناصحبه معه الى القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق سنة ٧٩٤ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره امير ققمار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه في ليلة واحدة ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف منها عمدة القاري واحد وعشرون مجلدا ومعاني كتاب الآثار للطحاوي في عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد في مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح الهداية وشرح البحار الزاهرة في مجلدين وشرح شواهد الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الصاوي في العروض وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب سير الانبياء وتاريخ كبير في تسعة عشر مجلدا واختصره في ثمانية وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية ومعجم هؤلاء المشائخ في مجلد واحد ورحلة الطحاوي ومختصر

ابن خلکان فی مشارح الصدور فی الخطب ثمان مجلدات وکتاب النوادر وکتاب سیرۃ المؤید شعرا ونثرا والتذکرۃ المتنوعۃ وتفسیرات علی الکشاف وتفسیر ابی اللیث والبغوی وغیر ذلک توفی رحمہ اللہ تعالی یوم الاربعاء من شہر ذی الحجۃ سنۃ خمس وخمسین وثمانمائۃ ودفن بمدرستہ بقرب بیتہ بحارۃ کتامۃ بالقرب من الازہر انتہی مختصرا من در النقول للشیخ العلامۃ عبد الستار الصدیقی المکی

کنز الدقائق للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد ابن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ

وسائر تصانیفہ مر سندہ فی ذکر تفسیرہ المسمی بمدارک التنزیل۔

کشف الاسرار والحقائق فی شرح کنز الدقائق للامام قوام الدین مسعود ابن ابراہیم الکرمانی رحمہ اللہ تعالی

لہ کان اماما کاملا عدیم النظیر فی زمانہ رأسا فی الفقہ والاصول بارعا فی الحدیث ومعانیہ تفقہ علی شمس الائمۃ محمد الکردی وعلی حمید الدین الضریر وبدر الدین خواہر زادہ ولہ تصانیف مفیدۃ منہا المصفی شرح المنظومۃ النسفیۃ والمستصفی وکشف الاسرار وغیر ذلک وقد سبق ذکرہ ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراهیم تنبیہ
هو ابو الفتح مسعود الکرمانی المتوفی بعد ۷۴۸ثمان واربعین
وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی۔ وبالسند
الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج
الدین الحانوتی عن مؤلفہما تنبیہ قال فی کشف الظنون ھو الفقیہ
الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم
المصری الحنفی المتوفی بھا سنۃ ۹۷۰ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی
التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منہم شرف الدین
البلقینی وشہاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال
واجازوہ بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات
منہا شرح الکنز والاشباہ والنظائر المذکوران واخذ الطریق
عن العارف باللہ سلیمان الخضیری قال عبد الوهاب الشعرانی
صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و

غلمانہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصا

شرح الوقایۃ ومختصرہا النقایۃ کلاہما للعلامۃ صدر الشریعۃ

عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالی

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ

محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر

الحانوتی عن البرہان ابراہیم الکرکی عن الامین یحیی بن محمد

الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ

الدین ابی طاہر محمد بن محمد بن علی الطاہری عن مؤلفہما

ح وارویہما بالسند المتقدم فی الترغیب والترہیب الی

الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف

بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاہر

عن صدر الشریعۃ **تنبیہ** ہو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ

ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد

ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه العلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متکلم منطقی عظیم
القدر جليل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبی عن الشيخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فی الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر ـ
مات سنة ۷۴۷ سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اه كذا فی الفوائد البهية ـ

مصنفات الامام ابی الحسين احمد بن محمد القدوری
رحمه الله تعالی منها مختصره المعروف ۱۴ وشرح مختصر الكرخی ۱۵

التجريد[13] في الخلاف بين الشافعية والحنفية وغير ذلك - بالسند
المذكور في الهداية الى القاضي[14] زين الدين العثماني عن[15] ابي
العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[16] جعفر بن علي الهمداني عن[17]
الحافظ ابي طاهر احمد بن محمد السلفي عن[18] ابي الحسن المبارك
ابن عبد الجبار الطيوري عن مؤلفها **تنبيه** القدوري هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادي القدوري بالضم قيل
انه نسبة الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدورة وقيل نسبة
الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدي الطلبة
كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه
صنف المختصر هو متن متين معتبر متداول بين الائمة
الاعيان وشهرته تغني عن البيان **قال** صاحب مصباح انوار
الادعية ان الحنفية يتبركون به في ايام الوباء وهو كتاب مبارك
من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ
صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا الدراهم
على عدد مسائله وفي بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثني عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اه كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدوري رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنه ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر اروبها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفى سنه ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفی بفتح الحاء والکاف بینہما صاد مہملۃ نسبۃ الی حصن
کیفا اسم بلدۃ اھ

(۲۱) رد المحتار حاشیۃ الدر المختار للعلامۃ السید محمد امین عابدین رحمہ اللہ تعالٰی وسائر مؤلفاتہ۔

بالسند المذکور عن المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی ح وارویہا بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ یوسف النبہانی عن السید محمد ابی الخیر عابدین عن والدہ السید احمد عابدین عن اخیہ العلامۃ السید محمد امین عابدین تنبیہ ھو العلامۃ المتقن والامام المتفنن السید محمد امین عابدین ابن السید الشریف عمر عابدین ینتہی نسبہ الشریف الی الامام جعفر الصادق بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فلہ رحمہ اللہ تعالٰی من التالیف رد المحتار علی الدر المختار والعقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ وحاشیۃ علی البیضاوی و حاشیۃ علی المطول وحاشیۃ علی شرح الملتقی وحاشیۃ علی النھر الا انہما لم یجردا والحاشیۃ علی البحر ولہ مجموعۃ

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما
استغرق لیله اجمع بقرأة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاته
من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یأکل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنه ۱۱۹۸ ومات
رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع
الثانی سنه ۱۲۵۲ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الانور انتهی هکذا
وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

درر البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔

ارویه وسائر مؤلفاته عن[۱] الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله
عن[۲] احمد منة الله عن[۳] احمد بن عبید العطار عن[۴] العلامة
العجلونی عن[۵] الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح
وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاہر عن والدہ ابراہیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی عن مؤلفہا تنبیہ القونوی ہو شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی سنۃ ثمان وثمانین وسبعمائۃ وہذا الکتاب متن مشہور مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذہب ابن حنبل والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنۃ تسع واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شہر ونصف تقریبا ولہ شروح اھ مختصراً کشف الظنون۔

مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالی

اُرویہا عن[1] العلامۃ صالح کمال عن[2] والدہ عن[3] الشیخ عبداللہ سراج عن[4] عمر العطار عن[5] مرتضی الزبیدی عن[6] احمد بن عبدالفتاح الملوی عن[7] عبداللہ البصری عن[8] ابراہیم الکورانی عن[9] احمد القشاشی عن[10] محمد الرملی عن[11] الزین زکریا عن[12] الحافظ ابن حجر عن[13] شمس الدین محمد بن علی القرشی عن[14] عبداللہ بن الحجاج الکاشغری عن[15] الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[16] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن المنجم عمر بن محمد النسفی عن القاضی صدر الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن ابیہ محمد عن جدہ الحسین بن عبد الکریم النسفی عن ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** ابو منصور ہو محمد ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین و مصحح عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد و تفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحق بن محمد السمرقندی و علی الرستغفنی و ابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی و صنف التصانیف الجلیلۃ و رد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد الباطلۃ - لہ کتاب التوحید کتاب المقالات و کتاب اوہام المعتزلۃ و رد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباہلی و رد الامامۃ لبعض الروافض و الرد علی القرامطۃ و ماخذ الشرائع فی الفقہ و الجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک **مات** سنۃ ۳۳۳ ثلث و ثلثین و ثلثمائۃ و قیل اثنتین و ثلثین و ثلثمائۃ **قال** الجامع نسبۃ الی ماترید بفتح المیم ثم الالف و ضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وکسر الراء المهملة وسکون الیاء المثناة التحتیة فی آخرہ دال مهملة
ویقال ماتریت محلة بسمرقند ذکرہ السمعانی ھکذا فی الفوائد البهیة

مؤلفات الجامی رحمة اللہ علیہ - ارویها عن شیخنا
عبد الجلیل والشیخ حسب اللہ والشیخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغنی عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزیز عن
والدہ عن ابی طاهر المدنی عن والدہ الکورانی عن شیخ الاسلام
صفی الدین احمد بن محمد القشاشی عن ابی المواهب احمد الشناوی
عن السید غضنفر بن السید جعفر النهروالی المدنی عن
العارف باللہ ملا محمد امین عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامی
رحمه اللہ تعالی تنبیہ قال فی الفوائد - الجامی هو عبد الرحمن
ابن نظام الدین احمد بن محمد الدشتی ثم الجامی الحنفی المشتهر
بنور الدین ولد بجام فی الثالث والعشرین من شعبان سنة ۸۱۷
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فیهما
ثم عرض له داعیة الطلب فصحب مشائخ الصوفیة وتلقن من
سعد الدین الکاشغری عن المولی نظام الدین خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور اللاري في تذييل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية وغير ذلك مات بهراة سنة ٨٩٨ ثمان وتسعين وثمان مائة وهو من نسل الامام محمد رحمه الله انتهى۔

٢٥ مؤلفات السيد الشريف علي الجرجاني الحنفي رحمه الله تعالى

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده علي بن عبد القدوس عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق شمس الدين محمد الشهرواني الشافعي عن السيد محمد بن علي الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان بقين من شعبان سنة اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ بهاء الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اهـ ملخصاً

مصنفات ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری [۲۶]

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقاية وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة۔ ارويها عن [۱] الفقيه احمد ابي الخير ميرداد عن [۲] السيد عبد الله كوجك عن [۳] عابد السندي عن [۴] حسين المغربي عن [۵] محمد بن طيب المغربي عن [۶] ابي عبد الله ابن عبد السلام الفاسي عن [۷] ابي اسحق الشهراني عن [۸] محمد فريد الصديقي الاحمد ابادي عن [۹] السيد معظم حسين البلخي عن مؤلفها على القاري رحمه الله الباري [۱۰] سنة ح وارويها نازلاً عن [۱] عبد الستار الصديقي عن [۲] الملا السويدي عن [۳] السيد

مرتضى الزبيدى عن محمد بن علاء الدين المرجاجي عن العجيمي عن محمد حسين الخافى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوى عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند فى سند تفسيره سابقاً تنبيه القارى هو على بن سلطان محمد الهروى نزيل مكة المعروف بالقارى الحنفى وقد سبق ذكره الف رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة وشرح الشاطبية وشرح الجزريه والاثمار الجنية فى اسماء الحنفية ونزهة الخاطر الفاتر فى مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف ام كذا فى التعليقات السنيه

مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله القوى

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها اروبها بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه هو المتضلع من الكمال الصورى والمعنوى والعاشق الصادق من عشاق الجمال النبوى رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا۔ هو من مبادی الشعور
شد نطاقه علی طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس علی مسند الافادة وفی عنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الی الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقی تلميذ الشيخ علی المتقی وهو تلمذ علی حسام الدين
الملتانی وابی الحسن البكری المكی وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذاً للمتقی وفی الآخر تلمذ علی المتقی ثم عاد الی الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة فی جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين فی ديار الهند۔ صنف فی العلوم خصوصاً
فی الحديث كتبا معتبرة اعتنی بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد في المحرم سنة ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ١٠٥٢
اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان صـ ٥٢

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

اَرويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ١١٤٥
كما اخبر عن نفسه ونشأ ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا
السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس
حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلدا اسماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتكملة

القدوسية والعقد الثمين في طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر في شرح اسماء اهل البدر والتفتيش في معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا۔ ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بجذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفي شهيدا بالطاعون في شعبان سنة ١٢٠٥ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضي الله تعالى عنها وعنا انتهى مختصرا۔ هذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجي۔

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلي اللكنوي المعروف بحر العلوم رحمه الله تعالى

ارويها عن الشيخ محمد خورشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادري عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف **تنبیه** بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققین
الکرام۔ زبدة المدققین العظام۔ ناهج مناهج الصلاح والسداد هادی
سالک الهدی والرشاد۔ غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم
مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش
عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللکنوی علیه رحمة الله القوی من القبیلة الانصاریة
قرأ الکتب الدرسیة علی والده وفرغ من العلوم الظاهریة وله سبع عشرة سنة وفی مدة
قلیلة من الزمان۔ فاق فی الکمالات الظاهریة والباطنیة علی الاقران
وله مؤلفات کثیرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشیة
علی حاشیة میرزاهد الجلالی وحاشیة علی شرح هدایة الحکمة
وغیرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتکملة شرح تحریر
الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغیرها۔ والارکان
الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا کتاب
مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله
تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه
وارشده الی تعلیم طریقته واخذ عنه البیعة **توفی** فی رجب سنة ۱۲۲۵

خمس وعشرین ومائتین والف انتہی معربا من شرح المثنوی

(۲) مؤلفات العلامۃ الطحطاوی محشی الدر المختار

رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ارویہا عن مولانا الفاضل محمد گل عن السید محمد المکی الکتبی عن شیخہ ووالدہ السید محمد الکتبی الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والدہ مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن السید احمد الطحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۳) مؤلفات العلامۃ مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث

الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

کحجۃ اللہ البالغۃ وفیوض الحرمین والقول الجمیل وغیرہا۔ ارویہا عن الشیخ عبد الحق النقشبندی المکی عن مولانا قطب الدین ومولانا عبد الغنی کلاہما عن مولانا محمد اسحٰق وارویہا عالیا عن الشیخ یعقوب علی الدہلوی عن مولانا اسحٰق المذکور عن مولانا عبد العزیز الدہلوی عن والدہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تنبیہ الشیخ ولی اللہ ہو قطب الدین احمد الحنفی الدہلوی حافظ عصرہ

ومسند وقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد تنتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضي الله تعالى عنه - ولد رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ۱۱۱۴ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ۴۳ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابو طاهر المدني وعاد سنة ۴۵ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ۷۶ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیۃ متبحرا
فی المباحث الحدیثیۃ۔ منہا ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرہا اھ مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطا للامام
محمد رحمہ اللہ تعالی قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاھما فی شرح المؤطا للامام مالک والتفہیمات الالٰہیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنہا الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرور المحزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرہا۔

فقہ الامام الہمام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

ارویہ عن العلامۃ الحبیشی الشافعی عن والدہ عن السید
عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاہدل عن احمد النخلی عبداللہ البصری کلاھما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي البصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحادي عن[١٧] ابي القاسم عبد الكريم الرافعي شيخ المذهب عن[١٨] ابي الفضل
محمد بن يحيى عن[١٩] حجة الاسلام الغزالي عن[٢٠] الامام ابي المعالي
عبد الملك بن عبد الله بن يوسف امام الحرمين عن[٢١] والده الشيخ
ابي محمد الجويني عن[٢٢] ابي بكر القفال المروزي عن[٢٣] الامام ابي زيد
المروزي عن[٢٤] الامام ابي اسحق الشيرازي عن[٢٥] الامام ابي العباس
ابن سريج عن[٢٦] الامام ابي سعيد الانماطي عن[٢٧] الامام ابي ابراهيم
اسماعيل بن يحيى المزني عن الامام المجتهد محمد بن ادريس
الشافعي رضي الله عنه وهو تفقه على جم غفير منهم سفيان بن عيينة
ومسلم بن خالد الزنجي والامام مالك رضي الله عنهم وهؤلاء
تفقهوا على نافع مولى عبد الله بن عمر بن الخطاب وهو تفقه
على عبد الله مولاه رضي الله عنه

[٣٣] احياء علوم الدين لحجة الاسلام ابي حامد محمد بن محمد

الغزالي وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى - ارويها عن[١]
الشيخ الحبشي عن[٢] والده عن[٣] محمد صالح الرئيس المكي عن[٤] ابن
عبد البر الونائي عن[٥] شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن[٦] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازهری عن البابلی عن سلیمان ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزة عن عمر بن مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ح وارویها عالیا عن الکمال عن والده عن عبد الرحمن الزبری ح وارویها عالیا منه عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والده عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة عن القاضی ابی حفص الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفها حجة الاسلام علیه رحمة الملک العلام تنبیه الغزالی هو محمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی بطوس سنة خمس وخمسمائة وهذا الکتاب اجل کتب المواعظ واعظمها حتی قیل فیه انه لو ذهبت کتب الاسلام

ونقي الاحياء لاغنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا في الكشف۔ وهو مجدد المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اهـ كذا في الروض الباسم صـ ۲۶۲ وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي في الطبقات الاولياء عن النووي انه قال في بستانه احصيت كتب الغزالي التي صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا في ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرة الفاخرة في كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب وكتاب الحكمة في مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة وقواعد العقائد القسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها۔

تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه

ارويها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الوفائی عن[8] ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی[9] عن[10] السید
احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن ابراہیم
الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن[11] زکریا
الانصاری عن[12] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن[13] الصلاح ابن ابی
عمر عن[14] الفخر بن البخاری عن[15] ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار
عن[16] زاہر بن طاہر الشحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے
تنبیہ ھو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف
ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ
بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ
عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس و ذہب بمکۃ وجاور اربع سنین
ثم رجع الی نیسابور و بقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب
والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ
والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان
فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی
۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شيخ الاسلام يحيى بن شرف النواوي[1] رحمه الله تعالى

ارويها عن الشيخ الحبشي عن السيد[2] احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن الشيخ[3] عبد الرحمن بن[4] محمد بن عبد الرحمن الكزبري عن ابيه عن والده[5] ح ويروي الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد الكزبري عن والده عن محمد[6] ابن عقيلة عن العجيمي عن النجم الغزي عن والده البدر عن[10] السيوطي عن شيخ الاسلام علم الدين البلقيني عن[12] ابي اسحاق التنوخي عن[13] علاء الدين بن العطار عن مؤلفها النواوي رحمه الله عليه

تنبيه قال الامام الذهبي – ص ٢٥٩ ج ٤ – النواوي الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محي الدين ابو زكريا يحيى ابن شرف بن مري الحزامي الحوارني الشافعي صاحب التصانيف النافعة مولده في المحرم سنة ٦٣١ احدى وثلاثين وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعين فسكن في الرواحية يتناول خبز المدرسة فحفظ التنبيه في اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

[1] ونوى اسم بلد كما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبي ١٢ عبد الهادي غفر الله له

حفظاً فی یأتی السنة علی شیخه الکمال بن احمد ثم حج مع ابیه واقام بالمدینة
شهراً ونصفاً ومرض اکثر الطریق فذکر شیخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشیخ محی الدین ذکر له انه کان یقرأ کل یوم اثنی عشر درساً علی
مشائخه شرحاً وتصحیحاً درسین فی الوسیط ودرساً فی المهذب
ودرساً فی الجمع بین الصحیحین ودرساً فی صحیح مسلم ودرساً فی اللمع
لابن جنی ودرساً فی اصلاح المنطق ودرساً فی التصریف ودرساً
فی اصول الفقه ودرساً فی اسماء الرجال ودرساً فی اصول الدین
سمع من الرضی بن البرهان وشیخ الشیوخ عبد العزیز بن محمد الانصاری
وزین الدین ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنیف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصیام والذکر والصبر علی
المعیشة الخشنة فی المأکل والملبس کلیة لامزید علیها ملبسه
خام وعمامته سجانیة صغیرة قال ابن العطار ذکر لی شیخنا رحمه الله
تعالی انه کان لایضیع له وقتاً لا فی لیل ولا فی نهار حتی فی الطریق
کان حافظاً للحدیث وفنونه ورجاله وصحیحه وعلیله راساً
فی معرفة المذهب وکان یاکل فی الیوم واللیلة اکلة ویشرب

ف۔ ولم یذکر ثانی عشر درساً لعله سهو من الذهبی او سقط من الناسخ والله تعالی اعلم ۱۲
عبد الهادی غفوله

شرنبہ واحدۃ عند السحر ومن تصانیفہ شرح صحیح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فی علوم الحدیث
والتقريب مختصرۃ وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبیہ والعمدۃ
فی تصحيح التنبيہ والتبيان فی آداب حملۃ القرآن وغیر ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فی النادر ممن لا يشتغل عليہ
اهدى لہ فقير ابريقا فقبلہ **وكان** يواجہ الملوك والظلمۃ
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم باللہ تعالى۔ (كتب مرۃ) من
عبد اللہ يحيى النواوى سلام اللہ ورحمتہ وبركاتہ على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام اللہ لہ الخيرات و
تولاہ بالحسنات وبلغہ من خيرات الدنيا والآخرۃ كل آمالہ
وبارك لہ فی جميع احوالہ آمين وينهى الى العلوم الشريفۃ ان
اهل الشام فی ضيق وضعف حال بسبب قلۃ الامطار وذكر
فصلا طويلا وفی طی ذلك ورقۃ الى الملك الظاہر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعۃ۔ وانتقل الى
رحمۃ اللہ فی الرابع والعشرين من رجب سنۃ ست وسبعين وستمائۃ

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصراً ملتقطاً۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابى الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى

ارويها عن الشيخ احمد جمال عن الشيخ شرف الدين عن الشيخ حسب الله كلهم عن القاوقجى عن عابد السندى عن الفلانى ح وارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الفلانى عن محمد بن سنة الفلانى عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى التعليقات السنية ما نصه العسقلانى هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن على بن محمد بن محمد العسقلانى المصرى الشافعى ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل و تخرج بالحافظ العراقى وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فى الحديث فى الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطى فى حسن المحاضرة ومن تصانيفه الدرر الكامنة فى اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

کلاهما فی اسماء الرجال والاصابۃ فی احوال الصحابۃ ونخبۃ الفکر
فی اصول الحدیث وشرحہ وتلخیص الحبیر فی تخریج احادیث
شرح الوجیز الکبیر وتخریج احادیث الاذکار وغیر ذلک اھ
ملخصا وقال الشیخ عبدالقادر العیدروس فی الزہر الباسم صفہ ۲۴۶
من روض السید حاتم ورأیت عنہ فی بعض اجازاتہ ان
مؤلفاتہ تزید علی المائۃ والخمسین اکثرہا فی عشرین مجلدا
کبارا وہو فتح الباری فی شرح صحیح البخاری وہو اجلہا مطلقا
ومن مطولاتہا ایضا اتحاف المہرۃ باطراف العشرۃ فی نحو عشرۃ
اسفار کبار اجمع فیہ اطراف عشرۃ کتب غیر الستۃ التی جمعہا
الحافظ المزی ومن المتوسطات الاصابۃ بتسمیۃ الصحابۃ فی
اربعۃ اسفار کبار وقال فیہ ایضا وکان مولدہ فی حدود سبع
وسبعین وسبعمائۃ واجتمع لہ من الشیوخ الذین یشار الیہم
ویعول فی حل المشکلات علیہم مالم یجتمع لاحد فی عصرہ کالتنوخی
والعراقی والہیثمی والبلقینی وابن الملقن والابناسی والمجد
الشیرازی والعمادی والعز بن جماعۃ بحیث ان علی کل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة ۸۵۲ اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزآبادي رحمه الله تعالى

ارويها عن[1] العلامة الحبشي عن[2] والده عن[3] منصور بن يوسف البديري عن[4] السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن[5] السيد عبد الرحمن بلفقيه عن[6] العجيمي عن[7] البابلي ح ويروي والد[2] شيخنا عن[3] عمر العطار عن[4] الونائي عن[5] شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن[6] احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن[7] البابلي عن[8] الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن[9] احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن[10] السيوطي عن[11] الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزآبادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزآبادي له تصانيف[1] كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

---

[1] وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق ۱۲ التعليقات السنية ۱۲
محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تامه في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنة ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنة ۸۱۶ ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقرى المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

---

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الهادي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر في القرأت العشر و طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد في رمضان سنه احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القران وصلى به سنه ۷٦۴ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ وجمع السبعة سنه ۷٦۸ وحج في هذه السنة ثم رحل الى الديار المصرية سنه ۷٦۹ وجمع العشر واثنتى عشرة ثم القرأت الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطي والفقه عن الاسنوي ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول والمعانى والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنه ۷۷۴ والبلقيني سنه ۷۷۵ ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنه ۸۲۷ وتوفى هناك يوم الجمعة لخمس خلون من الربيع الاول سنه ۸۳۳ ثلث وثلثين وثمانمائة وكانت جنازته مشهودة اه كذا في التعليقات السنيه صـ ۱۰۹

۲۹ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند عن على بن يحيي الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارميونى

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنتين وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية ص ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنہ ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائۃ ومن تآلیفہ فتح الرحمن بکشف ما یلتبس فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل وغیرھم وعنہ العارف عبد الوہاب الشعرانی وابو الحسن البکری والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشہاب احمد المنینی عن ابی المواہب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والہیکل الصمدانی ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تآلیف جلیلۃ مفیدۃ منہا لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار والمیزان الشعرانیۃ المدخلۃ لجمیع اقوال الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم فی الشریعۃ المحمدیہ وکتاب الیواقیت والجواہر وغیر ذلک۔ نفعنا رحمہ اللہ تعالیٰ

حتی وصل الی الغایۃ فی مذہب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنہ ۹۷۳ ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الہیتمی الشافعی رحمۃ اللہ تعالے

وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الہیتمی ھو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازہری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنہ ۹۰۹ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنہ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنہ ۹۳۷ ثم حج سنہ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنہ ۹۹۵ وذکر بعضھم سنہ ۹۷۵ ومن مؤلفاتہ شرح منہاج النووی والصواعق المحرقہ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك
ويقال في نسبته الهيتمي نسبته بمحلة ابي الهيتم من اقاليم مصر
الغربية اه كذا في التعليقات۔

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلاني رحمه الله تعالى

ارويها عن السيد الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن
عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبري عن احمد العطار ح
وارويها اجازة عن السيد محمد علي بن ظاهر الوتري ومشافهة
عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلوني عن ابي المواهب بن عبد الباقي
وعبد الغني النابلسي كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلاني تنبيه القسطلاني هو العلامة احمد شهاب الدين
ابو العباس بن محمد بن ابي بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسين بن علي القسطلاني القاهري الشافعي ولد
رحمه الله تعالى في اثنين وعشرين وعند بعضهم في الثاني عشر
من ذي القعدة سنة ۸۵۱ه احدى وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاری علی احمد بن عبد القادر
فی خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلونی والجلال
الكبیر والشیخ خالد الازهری والحافظ السخاوی وشیخ الاسلام
زكریا والف الارشاد الساری ثم اختصره فی اخر سماه الاسعاد فی
مختصر الارشاد ولم یكمل وشرح صحیح مسلم الی اثناء الحج وشرح
الشاطبیة والبردة وصنف مسالك الحنفا فی الصلوة علی
المصطفی وصنف كتاب المواهب اللدنیه بالمنح المحمدیه ولطائف
الاشارات فی القراآت الاربع عشرة وله غیر ذلك وكان
یصحب الشیخ ابراهیم المتبولی وجلس للوعظ بالجامع العتیق وتوفی
یوم الخمیس مستهل المحرم وقال بعضهم لیلة الجمعة سابع محرم سنة ۹۲۳
ثلث وعشرین وتسعمائة بمنزله بالعینیه وتعذر الخروج به الی
الصحراء ذلك الیوم لانه الیوم الذی دخل فیه السلطان سلیم
مصر ودفن علی الامام العینی شارح البخاری بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهی معربا كذا فی بستان المحدثین وغیره

فقہ الامام الہمام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ارویہ
عن[1] الشیخ محمد بن عبداللہ المنصوری المالکی مفتی المالکیۃ بمکۃ المکرمہ
عن[2] احمد الدمیاطی عن[3] عبدالغنی الدمیاطی عن[4] محمد الامیر الکبیر ح
وارویہ عن[1] محدث عصرہ وفرید دہرہ حافظ الحدیث والقرآن
مولانا الشیخ شعیب بن عبدالرحمٰن المغربی المالکی المدرس الامام
بالمسجد الحرام عن[2] سلیم البشری عن[3] احمد منۃ اللہ عن[4] الامیر الکبیر
ح وارویہ عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد[1] الجلیل والشیخ
حسب اللہ عن[2] منۃ اللہ عن[3] الامیر الکبیر عن[4] علی الصعیدی
العدوی عن[5] عبداللہ البنانی والسید محمد السلمونی عن[6] الخرشی
وعبدالباقی الزرقانی کلاھما عن[7] علی الاجھوری وابراھیم اللقانی
کل منھما عن[8] محمد البنوفری عن[9] عبدالرحمٰن الاجھوری عن[10]
شمس الدین اللقانی عن[11] علی السنھوری عن[12] طاھر بن علی بن
محمد النویری عن[13] حسین بن علی وھو عن[14] ابی العباس احمد بن
عمر بن ھلال الربعی وھو عن[15] القاضی فخرالدین ابن المخلطۃ
وھو عن[16] ابی حفص عمر بن فراج الکندی وھو عن[17] ابی محمد عبدالکریم

ابن عطاء اللہ السکندری وھو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وھو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وھو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وھو عن[21] الامام ابی محمد عبد اللہ بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالۃ وھو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وھو عن[23] الامین سحنون وعبد الملک الاندلسی وھما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشھب بن عبد العزیز العامری القیسی وھما عن الامام مالک بن انس رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر ابن الخطاب وھو تفقہ علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ تعالی عنہ۔

التوضیح[25] ومختصر خلیل[26] کلاھما للشیخ خلیل المالکی فی الفقہ

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلۃ المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد بن محمد الغماری عن مؤلفھما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیہ قال صاحب الکشف وھو خلیل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنة ٧٦٧ سبع وستين وسبعمائة ١٥م

المدونة جمع سحنون بن سعيد رحمه الله تعالى وبالسند

الى السيوطی قال انبانی بها ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی

نجم الدين عبد الرحمن بن عبد الوارث البكری المالكی عن الحافظ ابی

الفضل عبد الرحيم بن حسين العراقی عن ابی علی عبد الرحيم بن عبد الله

الانصاری انا ابو القاسم بن سراقة العامری عن ابی القاسم احمد

ابن يزيد بن بقی القرطبی عن ابی عبد الله محمد بن عبد الحق الخزرجی

القرطبی عن عبد الله محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر

احمد بن محمد بن عيسی عن عبد الرحمن بن احمد التجيبی عن

اسحق بن ابراهيم التجيبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زيد عن

محمد بن وضاح عن سحنون رحمه الله تعالى ـ

فقه الامام الهمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی الله تعالى عنه

اروية عن العلامة الحبشی عن الشريف ابن ناصر عن عابد السندی

ح واروية عن العلامة النبيل الشيخ عبد الجليل عن عابد

السندی اجازة عن يوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خليل

كدك زاده عن[5] محمد بن احمد الحنبلي عن[6] عبد القادر التغلبي عن[7]
عبد الرحمن البهوتي الحنبلي عن[8] تقي الدين بن احمد البخاري عن[9]
الفتوحي الحنبلي عن[10] والده القاضي شهاب الدين احمد بن عبد العزيز
ابن البخاري الفتوحي الحنبلي القاهري عن[11] القاضي شهاب الدين ابي
حامد احمد بن نور الدين ابي الحسن علي بن احمد البشبيشي القاهري
الحنبلي عن[12] القاضي عز الدين ابي البركات احمد بن القاضي برهان
الدين ابراهيم بن القاضي ناصر الدين نصر الله الكناني الحنبلي
عن[13] الجمال عبد الله بن القاضي علاء الدين بن علي الكناني الحنبلي
عن[14] علاء الدين ابي الحسن علي بن احمد بن محمد الفرضي الدمشقي
الحنبلي عن[15] الفخر ابي الحسن علي بن احمد المعروف بابن البخاري
عن[16] ابي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافي الحنبلي عن[17]
ابي علي الحسن بن علي التميمي الواعظ الحنبلي عن[18] ابي بكر احمد بن جعفر
القطيعي الحنبلي عن[19] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن[20] ابيه
الامام احمد بن حنبل عن[21] سفيان عن[22] عمرو بن دينار عن[23] ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

المقنع في الفقه الحنبلي اروبه عن الشيخ حسب الله عن عبد الحميد الداغستاني عن ابراهيم الباجوري عن محمد الفضالي عن عبد الله الشرقاوي عن عطية الاجهوري عن محمد العشماوي عن عبد الله البصري عن البابلي عن محمد الحجازي الواعظ عن العارف عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الحديث جلال الدين السيوطي عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابي عمر عن الفخر علي ابن احمد البخاري عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلي تنبيه ابن قدامة هو الحافظ موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي الحنبلي رحمه الله تعالى توفي سنة ٦٢٠ احدى وعشرين وستمائة۔

الاقناع وسائر تصانيف ابي الحسن علي بن عبيد الله بن نصر البغدادي رحمه الله تعالى ۔ وبالسند الى الفخر بن البخاري عن ابي الفرج بن الجوزي عن المؤلف۔

تصانيف الشمس محمد بن ابي بكر القيم رحمه الله تعالى اروبها عن الحبيب الحبشي باسانيده الى القشاشي عن الشيخ

الرملي عن الزين زكريا عن النجم عمر بن فهد المكي عن الشيخ زين الدين سليمان بن داؤد بن عبد الله الموصلي ثم الدمشقي عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادي ثم الدمشقي عن الشمس محمد بن ابي بكر بن القيم تنبيه هو الشيخ شمس الدين محمد بن ابي بكر بن قيم الجوزية الحنبلي الدمشقي المتوفى لسنة احدى وخمسين وسبعمائة اھ كشف الظنون

تصانيف العلامة ابن تيمية الحراني رحمه الله تعالى

بالسند المذكور الى ابن القيم عنه ح وبالسند الى زكريا الانصاري عن العز عبد السلام عن ابي الطاهر عن زينب بنت الكمال عن مؤلفها۔ تنبيه قال الامام الذهبي في التذكرة ابن تيمية الشيخ الامام العلامة الحافظ الناقد المفسر المجتهد البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادرة العصر تقي الدين ابو العباس احمد بن المفتي شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم

---

[1] ومن تصانيفه منتقى الاخبار ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین

وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم

وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ

الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث

وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من

بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان

الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت

بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد ـ حدث بدمشق و

مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة

والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین ـ وبها توفی فی العشرین

من ذی القعدة سنة ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا

ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة

رحمهما الله تعالی اھ مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی او جدی

انا اشک ایهما قال وکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی

جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رآها بتيماء فسمي بها ١٢ (ابن خلكان)

مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى ارويها عن السيد رحمة الله الرائديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة قطب الاقطاب وفرد الاحباب مطلع الانوار الجلية مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الاكرم مؤيد الائمة أبي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[١] الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه ارويها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[١] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان ويقال لها كيلان وجيلان ويقال فيها جيلان وكيلان على دجلة مايلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صفحہ ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

الی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی
الحنبلی عن المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ هو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد الله ابن الامام
یحیی الزاهد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد الله بن الامام موسیٰ الجون بن الامام
عبد الله المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام اسد الله الغالب الذی
ارتقی اعلیٰ مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه رضی عنه وعنهم اجمعین ولد رضی الله عنه

لہ فتوح الغیب ۱۲ ؁ لقب به لانه ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوهریه صفحه ۲۴ ج ۲ ؁ المحفل الخاص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت صفحه ۳۴ ج ۲ ؁ من عقد الیواقیت الجوهریه صفحه ۳۴ ج ۲ ۱۲

سنہ۵۷۰ھ او سنہ۵۷۱ھ و توفی سنہ۵۶۱ھ احدی وستین وخمسمائۃ وفی
بہجۃ الاسرار صہ۲۲ کان الشیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالی یمشی فی
الہواء علی رؤس الاشہاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس
حتی تسلم علی وتجیئ السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری
فیہا وتجیئ الشہر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الاسبوع
ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی
بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون
علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ
انا حجۃ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ ووارثہ فی الارض
انتہی وفی تاریخ الامام الیافعی واما کراماتہ فخارجۃ عن
الحصر اھ مختصرا

عوارف المعارف للشیخ الکامل شہاب الدین السہروردی قدس سرہ

والسند الی الشیخ عبد الباقی الحنبلی عن المعمر
المسند ابی عبد الرحمن محمد الحجازی عن المعمر محمد بن ارکماس الحنفی
عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین
ابی حفص عمر بن محمد السهروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام
الیافعی فی القابہ استاذ زمانہ فرید اوانہ مطلع الانوار منبع
الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ
الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة
السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
البکری السهروردی قدس اللہ تعالی سرہ کان من اولاد
ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ونسبتہ فی التصوف
الی عمہ ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی
وکثیرا من المشائخ وقالوا کان مدة مع بعض الابدال بجزیرة
عبادان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادتہ فی رجب سنة ٥٣٩ تسع
وثلثین وخمسمائة ووفاتہ سنة ٦٣٢ اثنتین وثلثین وستمائة اھ ملتقطا

٥٧ **الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی**
قدس سرہ - ارویها بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الاکبر رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ قال فی نفح الطیب ولد رضی اللہ عنہ
یوم الاثنین اولیلۃ سابع عشر من رمضان سنۃ ۵۶۰ ستین خمسمائۃ
فی مُرسِیۃ وھی فی شرق الاندلس وھو قدوۃ القائلین بوحدۃ الوجود
وطعن فیہ کثیر من الفقہاء وعلماء الظاھر وعظمہ شرذمۃ من الفقہاء
وجماعۃ من الصوفیۃ وفخموہ تفخیما عظیما ومدحوا کلامہ مدحا
کریما ووصفوہ بعلو المقامات واخبروا عنہ بما یطول ذکرہ من
الکرامات ھکذا ذکرہ الامام الیافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ولہ اشعار
لطیفۃ غریبۃ واخبار نادرۃ عجیبۃ ولہ مصنفات کثیرۃ جمع احد
من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبہ کتابا وقال فیہ ان تصانیف الشیخ
ازید من خمسمائۃ وتوفی رحمہ اللہ تعالیٰ لیلۃ الجمعۃ الثانیۃ والعشرین
من شھر الربیع الاٰخر ۶۳۸ ثمان وثلثین وستمائۃ بدمشق ودفن
بظاھرھا فی سفح جبل قاسیون والاٰن ذلک الموضع مشھور
بالصالحیۃ اھ ملخصا

۵۹ قوۃ القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

رحمہ اللہ تعالیٰ - ارویہ عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

كلاهما عن[2] السيد عيدروس بن عمر عن[3] السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن[4] السيد الامام علوى بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن[5] الحبيب عمر بن سقاف عن[6] الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن[7] الجامع السيد ابى علوى محمد بن ابى
بكر الشلى عن[8] الامام ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى
عن[9] احمد بن عيسى بن جميل الكلبى عن[10] على بن ابى بكر القرافى
عن[11] الجلال السيوطى عن[12] الشهاب احمد الحجازى عن[13] ابى اسحق
التنوخى عن[14] ابى العباس احمد الحجار عن[15] عبد العزيز بن
دلف عن[16] ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى عن[17] ابى على
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوى عن[18] عمر بن ابى طالب محمد
ابن على المكى عن والده المؤلف **تنبيه** ابو طالب هو محمد
ابن على بن عطية المكى رحمه الله تعالى **قال** فى الانتباه
فى وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فى الاسلام
مثله فى دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فى السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنیۃ الطالبین و العوارف انتہی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی الآخرۃ سنہ ٥٨٦ ست و ثمانین وثلثمائۃ ببغداد و دفن بمقبرۃ المالکیۃ وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ٤٩٢ ج ١

الرسالۃ القشیریۃ للعلامۃ ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمہ اللہ تعالے

وبالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعۃ عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوہاب بن شاہ الشاذیاخی عن مؤلفہا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ القشیری اسمہ عبد الکریم بن ہوازن لہ لطائف کثیرۃ فی کل من الفنون وتصانیف لطیفۃ۔ اخذ الطریقۃ عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیہ وولد فی الربیع الاول سنہ ٣٧٦ ست وسبعین وثلثمائۃ وتوفی صبیحۃ یوم الاحد السادس عشر من الربیع الآخر سنہ ٤٦٥ خمس وستین واربعمائۃ ودفن بنیسابور، وقال صاحب کشف المحجوب سالت الامام القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجۃ بحجر اسد نقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندرانى الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنه تسع وسبعمائة قال في كشف الظنون في ذكر الحكم صفه ۴۲۳ ج ۱ وهي حكم منشورة على لسان اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامۃ
الشیخ غلام مصطفے وھو یرویہ عن نادر عصرہ وعلامۃ دھرہ الفقیہ
النبیہ الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامۃ وقتہ وفرید
عصرہ شمس العلماء مولانا الشاہ رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنۃ ۱۳۲۵ کلاھما عن قطب الاوتاد
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن مولانا یعقوب الدھلوی عن مولانا عبد العزیز الدھلوی
عن والدہ ح وحصل الاجازۃ ایضا للشیخ غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیۃ والکرامات الجلیۃ الشیخ امداد
اللہ المھاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والدہ
المؤلف وقد تقدم ذکرہ ۔

۳۰ رمضان ۱۲

کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد اللہ السید محمد

ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمہ اللہ تعالی

ارویہ قرأۃ عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظری عن السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنشاح واروبیہ ایضاً قراءۃً عن شیخ الدلائل الشیخ عبدالحق المکی وعن شیخ الدلائل المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللہ الشیخ علی بن یوسف مالک باشلی المدنی عن السید محمد بن السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبدالقادر الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبدالعزیز التباع عن مؤلفہ ولنا فیہ طریق اخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامۃ عمر الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلیٰ سند یوجد فی الدنیا الآن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبدالجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی **تنبیہ** الامام الجزولی ہو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ المتوفی سنہ ۸۷۰ وفی کشف
الظنون سنہ ۸۵۴ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان ہذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظبون
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا
وفی وجہ تالیف ہذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

ادل الخيرات لمولانا العلامة اسماعيل الايدنجكلي رحمه الله تعالى۔ ارويه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوي عن ابيه الشيخ عمر زاهد عن جده مؤلفه تنبيه هو جامع الشريعة والطريقة مولانا الحافظ اسماعيل بن ادريس فندى ولد بآيدنجكل وتوفي بالمدينة المنورة رحمه الله تعالى۔

الحزب الاعظم لمولانا على القارى رحمه الله البارى ارويه عن الشيخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنى الى المؤلف وتقدم ذكره مرارا

حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهيد الاكبر الحسيب ذى النسبتين الطاهرتين الجسدية والروحية المحمدى العلوى الفاطمى الحسنى ابى الحسن نور الدين على الشاذلى رضى الله تعالى عنه بالسند المذكور الى ابى الطاهر الكورانى عن احمد النخلى عن محمد بن العلاء عن سالم السنهورى عن النجم الغيطى عن زكريا الانصارى عن

الغز عبد الرحيم عن[١٣] التاج السبکی عن[١٢] والدہ علی بن عبد الکافی
السبکی عن[١١] احمد بن عطاء اللہ عن[١٠] ابی العباس احمد بن عمر المرسی
عن ابی الحسن الشاذلی ح وارویہ سماعا وقرأۃ عن[١] مولائی و
شیخی محمد عمر عن[٢] محمد عبد الرحیم القرشی عن[٣] عبد الحی المکی عن[٤] فصیح
اللہ عن[٥] القاضی عبد الصمد عن[٦] سلامۃ اللہ عن[٧] رضی الدین
ابی الخیر عن[٨] القاضی سناء[١] اللہ الفانی فتی ح وارویہ ایضا
عالیا عن[١] الشیخ عبد الحق عن[٢] الشیخ محمد قطب الدین والشیخ
عبد الغنی کلاھما عن[٣] محمد اسحق عن[٤] عبد العزیز الدھلوی کلاھما
عن[٥] ولی اللہ المحدث الدھلوی عن[٦] ابی الطاھر عن[٧] الشیخ عیسی المغربی
عن[٨] الشیخ الناصری عن[٩] شمس الدین الطبری عن[١٠] ابی احمد المقری
عن[١١] ابی محمد المقری عن[١٢] ابی الطیب المکی عن[١٣] محمد المرزوق
الحلبی عن[١٤] ابی عبد اللہ البخاری عن[١٥] ابی العزائم الاشفقی
عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سرہ تنبیہ قال فی

---

[١] وبعضھم یکتبونہ بالثاء المثلثۃ ١٢

كشف الظنون صفحه ۳۳ حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفي سنه ٦٥٦ه ست وخمسين
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اه توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنه ٦٥٦ه وكان مبدؤه ومنشؤه

عبد الجبار

بالمغرب الاقصى اه كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عيدروس رحمه الله تعالى

حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى

محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النووى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشغال وكان لا ياكل الا اكلة واحدة بعد العشاء ولم يتزوج

قط و توفي بعد ما زار القدس في رجب سنة ٦٧٦ست وسبعين و ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣١ كذا في التعليقات صه ١٢ وقال في ثبت ابن عابدين ما نصه قال الشهاب النحلي في ثبته عن شيخه علي بن الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالى ان قارئ هذا الحزب يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين في الباطن بالسلب ومن مكائد الفسقة في الظاهر بجميع ما يفعلونه من سحر وشعبذة ومكروه وغير ذلك اه

حزب المسمى بالدور الاعلى المنسوب الى شيخ العارفين محي الدين محمد بن عربي رحمه الله تعالى

وبالسند الى عبد الوهاب الشعراوي عن زين الدين زكريا بن محمد القاهري عن العارف ابي الفتح محمد بن زين الدين المراغي العثماني عن شرف الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمي العقيلي الجبرتي الزبيدي عن المسند المعمر ابي الحسن علي بن عمر الواني الصوفي عن استاذ اهل التحقيق ابي عبد الله محي الدين بن عربي وقد

ذکرہ مرادار حمہ اللہ تعالےٰ

القصیدۃ[19] الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَرویہا قرأۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن[1] الشیخ عمر الخراسانی عن[2] السید الشاہ قدرۃ اللہ عن[3] السید نور الحسن عن[4] السید النور الاعظم عن[5] السید نور الاتقیاء عن[6] السید الشاہ خلیل اللہ عن[7] السید الشاہ اسد اللہ عن[8] السید المخدوم الساوی القادری عن[9] الشیخ بہاء الدین باجن عن[10] السید الشاہ رحمۃ اللہ عن[11] السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن[12] السید الشاہ سعد اللہ عن[13] السید وجیہ الدین البخاری عن[14] القاضی شمس الدین الیمنی عن[15] السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن[16] السید الشاہ نعمۃ اللہ عن[17] السید عبد اللہ الشطاری عن[18] السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالےٰ

اَرویہا قرأۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن[1] مولانا عبد الحق النقشبندی عن[2] ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیہ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی اسحٰق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالیٰ تنبیه هو شیخ الاسلام قدوة الانام ابو عبدالله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی ثم البوصیری المتوفی سنه ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات۔ وهذه القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس تیبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه وتعالیٰ من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود في هذه الورقات التبرك بالانتظام في سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة في هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكوراني المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندي المسمى

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المخصوص
واما العدل الضابطه المتثبت فيقال فيه كذالك ويقال بسكون الموحدة ايضا ففي المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وسمح ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم اثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثَبْت ساكن الباء متثبت في اموره وثبت
الجنان اي ثابت القلب وثبت في الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثَبَت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب اسباب انتهى مجموعة الاقوال في اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له ملا عن العجلوني رح

بحر الشارد - الراوی لکل صادر و وارد - وکثبت العلامة
الشیخ اسمٰعیل العجلونی وکثبت العلامة ابن عابدین الشامی وکثبت
العلامة ابن حجر المکی المسمی بکتاب المسانید وکثبت الامام
السنوسی المسمی بالبدور الشارقة فی اثبات سادتنا المغاربة
والمشارقة وکثبت العلامة البدیری المسمی بالجواھر الغوالی
فی ذکر الاسانید العوالی وکثبت الامیر الکبیر وکثبت
العلامة الشیخ صالح الفلانی المسمی بقطف الثمر فی رفع
اسانید المصنفات فی الفنون والاثر وکثبت
العلامة الکزبری وکثبت العلامة السید عیدروس المسمی
بعقد الیواقیت الجوھریة وکثبت العلامة العجیمی المسمی
بکفایة المتطلع وکثبت العلامة یوسف النبھانی وکثبت
مولانا عبد الغنی المدنی وکثبت العلامة الشنوانی وکثبت
الامام الجزری وکثبت العلامة ابی سالم العیاشی وغیر
ذلک وھی کثیرة - وسأذکر بعضھا فی خاتمة ھذا الکتاب

الحصة الثالثة من کتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین و تسمی بهادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیه افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے پینسٹھ[۶۵] اشیاخ کرام کا ذکر اور پچپن[۵۵] کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ستر احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض رفاہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اِسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصاؤها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار
غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من احد ولابد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطرق
ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اهـ فعلى هذا تكون
المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمنها
كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتمييز - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه
محمدا - او عنيت نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الاماني نصه والمسلسل من فضيلة اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اهـ فاردت
ان ذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيدها
راجيا ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال[5]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	إلا الحديث وإلا الفقه في الدين
العلم ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله أهله	وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعاد له على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا أخفي لصالح والجبات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المسندات جعلت حظي	وحفظ العلم خير العائدات
أئمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت[1] وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[1] یہاں سے احادیث مسلسلات کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہوسکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ومتصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امۃ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الهادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اکثرها مرفوعا متصلا الی سید الکائنات - تأسیا
بسیدنا موسی الکلیم - علی نبینا وعلیه التحیة والتسلیم - بانه
اختار سبعین رجلا من قومه - لما ذهب لمیقات ربه - کما
نطق به القرآن کتاب ربنا - واختار موسی قومه سبعین رجلا
لمیقاتنا - متوسلا بها متشفعا فیها الی جنابه الکریم - راجیا
برحمته وغفرانه الفخیم - جعلها الله ذخیرة لی یوم الدین - یوم
یقوم الناس لرب العالمین
فها انا اشرع فی المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة لوجوه ذکرها العلامة العجلونی
رحمه الله تعالی فی ثبته عن مسالك الابرار الی احادیث النبی
المختار للشیخ ابراهیم الکورانی رحمة الله علیه احدها ان الله تعالی
خاطب نبیه صلی الله علیه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعالمین
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقیة الکائنات فکان اول سلسلة
الکائنات فناسب ان یکون حدیث الرحمة العام المتعلق بمن
فی الارض اول الاحادیث المسلسلة ثانیها ما دل علیه الحدیث

القدسی من سبق الرحمۃ بقولہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثہا ایضا ثالثہا تقدم کتابۃ الحق لسبق الرحمۃ بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما رواہ الدیلمی

اول شیئ خطہ اللہ فی الکتاب الاول اننی انا اللہ لا الٰہ الا

انا سبقت رحمتی غضبی فمن شہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ فلہ الجنۃ فناسب ان یکون حدیث الرحمۃ متصفا
باولیۃ کتابۃ الخلق لہ کما کانت الرحمۃ متصفۃ باولیۃ کتابۃ الحق
لہا انتہی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلۃ بالاولیۃ ثلاثۃ
احدہا حدیث عبد اللہ بن عمر المشہور وثانیہا حدیث انس
ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیتہ فلیتوضأ اذا حضر
غداؤہ واذا رفع رواہ ابن ماجہ وثالثہا حدیث عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة فيقول لهم انى لم اجعل حكمتى فى قلوبكم الا وانا اريد بكم الخير اذهبوا الى الجنة فقد غفرت لكم على ما كان منكم رواه الامام ابو حنيفة فى مسنده فا قول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں	الحديث الاول المسلسل بالأولية

حدثنى به ولى الله الحبيب الحبشى وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنى به علامة وقته الشريف محمد بن ناصر وهو اول حديث سمعته منه ح وحدثنى به العلامة السيد سالم البار وهو اول قال حدثنى به اسماعيل النواب وهو اول قال حدثنى به الشريف محمد بن ناصر وهو اول عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن والده السيد سليمان عن عبد الخالق المزجاجى عن محمد المعروف والده بعقيله ح وشيخنا الحبشى يرويه ايضا عن السيد احمد بن عبد الله البار عن عبد الرحمن الكزبرى قال حدثنى به شيخنا بدر الدين محمد بن احمد المقدسى الشهير بابن بدير فى داره الملاصقة بالمسجد الاقصى وهو اول حديث سمعته منه ثنى

لے اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شیخنا مصطفی ابو النصر الدمیاطی وهو اول ثنی به الشیخ محمد المعروف
والده بعقیله وهو اول ح والسید عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل
یرویه ایضا عالیا عن الشیخ امر الله المزجاجی عن الشیخ محمد عقیله
عن الشیخ احمد الدمیاطی المشهور بابن عبد الغنی قال وهو اول
حدیث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزیز
المنوفی قال وهو اول ثنا به الشیخ المعمر ابو الخیر بن عموس الرشیدی
وهو اول ثنا به شیخ الاسلام زکریا وهو اول ح وارویه ایضا
عن الشیخ محمد حسب الله وعن الشیخ ابی الخیر احمد جمال وعن
الشیخ شرف الدین القزانی سمعته منهم فی اول ساعة اجتمعت
بهم فیها فی المسجد الحرام تجاه البیت الامین فمن الاول فی
خامس عشرة من شهر ذی القعدة ومن الثالث ایضا بین العشا
لیلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذی الحجة الحرام سنة ۱۳۲۴ الف
وثلاثمائة واربع وعشرین قال الاولان حدثنا به الشیخ محمد القاوقجی
الطرابلسی الشامی وهو اول حدیث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فی حالة احرام بعدما طاف وسعی من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وھو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وھو اول حدیث سمعتہ
منہ فی سنہ ۱۲۱۲ بزبید المحروسۃ انا بہ احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وھو اول مطلقا بزبید المحروسۃ سنہ احدی وسبعین و
مائۃ والف اخبرنی بہ عبد الرؤف البشبیشی وھو اول تح
انا بہ احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وھو اول انا بہ
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامۃ المزاحی المصری وھو اول
انا بہ احمد بن خلیل السبکی وھو اول انا بہ المحقق احمد بن حجر الھیتمی
وھو اول انا بہ زکریا الانصاری وھو اول ثنی بہ الحافظ ابن
حجر وھو اول انا بہ الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وھو اول ثنی بہ الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراھیم المیدومی وھو اول ح والشیخ ابو الخیر حمال یرویہ
کذالک عن شیخہ المعمر البرکۃ المدخر الشیخ فضل الرحمن وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی سنہ ۱۳۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدھلوی
وھو اول ثنی والدی ولی اللہ عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجۃ اللہ محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حضرۃ
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسماعہ
عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن فہد عن
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامۃ برہان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاہما عن الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح واروبہ عن الشیخ عمر الخراسانی
وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الاخرۃ سنۃ ۱۳۱۹ الف و
ثلاثمائۃ وتسعۃ عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وھو
اول عن مولانا اسحاق وھو اول ثنی بہ عبد العزیز الدہلوی
وھو اول ح وحدثنی بہ العلامۃ الشیخ عبد الجلیل وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدۃ الحرام سنۃ ۱۳۲۴ قال ثنا بہ الشیخ
سخاوت علی وھو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدہلوی
المہاجر المکی وھو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وھو اول ح ثنی بہ السید عمر من لفظہ بجاہ

قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اول ثنی الشیخ عبداللہ البصری ح
وثنی بہ الشیخ محمد سعید الادیب وھو اول حدث سمعتہ منہ فی ثمان
وعشرین من رجب سنۃ الف وثلثمائۃ واربع وعشرین عن
احمد جمال المکی ح وھو اول حدیث سمعتہ منہ عن عبد اللہ سراج ح
وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار ح وحدثنی بہ العلامۃ
الشیخ عبد اللہ القدوسی النابلسی وھو اول حدث سمعتہ منہ فی
بیت شیخی الشیخ شعیب المغربی بمکۃ المکرمۃ عام الف وثلثمائۃ واربع
وعشرین عن الشیخ فالح المدنی - والسید الحبشی والسید سالم
البار المذکوران یرویانہ کذلک عنہ ای عن الشیخ فالح المدنی
قالوا وھو اول حدیث سمعناہ منہ واورد بہ اجازۃ عن الشیخ
فالح المذکور عن السید ابی عبد اللہ محمد بن علی بن السنوسی قال
وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار انا بہ ابو الحسن علی الونائی
قال وھو اول انا البرھان ابراھیم بن محمد النمرسی قال وھو اول
عن عبد اللہ البصری قال وھو اول ثنا یحیی بن محمد الشھیر
بالشاوی وھو اول حدث سمعناہ منہ انا بہ سعید بن ابراھیم

الجزائری المفتی الشهیر بقدورة قال وهو اول انا به سعید بن محمد
المقری قال وهو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوهرانی قه وهو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراهیم التازی قه وهو اول قال قرأته علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قه وهو اول
بحث قرأته علیه ثم سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قه وهو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم البکری
المیدومی الخطیب قه وهو اول ح والشیخ عبد الله البصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قه وهو اول انا به الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قه وهو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری قه وهو اول انا به برهان الدین ابراهیم بن
علی بن احمد القلقشندی وهو اول قه اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی وهو اول انا به الصدر ابو الفتح المیدومی وهو
اول انا به النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی وهو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی وهو اول انا به ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری وهو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول انابه[١٧] ابو طاهر محمد بن محمد
محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة[١٨]
الزيادي وهو اول انا به[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز
بالزاي المكررة وهو اول انا به[١٩] عبد الرحمن بن بشر بن الحكم النيسابوري
وهو اول انا به[٢٠] سفيان بن عيينة وهو اول عن[٢١] عمرو بن دينار عن[٢٢]
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن[٢٣]
عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الراحمون[٢] يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وفي بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء كذا في ظفر الاماني
قال الشيخ عابد في حصر الشارد وابو قابوس راوي هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذكره ابو احمد الحاكم وذكره ابن حبان في الثقات

---

[١] هكذا ضبطه في حصر الشارد ١٢ مسكين عبد الهادي غفر له

[٢] رحم کرنیوالوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کریگا ١٢ عبد الهادی

الحاكم

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اهـ وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ولقد احسن الخطيب النوري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح واروي المسلسل بالاولية برواية الجن عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (٦) واسطے ہیں ١٢
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي خضير مفتي الدمياطي قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن محمد الحنفي قال وهو اول عن شمهورش القاضي الجني الصحابي رضي الله عنه وهو اول عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه الامام احمد في مسنده وابو داود وعن مسدد و الترمذي في جامعه والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في الادب المفرد عن عبد الرحمن بن بشر لكنهم لم يسلسلوه وقوله يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء وجملة التنزيه رواها جماعة من رواة هذا الحديث واسقطها اخرون لانها ليست من الحديث ورواية شمهورش المذكور ايضا مثله كما ذكره ابو خضير في اجازته قلت قال شيخنا ابو الفيض عبد الستار المكي توفي شمهورش الجني في سنة ١٢٩ و اخبر بوفاته الاستاذ الشيخ عبد الغني النابلسي ووافق تاريخ وفاته فقد الجني شمهورش ذكره المرادي في ترجمة الشيخ احمد المنيني انتهى قال محدث الشام العلامة العجلوني في ثبته و يقال اسمه عبد الرحمن رضي الله عنه اه والله تعالى اعلم فائدة مهمة في الرواية عن الجن قال ابن حجر في ثبته صفحة ٤ في القاعدة الرابعة من خاتمته في الباس الخرقة السهروردية ما نصه سبق لنا عن

الراحمون

وفات شمهورش الجني

الرواية عن الجن

---

[1] توفي رحمه الله تعالى في اواخر شعبان سنة ١١٦٢ وقد بلغ من العمر ٩٣ سنة ١٢ ثبت العجلوني

شیخنا الامام العامل المسلک الصوفی الجامع بین العلوم الظاهرۃ والمعارف الباطنۃ وبین الشریعۃ والحقیقۃ ذی الکرامات الظاہرۃ والاحوال الباہرۃ طریقۃ اقرب من طریقۃ الخوافی[۱] المذکورۃ ولا یلزم علیہا مخالفۃ للقواعد الشرعیۃ بوجہ اصلا وھی ما کان یذکرہ رضی اللہ عنہ لاخصاء اصحابہ ویتحفھم بہا من ان الجن کانت تجتمع بہ تاخذ عنہ ویاخذ عن بعضھم وانہ کان من جملۃ ھؤلاء شخص یذکر لہ انہ تابعی لانہ من اصحاب بعض الجن الذین اجتمعوا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وامنوا بہ واقراھم القراٰن وامرھم ان یبلغوہ عنہ لمن وراءھم وانہ اخذ عن التابعی وانہ اجازہ بما اجازہ بہ شیخہ الجنی الصحابی وان شیخنا اجاز لنا ولبقیۃ اخصاء اصحابہ ما اجازہ بہ ذلک الجنی وھذا کلہ وان لم یفد شیئا علی طریقۃ المحدثین وعلماء الظاہر لکنہ یفید عند ارباب الباطن الذین الھموا صدق ذلک الجنی فیما اخبر بہ ویفید اتباع ھؤلاء الملھمین التبرک والانتظام فی سلک ھذا السند الذی بفرض صحتہ فیہ

---

[۱] وھو الزین ابوبکر محمد الخوافی شیخ شیخ شیخ الاسلام زکریا الانصاری ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ

من الفوائد والمراتب العلیۃ والامدادات العرفانیۃ انتھی وقال
ایضا فی الفتاوی الحدیثیۃ بعد ذکر روایۃ الحدیثین عن الجن
واعلم ان الاستدلال بھذین الحدیثین مبنی علی جواز الروایۃ عن
الجن وقد روی عنھم الطبرانی وابن عدی وغیرھما لکن توقف فی
ذلک بعض الحفاظ بان شرط الراوی العدالۃ والضبط وکذا مدعی
الصحبۃ شرطہ العدالۃ۔ والجن لا تعلم عدالتھم مع انہ ورد الانذار
بخروج شیاطین یحدثون الناس والتوقف متجہ انتھی قلت
وممن روی عنھم العلامۃ نجم الدین الغیطی فھو قرأ الفاتحۃ
علی شمھورش المتقدم ذکرہ کما ذکرہ العجلونی رحمہ اللہ تعالی
وقد وقع تضمین ھذا الحدیث[۱] فی النظم ایضا لبعض الائمۃ فمنھا
ما رویناہ من طرق عدیدۃ للحافظ ابی القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ
ابن عساکر الدمشقی رحمہ اللہ تعالی لنفسہ حیث قال ؎

تضمین حدیث الرحمۃ لبعض الائمۃ ۱۲

بادر الی الخیر یا ذا اللب مغتنما	ولا تکن عن قلیل الخیر محتشما
واشکر لمولاک ما اولاک من نعم	فالشکر یستوجب الافضال والکرما

[۱] ای حدیث الرحمۃ ۱۲ عبد الھادی غفر اللہ لہ

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من في الارض قد ... آن ان يرحمه من في السما

فارحم الخلق جميعا انما ... يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضي زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلي ... فارحم جميع الخلق يرحمك الولي

ولابن حجر المكي رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما ... رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذي ... عم الخلائق جوده ونواله

فالراحمون لهم نصيب وافر ... من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن في الارض يرحمهم ... من في السماء كذا عن سيد الرسل

فارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبي رح

الحب منك مسلسل فی الاول	فاحنن ولا تسمع کلام العزل
وارحم عباد الله یا من قد علا	من یرحم السفلی یرحمہ العلی

حاشیہ: بالاول العذل — فارحم

ولزین الدین العراقی رحمہ اللہ تعالی

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما	ولا العلیم اذا شکی لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمن رحمتہ	وانما یرحم الرحمن من رحما

حاشیہ: یشکو

ولہ ایضا

ان ترد رحمۃ واسعۃ	فی الدنی ثم فی القارعۃ
فارحم الخلق طرا تجد	راحما رحمۃ واسعۃ

وللقیراطی رحمہ اللہ تعالی

لی فیک حب اول ارویہ من طرق علیہ وحدیث شوقی فی هواک مسلسل بالاولیہ- قال ابن الطیب رحمہ اللہ تعالی وقد کنت ضمنتہ مرات واقتبستہ فی مقطعات جمۃ علق بالبال منہما قولی

یا عباد اللہ بلوا الرحما	ولخلق اللہ کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم	من سما سلطانہ فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی

كن يا أخي رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يونسك إيناسا

ففي الصحيحين ما معناه متصلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا

والراحمون روى الأشياخ مرتفعا ... بالأولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم أهل الأرض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادق العمل

الراحمون ورد يرحمهم أبدا ... رب السماء هو الرحمن أنعم لي

قال ارحموا من في الأرض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الأستاذ النابلسي قدس سره

لقد أتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا أوليا قد رويناه

قال النبي صلاة الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه

الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منه نرويه بمعناه

من كان يرحم من في الأرض يرحمه ... من في السماء وإن الراحم الله

وللشيخ أحمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق بأخلاق الرسول فإنها ... سبيل رضى الرحمن في كل مورد

وراقب لطيف انس من نفحة الرضى ... تعرض لها إن كنت ذا لب في مشهد

وداوِ صبا فه جلت عن الحصر غيرة ... ولكن ببعضها فكن خير معتد

رؤفا بخلق الله وارحم ضعيفهم ... بنص رحيم للعوالم منجد

فاولى عباد الله رحم منعم ... لفرد يبها شكرا يروح ويغتدي

فقد جاء عن خير الانام مسلسلا ... عظيم بشارة بفضل ممجد

برحمة اهل الارض ترحم من السما ... ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصري رحمه الله تعالى

اخلق بمن يظلم ان يظلما ... وبالذي يرحم ان يرحما

من لم يكن يرحم بالقلب من ... في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في ... كل الامور فيا ويل الذي ظلما

وارحم بقلبك خلق الله كلهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة

صافحت السيد حسين الحبشي المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه قال صافحت والدي البدر الحسين بن عبد الله قال صافحت خالي

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی

السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ

بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال[9] صافحت احمد بن

حجر المکی قال[10] صافحت شیخ الاسلام زکریا ح[11] صافحت القرطبی ح[12] صافحت

ابا المجد القزوینی ح صافحت[13] ابا بکر المقری ح[14] صافحت ابا الحسن بن

ابی زرعۃ ح صافحت[15] ابا منصور البزازی ح[16] صافحت عبد الملک

ابن بجید ح صافحت[17] ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ح[18] صافحت

عمرو بن سعید ح[19] صافحت احمد بن دھقان قال[20] صافحت خلف

ابن تمیم ح[21] صافحت ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ[5] قال[22] دخلنا

علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت

بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا

حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

[5] ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے اس ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے بڑھکر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپ نے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها اباهرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني ق ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني ق ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني ق ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني ق القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قال زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني قال احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قال احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قال السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قال السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قال السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قال السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قال السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قال السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قال شيخنا السيد حسين

الحبشی قلت للسید عیدروس بن عمر صافحنی بالکف التی صافحت بها شیخک فصافحنی یقول المفتقر الی کرم ربہ المتمادی۔ ابو سعید محمد عبد الهادی۔ ابن الحاج محمد عبد الکریم۔ تغمدهما الله بفضله الجسیم۔ قلت للشیخ الحبیب حسین الحبشی صافحنی بالکف التی صافحت بها شیخک فصافحنی۔ ثم[1] العلامة العجلونی رحمه الله تعالی فی ثبته ما نصه وقد اخرجه (ای حدیث المصافحة) ابن عساکر فی تاریخه من طریق ابی منصور عبد الرحمن ابن عبد الله الطبری مسلسلا بها وقال ایضا فیه قال شیخنا محمد عقیلة فی مسلسلاته واخرج هذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاته وابن المفضل والتمیمی فی مسلسلاته والحدیث متکلم فیه بالتضعیف والوضع

---

[1] قال شیخنا ابو الفیض دام مجده قال الاستاذ العلامة السید علی ظاهر الذی تلقیناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث کیفیات۔ الاولی ان تکون بید واحدة عن کل من المتصافحین مع التصاق باطن ابهامیهما مع القیام۔ الثانیة ان تکون بالید الواحدة ایضا مع اشتداد الیدین معا۔ الثالثة ان تکون بالیدین من الطرفین۔ واصح الثلاثة الاول انتهی والله تعالی اعلم قلت وهذا کله عند روایة هذا المسلسل واما المصافحة العمومیة فالسنة فیها ان تکون بالیدین کما فی مجالس الابرار ما نصه والسنة فیها ان تکون بکلتا الیدین انتهی ومن فوائد المصافحة زیادة حصول البرکة ویروی بسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صافحنی او صافح من صافحنی الی یوم القیمة دخل الجنة اهـ کذا فی ظفر الامانی ۱۲
عبد الهادی غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اھ ولهذا المقام بحث طويل ذكره العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

لمن يريد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويبي (بضم الخاء مصغرا

بثلاث يا آت نسبة الى خوى بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر السنجاذي صافحت ابا الحسن بن ابي زرعة

الى آخر السند المتقدم ۔ واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل نار ويها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته وارويها عن[2] شيخي الوتري وقد صافحته عن[3] عبد الغني

المجددي وهو صافح[4] الشيخ محمد عابد الانصاري وهو صافح[5] الشيخ

صالح بن محمد الفلاني العمري وهو[6] صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني

وهو صافح[7] مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاني وهو[8] صافح

اباسالم العياشي وهو[9] صافح الشهاب الخفاجي وهو[10] ابراهيم العلقمي وهو[11]

اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما[12] الجلال السيوطي

وهو[13] كمال الدين وهو[14] ابن الجزري وهو[15] ابا المحاسن يوسف بن محمد

ابن علي السرمري وهو ابا[16] الثناء محمود بن علي البغدادي وهو[17]

ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو[18] اباه ابا الفرج

عبد الرحمن الجوزي وهو[19] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو[20] ابا

الغنائم النهواسي وهو[21] الشيخ محمد بن علي العلوي وهو[22] ابا الفضل

محمد بن جعفر الخزاعي وهو[23] ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي

وهو[24] ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو[25] محمد بن كامل وهو[26] ابان

العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح[28] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ له

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم المصافحة الحبشية المعمرية ـ صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلاني ح اروبها عن الشيخ عبد الجليل براده وقد صافحته قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائي والسيد امير علي الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

ف ۱ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبدالہادی غفرلہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[1] الصحابي هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية ۔ صافحت الشيخ[1] محمد محي الدين حسين الويلوري[2] قد صافحت مولانا محمد لطف الله[3] صافحت الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس ۲ شعبان سنه ۱۲۵۷ھ صافحت الشيخ[4] صالح البخاري[5] صافحت السيد عبد الوهاب البابلي صافحت الشيخ[6] اسماعيل[7] صافحت الشيخ محمد المنيني[8] صافحت الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت[9] ابا محمد القاضي شمهورش الجني الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم - فبيني[2] وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند تسعة[9] واما الطريقة العالية الا فيها فارويها عن مولانا محمد و منا[1] السيد حيدر الحسيني[3] وقد صافحته وهو صافح[2] مولانا السيد عبد الحق

---

[1] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيها ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له [2] اس سند میں میرا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲ [3] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ۱۲ [1] وقد صافحته بغير واسطة في سنه ۱۳۱۹ھ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

المحدث الکانفوری وھو الحافظ نظام الدین وھو شاہ ابا سعید وھو مولانا خالد الرومی وھو مولانا عبد الرحمن الجنی الصحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو قد صافح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا السند ستۃ وھذا عال جدا فللہ الحمد علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکۃ	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

شبک بیدی العلامۃ الشیخ صالح کمال ثم شبک بیدی السید علی ظاھر الوتری ثم شبک بیدی الشیخ عبد الغنی ح وشبک بیدی العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ واستاذنا الفاضل عبد الجلیل برادہ المدنی قالا شابکنا العلامۃ عبد الغنی شبک بیدی الشیخ عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد ھاشم السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیۃ بمکۃ شبک بیدی احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی نور الدین علی بن محمد الاجھوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

۵۱ اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الھادی غفراللہ لہ

۵۲ دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو مشابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الھادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ السیوطی[۱۲] شبک بیدی
کمال[۱۲] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[۱۳] محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص[۱۴] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[۱۵] المقدسی
شبک بیدی عمر[۱۶] بن سعید الحلبی ابو الفرج[۱۷] یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسمٰعیل[۱۸] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابو[۱۹] محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس[۲۰]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر[۲۱] احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصنعانی شبک بیدی
ابی[۲۲] شبک بیدی ابراھیم[۲۳] بن ابی یحیی[۱] شبک بیدی صفوان[۲۴] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[۲۵] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[۲۶]
ابن رافع شبک بیدی ابو ھریرۃ[۲۷] رضی اللہ تعالٰی عنہ شبک بیدی

ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض"

---

[۱] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالٰی۔ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

يوم السبت[1] والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه
يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وادم
يوم الجمعة" قال الشيخ عابد في حصر الشارد وقد جمع السخاوى
غالب طرق هذا المسلسل ثم قال ۔ ومدار تسلسله على ابراهيم بن
ابي يحيى وهو ضعيف واما المتن[2] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدي فقال ۔ خلق[3] الله التربة يوم السبت وخلق
ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه
يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشابکہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲

[2] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح هذا يخالف ما ذكره المصنف في شرحه لتفسير البيضاوى الذى وقفت عليه بخطه بالمدرسة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالى ان ربكم الله الذى خلق السموات والارض في ستة ايام الى آخره من سورة الاعراف بعد ذكره هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان في صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره لبعض العلماء لما فيه من المخالفة للاية الكريمة لان الله تعالى يقول خلق السموات والارض في ستة ايام والذى في الحديث ان بعض الخلق وقع في سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهرى في كتابه تهذيب اللغة ما يقوى الحديث الى آخره قال انتهى ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكى دام فيضه ۱۲

[3] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الهادى غفر الله له ۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة فی آخر الخلق و آخر ساعة من النهار فيما بين العصر الى الليلة - وقال العجلونی بعد ذکر تسلسله وهذا الحديث کما قال السيوطی اخرجه مسلم لکن من غير تسلسل وکذا النسائی من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهی و قال العلامة ابن عقيلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديباجی فی مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد فی مسنده ومسلم فی صحيحه وفيه بعض زيادة فی اللفظ وذکره - و قال السخاوی وحديث من شابک من شابکنی الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال فی المنح انه رؤيا ولا بأس به للتبرک اهـ کذا فی ظفر الامانی -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الرابع المسلسل بأعوذ بالله من الشيطان الرجيم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت على شيخی الشيخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن[٥] عمه محمد حسين عن ابيه[٦] محمد
مراد عن[٧] شيخه محمد هاشم عن[٨] الشيخ عبد القادر عن[٩] حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن[١١] البرهان العلقمي عن[١٢] الحافظ السيوطي
عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن[١٥]
ابي الحجاج المزي عن[١٦] الفخر البخاري عن[١٧] الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن[١٨] ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن[١٩] محمد بن جعفر
الخزاعي عن[٢٠] ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن[٢١] ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن[٢٢] ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي
عن[٢٣] محمد بن عبد الله بن بسطام عن[٢٤] روح بن عبد المؤمن عن[٢٥]
يعقوب الحضرمي عن[٢٦] سلام ابي المنذر عن[٢٧] عاصم بن ابي النجود
عن[٢٨] زر بن حبيش قائلا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي يا ابن[۵۱] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسكين والذي يقتضي القياس تقديم ذكر اللوح على القلم - ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالى اعلم -

اس حدیث کی دو طریقہ ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

الحديث الخامس المسلسل[۵۲] بقراءة سورة الفاتحة

قرأت على الشيخ عبد الجليل براده سورة الفاتحة واجازني قرأتها قال قرأتها على الشيخ عبد الغني قرأتها على الشيخ عابد المسندي قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولي الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلي

---

۵۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو- اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض ابقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے - لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو - جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی

۵۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام بل هو امر يتبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند ام وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري وانه قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك

فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابى بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدوني وهي كارهة باطنها لصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة الرحيم كلامها فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اھ كذا فى
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمه الله تعالى

اس حدیث کو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل

وسلم نے روحانی طور پر بیان کیا ہے یہ سلسلہ منامی یعنی خواب کا

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن الشيخ محمد بن علاء الدين
البابلى عن الشيخ سالم السنهورى عن الشيخ محمد الغيطى عن الشيخ محمد بن احمد
الدلجى العثمانى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليه اول السورة المذكورة - قال العلامة[۵] ابن حجر فى الفتاوى
الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الاية قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

[۵] علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شربینی وغرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعة نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابهم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر ہوئے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتى امر الله یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فورا کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوه الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ مطمئن ہوئے۔

عبد الہادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمد صلى الله عليه وسلم
يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تعملون حتى ننظر ما هو
كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل۔ اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى
شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا
العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه و
تعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربيني وغرائب البيان للنيسابوري

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقہ	الحديث السابع المسلسل بقرأة سورة الصف	اول میں (۲۶) اور طریقہ دوم میں (۲۴) واسطے ہیں۔

ارويه عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد
عن عمه محمد حسين الانصارى عن ابيه محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن احمد النخلى عن محمد البابلى
عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن محمد الغيطى عن زكريا الانصارى

ح وارويه عن السيد حسين الحبشي عن[2] السيد عيدروس بن عمر

عن السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد

الحسين عن خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه

عن والده عبد الرحمن وهو عن والده عبد الله بلفقيه عن احمد القشاشي

عن احمد بن عجل المكي عن زكريا الانصاري عن[11] الحافظ ابي نعيم

رضوان العقبي عن[12] ابي اسحاق التنوخي عن[13] ابي العباس احمد

الحجار عن[14] ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن[15] ابي الوقت

عبد الاول بن عيسى الهروي عن[16] ابي الحسن عبد الرحمن الداودي

ابن شعيب السجزي ١٢ — ابي محمد ١٢

عن[17] ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا ابو عمران[18]

هو احمد بن حمويه الحموي ١٢

عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن

الدارمي[20] نا محمد بن كثير عن الاوزاعي[21] عن[22] يحيى بن ابي كثير عن ابي

سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن[24] عبد الله بن سلام رضي الله عنه[1]

---

[1] حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسندیدہ ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبدالجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

قال قعدنا نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا ابو سلمة قال الاوزاعي قرأها علينا يحيى ثنا محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعي ثنا الدارمي قرأها علينا محمد بن كثير ثنا ابو عمران السمرقندى فقرأها علينا الدارمي ثنا السرخسي فقرأها علينا ابو عمران ثنا الداودى قرأها علينا السرخسي ثنا ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثنا ابو المنجا قرأها علينا ابو الوقت ثنا الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثنا ابو اسحاق قرأها علينا الحجار ثنا ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثنا القاضى زكريا قرأها علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا ثنا احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثنا البابلى

قرأها علينا الشهاب قو النخلي قرأها علينا البابلي قو الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي قو الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر قو
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم قو عم الشيخ عابد قرأها على ابي قو الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين قو الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد قو
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني قو العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي قو العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي قو عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه قو السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه قو البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين قو السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين قو شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين
ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالٰے

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ھذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل و رجال الاسناد ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ھو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل و اصح مسلسل یروی فی الدنیا و رواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا و صححہ علی شرط الشیخین و رواہ احمد[1] و ابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر و غیرھم من عدۃ طرق انتہی و ذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ و قال العجلونی فی ثبتہ و رواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۳۳)	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

[1] ای فی مسندہ ایضا ۱۲ عبد الہادی۔

[1] أخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل المدني وأضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الأسودين التمر والماء قالا أضافنا الشيخ عبد الغني[2] قال أضافني العلامتان المسندان الشيخ عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الأول أضافني[3] السيد عبد الرحمن ابن سليمان الأهدل قال أضافني[4] الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني أضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري قال أضافني والدي قالا أي المزجاجي والكزبري أضافنا[5] الشيخ محمد بن عقيلة قال أضافني[6] حسين بن عبد الرحيم قال أضافني[7] الشيخ احمد بن محمد بن ناصر قال أضافني[8] العلامة عبد الله العياشي قال أضافني[9] ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري قال أضافني[10] ابو عثمان سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره على الأسودين قال أضافني[11] الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الأسودين التمر والماء قال أضافني[12] الشيخ الصدر الأوحد احمد حجي الوهراني على الأسودين التمر والماء قال أضافني[13] شيخ الأنام موضح طريقة الإسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الأسودين التمر والماء قال أضافني[14] ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا أخبرنا[15] الحافظ نفيس الدين

سلیمان بن ابراهیم العلوی الیمانی بقرأتی علیه بتعز قم انی والدی اجازة م [۱۸]
انی الفقیه تقی الدین عمر بن علی الشعبی قم [۱۹] اضافنا القاضی فخر الدین
الطبری فی منزل له بزبید علی الاسودین التمر والماء قم [۲۰] اضافنا الامام
فخر الدین محمد بن ابراهیم الجبیری الفارسی علی الاسودین التمر والماء م
[۲۱] اضافنا شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر
والماء قم [۲۲] اضافنا ابوبکر هبة الله بن الفرج الکاتب الهمدانی علی الاسودین
التمر والماء قم [۲۳] اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد الصوفی علی الاسودین
التمر والماء قم [۲۴] اضافنی ابو الحسن علی بن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر والماء م
[۲۵] اضافنا ابو شیبة احمد بن ابراهیم العطار المخزومی بالوردان علی الاسودین
التمر والماء قم [۲۶] اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین
التمر والماء قم [۲۷] اضافنا نوفل بن الهادی علی الاسودین التمر والماء قم
[۲۸] اضافنا عبد الله بن میمون القداح علی الاسودین الخ قم [۲۹] اضافنا
جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین الخ قم [۳۰] اضافنا ابی محمد بن علی الباقر
علی الاسودین الخ قم [۳۱] اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین الخ قم
[۳۲] اضافنی ابی علی الاسودین الخ قم [۳۳] اضافنی علی کرم الله وجهه علی الاسودین الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[1] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیھما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جھنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیٰمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصرح

---

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا جس نے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب
عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة
كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه
ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي
ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ
السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري
ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة
فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعله
مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته اهـ اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا - اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی - اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے - اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے - اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے - اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ - روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے - اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والون کا اجر لکھتا ہے - ١٢

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں - میرے شیخ ابوالفیض مکی نے فرمایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں (جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ١٣٠٤ھ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا) حدیث مذکور کو شیخ ابوالفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے - واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصاً مع ذكر الملائكة فى الضيافة وهم لا يأكلون ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اهـ قال شيخنا ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث فى جمع الجوامع للسيوطى عن ابن الجزرى فانظر فى مسند سيدنا على رضى الله عنه اهـ قلت وقد ظفرت بحمد الله تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزرى المسمى باسنى المطالب فى مناقب على بن ابى طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححاً له بالطبعة مع شيخى العلامة احمد جمال المكى رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول۔

اس حدیث میں مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم	تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الاصل فى التلقيم الذى يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبرانى

ــــ۵ نویں حدیث مسلسل بالتقلیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا۔ اخراج کیا اسکا طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کہانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلاتے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا في عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله تعالى

فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة عشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر ح لقمني عمي السيد محمد بن عيدروس ح لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل ح لقمني ابي ح لقمني السيد احمد بن محمد شريف ح لقمني الشيخ احمد النخلي ح لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي ح لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري ح لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي ح لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری ق لقمنی[۱۲] ابو عبد اللہ المسعر ق لقمنی[۱۳] ابو زکریا المحیاوی ق لقمنی[۱۴] ابو محمد صالح ق لقمنی[۱۵] ابو مدین ق لقمنی[۱۶] ابو الحسن بن حرزھم ق لقمنی[۱۷] ابن العربی[۵] ق لقمنی[۱۸] الامام الغزالی ق لقمنی[۱۹] ابو المعالی ق لقمنی[۲۰] ابو طالب المکی ق لقمنی[۲۱] ابو محمد الجریری ق لقمنی[۲۲] الجنید ق لقمنی[۲۳] السری السقطی ق لقمنی[۲۴] المعروف الکرخی ق لقمنی[۲۵] داؤد الطائی ق لقمنی[۲۶] الحبیب العجمی ق لقمنی[۲۷] الحسن البصری ق لقمنی[۲۸] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ق لقمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سو ستائیس[۲۷] واسطے ہیں۔	الحدیث العاشر[۵۲] المسلسل بوضع الید علی الرأس	اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اخبرنا مولانا الشیخ[۱] عبد الجلیل انا الشیخ[۲] عبد الغنی انا الشیخ[۳] عابد السندی انا الشیخ[۴] صالح الفلانی ق انا الشیخ[۵] محمد سعید سفر ق انا الشیخ[۶] تاج الدین القلعی ق انا الشیخ[۷] حسن العجیمی انا الشیخ[۸] احمد القشاشی انا العارف[۹]

---

[۵] ابن العربی - هذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اهل المشرق ...... فرقا بینهما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [۵۲] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوي عن عبد الرحمن بن فهد اجازة عن عمه
جار الله عن والده عبد العزيز ثنا المشائخ الاربعة سيدي و
والدي نجم الدين عمرو والده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال الاولان انا الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندي وقاضي الاقضية مجد الدين
الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا انا به الحافظ العلائي قال الزرندي
اجازة ثنا انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري ثنا انا ابو الحسن علي
ابن هبة الله الحميري ثنا انا السلفي ثنا انا ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفي انا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد المحاملي انا ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا محمد بن عيسى الزهري ثنا مالك بن
يحيى ثنا علي بن عاصم عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار و يدخله الجنة الا
الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال
ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالى برحمته وفضله" ووضع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه و وضع ابو هريرة رضي
الله عنه يده على رأسه و وضع ابو صالح يده على رأسه و وضع سهيل
يده على رأسه و وضع علي بن عاصم يده على رأسه و وضع ابو غسان
مالك بن يحيى يده على رأسه و وضع محمد بن عيسى يده على رأسه
و وضع ابن شاذان يده على رأسه و وضع عبد الكريم يده على رأسه ووضع

ـه ١ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز وجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالی اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کر کے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز وجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسیکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین
اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

الصیرفی یدہ علی رأسه ووضع السلفی[۵۱] یدہ علی رأسه ووضع الحمیری یدہ علی رأسه ووضع الطبری یدہ علی رأسه ووضع العلائی یدہ علی رأسه ووضع کل من ابن ظهیرة ومن الجخندی والفیروزآبادی یدہ علی رأسه ووضع کل من شیوخ عبد العزیز بن فهد یدہ علی رأسه ووضع عبد العزیز یدہ علی رأسه ووضع ولدہ جار اللہ بن فهد یدہ علی رأسه ووضع ولد اخیه عبد الرحمٰن یدہ علی رأسه ووضع الشناوی یدہ علی رأسه ووضع القشاشی یدہ علی رأسه ووضع العجیمی یدہ علی رأسه ووضع القلعی یدہ علی رأسه ووضع محمد سعید سفر یدہ علی رأسه ووضع الشیخ صالح یدہ علی رأسه ووضع الشیخ عابد یدہ علی رأسه ووضع الشیخ عبد الغنی یدہ علی رأسه ووضع شیخی الشیخ عبد الجلیل یدہ علی رأسه۔ وهذا الحدیث صحیح اخرجه البخاری فی صحیحه عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

الحدیث الحادی عشر[۵۲] المسلسل بوضع الید علی الرأس عند ختم سورۃ الحشر

ح ۱۱

[۵۱] ھو الحافظ ابو طاهر احمد بن محمد السلفی ۱۲

[۵۲] یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۃ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۃ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکی باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اخبرنی[1] بہ مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضہ قال اخبرنی[2] بہ
الشیخ محمد علی ظاهر الوتری قال اخبرنی[3] بہ العلامۃ الشیخ عبد الغنی[4] عن
محمد عابد عن عمہ[5] الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمی عن[7] عبد الله بن سالم البصری عن[8] محمد البابلی عن[9] نور الدین علی
الاجهوری عن[10] عمر بن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[14] العز محمد بن ابراهیم
ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد انا ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال[18] ابو نعیم احمد بن عبد الله
الانصاری الحافظ انا[19] ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی
خلف فلما بلغت هذہ الآیۃ "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت هذہ الآیۃ قال
ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزۃ فلما بلغت هذہ الآیۃ قال

سلہ اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ

ضع یدک علی رأسک فانی[۲۴] قرأت علی الاعمش فلما بلغت هذہ الاٰیۃ
قال ضع یدک علی رأسک فانی[۲۵] قرأت علی یحیی بن ذیاب فلما بلغت
هذہ الاٰیۃ قال ضع یدک علی رأسک فانی[۲۶] قرأت علی علقمۃ والاسود
فلما بلغت هذہ الاٰیۃ قالا ضع یدک علی رأسک فانا[۲۷] قرأنا علی عبد اللّٰہ
ابن مسعود فلما بلغنا هذہ الاٰیۃ قال ضعا ایدیکما علی رؤسکما
فانی[۱] قرأت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما بلغت هذہ الاٰیۃ قال
ضع یدک علی رأسک فان جبرئیل علیہ السلام لما نزل بها علیّ قال لی
ضع یدک علی رأسک فانها شفاء من کل داء الا السام والسام
الموت ؕ قال شیخی الشیخ عبد الباری قال الشیخ الوتری ولما حدثنی
شیخی الشیخ عبد الغنی قال[۱] ضع یدک علی رأسک ووضع یدہ علی رأسہ ایضاً
حتی ختمنا الاٰیات من قولہ تعالیٰ "لو انزلنا الی تمام سورۃ الحشر"
وھکذا امر کل واحد من الاشیاخ لمن حدثہ حتی وصل الینا اھ

[۱] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روبرو پڑھی
پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں
کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت
کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ۔

وقال لما حدثنا به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضاً انتهى - واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضاً فهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون - قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا على اذا صدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اه والله تعالى اعلم

ستائیس ۲۷ واسطے ہیں -	الحديث الثاني عشر المسلسل[2] بالقبض على اللحية	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني ثم اخبرني[2] الشيخ عبد الغني ثم انا[3] الشيخ عابد انا[4] السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة عن[8] حسن العجيمي انا[9] عيسى بن محمد الجعفري عن[10] الاجهوري عن[11] محمد بن

---

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ۱۲

[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ العبد الہادی

ن المدنی الکمال

الرضی الغزی ثنا[12] ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا[13] ابن الجزری ثنا الجمال[14]

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرۃ عبد الرحمن بن الذهبی انا[15]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا[16] محمد بن عبد اللہ بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا[17] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا[18]

التیمی

جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی[ن] انا[19] ابوبکر احمد بن علی الشیرازی

عن[20] الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا[21] الزبیر بن عبد الواحد

الاسد آبادی[ل] انا[22] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی

ن سعید الآدم

نا[23] سلیمان بن شعیب الکیسانی[۲] انا[24] سعید بن آدم[ن] انا[25] شهاب بن خراش[26]

قال سمعت یزید الرقاشی عن[27] انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد العبد حلاوۃ الایمان حتی[۳]

یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ" قال وقبض رسول اللہ تعالی[۷]

لہ نسبۃ الی اسد آباد بلدۃ قرب همدان ۱۲ ۔ ۲ہ نسبۃ الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الهادی عفا اللہ لہ

۳ہ یعنی بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنی دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جب تک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا ۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا ۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

کاتب الحروف محمد فیاض خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضی الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعد ما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرادي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابی هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزری
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزی على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوری على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عليش على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته وقال

آمنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته
وقال آمنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ
عابد على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الغنى على لحيته
وقال آمنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال
آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان
يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به آمين بجاه السيد الامين
اخرجه ابن عساكر فى تاريخه مسلسلا وهكذا اخرجه النجم الغيطى
فى مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل لقبض اللحية و
بالايمان بالقدر انتهى مختصراً عجلونى

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	**الحديث الثالث عشر المسلسل بقول كل راو كتبته وها هو فى جيبى**[۱]	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

[۱] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنے خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲

أخبرني العلامة عبد الباري قال أنا محمد طاهر الوتري أنا عبد الغني
المجددي المدني عن محمد عابد الانصاري عن السيد عبد الرحمن
الاهدل عن ابيه السيد سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف المقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن السيد
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد الطاهر الحسين الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب نہ دیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا۔ پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپ سے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ڈالا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبداللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کردو اور اسکو دو چند کردو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانے والی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الهادی غفرلہ

عن[12] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن[13] الشمس محمد عبد الرحمن

السخاوی انا[14] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا[15] الامام ابو طاهر المجد الفیروز

آبادی انا[16] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا[17] علی بن احمد العراقی انا[18]

ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا[19] الشریف ابو محمد عبد الله بن

عبد الرحمن الدیباجی ثنا[20] ابو عبد الله محمد بن الحسین بن صدقة بن

سلیمان الاسکندری ثنا[21] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی

ثنا[22] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا[23] القاضی

ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا[24] ابو العباس احمد بن محمد بن

یعقوب الهروی ثنا[25] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن

ثنا[26] ابو الحسن علی ابن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا[27] ابو الحسن علی بن احمد بن

محمد البلخی المحتسب ثنا[28] محمد بن هارون الهاشمی ثنا[29] محمد بن یحیی

المازنی ثنا[30] موسی بن سهل عن[31] الربیع[1] قال لما استقلت ای الخلافة

او البیعة لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق

ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیة یرید ان یفعل واوهمته انی

---

[1] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

البیضاوی — الحسن — محمد

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال الراقل لك ابعث الى جعفر بن محمد فوالله لتاتيني به او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معي فلما دنونا من الباب قام فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه وقال يا جعفر انت الذي كيت وكيت وحدثني ابي ربيعة عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال "يبعث[۱] للغادر يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثني ابي عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال "ينادي منادٍ يوم القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره على الله تعالى فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فمازال يقول حتى سكن ما به والان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا بدهن فيه غالية[۲] فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله في حفظ الله تعالى

---

[۱] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [۲] غالیۃ خوشبوئی است معروف مرکب از مشک و عنبر وکافور و دہن البان اھ کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت منا حدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت ما لم تشہد وسمعت ما لم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئی تأثرہ عن
آبائک الطاہرین قال[٣٣] حدثنی ابی عن[٣٤] ابیہ عن جدہ[٣٥] ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء
الفرج وہو اَللّٰہُمَّ[١] احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِکَ
الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ فَکَمْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِہَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِہَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ
اِبْتَلَیْتَنِیْ بِہَا قَلَّ لَکَ بِہَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

[١] ترجمہ - اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے - تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے - پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمایش کی جن پر میں نے کم صبر کیا - پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِىْ فَلَمْ يَحْرِمْنِىْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِىْ فَلَمْ يَخْذُلْنِىْ

وَيَا مَنْ رَاٰنِىْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِىْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى دِيْنِىْ بِدُنْيَاىَ وَعَلٰى اٰخِرَتِىْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِىْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِىْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْلِىْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِىْ اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ط قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد وها هو فى جيبى وقال موسىٰ فكتبته عن الربيع

وها هو فى جيبى وهكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد على طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۷۵) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جسکی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھکر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ ۱۲۸۱ الف ومائتین
وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۲ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاربعاء
الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق
لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذالک فی الاصائل والبکور۔ قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ودوالابد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرحکی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی روایت کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۲ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذالک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذوالایادی

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن الدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شھبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و

اخرجہ الدیلمی فے مسند الفردوس عن علی بلفظ۔ یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی۔

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ

اخبرنی[۱] شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی[۲] شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاھر الوتری
قال اخبرنی[۳] الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ[۴] محمد عابد
عن عمہ[۵] الشیخ محمد حسین عن[۶] ابیہ الشیخ محمد مراد عن[۷] شیخہ محمد ھاشم

[۱] اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی شرح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الشیخ عبد القادر[9] عن الشیخ حسین العجیمی[10] عن الشیخ احمد القشاشی
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی[12] عن القاضی زکریا[13] عن الحافظ
ابن حجر[14] عن ابی اسحاق التنوخی[15] عن احمد الحجار[16] عن ابی الفضل جعفر
ابن علی الھمدانی[17] عن القاضی الشریف ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
العثمانی[18] عن ابی الحسن علی بن المشرف المصری[19] عن ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب[20] عن ابیہ[21] نا ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البھلول القاضی[22] نا ابی[23] نا ابراھیم بن حمزۃ[24] عن عبد العزیز بن محمد
ھو الزراوردی[25] عن اسید بن ابی اسید ھو البراء[26] عن ابیہ
قال قلت لابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث الناس[27] فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول "من کذب علی متعمدا فلیعد لجنبہ مضجعا[1]
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ومسح ابو اسید کما مسح ابو قتادۃ وھکذا مسح کل واحد من الرواۃ یدہ بالارض لما حدث بھذا الحدیث حتی قال شیخنا مسح الشیخ محمد علی بن ظاہر الوتری یدہ بالارض لما حدث بہ - قلت وھکذا مسح شیخی یدہ بالارض لما حدث بہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

الحدیث الخامس عشر المسلسل بوضع الید علی الکتف

لکن ذلک من الامام الجزری فارویہ بالسند المذکور مرارًا الی الامام[12] الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[13] الشیخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الکریم البعلبکی الصوفی بقراءتی علیہ بمدرسۃ الحنابلۃ من مدینۃ بعلبک المحروسۃ فی ذی الحجۃ الحرام سنۃ اثنتین وسبعین وسبعمائۃ ویدہ علی کتفی قال اخبرنا[14] القاضی تاج الدین عبد الخالق بن عبد السلام بن سعید بن علوان سماعًا ویدہ علی کتفی قال اخبرنا[15] الامام العلامۃ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ويده على كتفي اخبرنا[١٦] ابو الفتح محمد بن عبد الباقي بن سليمان الحاجب
ويده على كتفي اخبرنا[١٧] ابو عبد الله محمد بن ابي نصر الحميدي ويده
على كتفي حدثنا[١٨] ابو اسحاق ابراهيم بن سعد بن عبد الله النعماني
ويده على كتفي حدثنا[١٩] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ويده
على كتفي اخبرنا[٢٠] ابو الحسن احمد بن عيسى القرضي ويده على كتفي حدثنا[٢١] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسى
الوكيل المكي ويده على كتفي حدثنا[٢٢] ابو محمد هلال ابن العلاء بن عمر بن هلال بن العلاء
الباهلي ويده على كتفي حدثني[٢٣] ابي ويده على كتفي حدثنا[٢٤] عبد الله بن
عمر ويده على كتفي حدثنا[٢٥] زيد بن ابي انيسة ويده على كتفي حدثنا[٢٦]
ابو اسحق السبيعي ويده على كتفي حدثني[٢٧] عبيد الله بن الحارث
ويده على كتفي حدثني[٢٨] الحارث الاعور ويده على كتفي حدثنا[٢٩] علي بن
ابي طالب ويده على كتفي حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويده على كتفي حدثني الصادق الناطق رسول رب العلمين و
امينه على وحيه جبرئيل عليه السلام ويده على كتفي قال سمعت
اسرافيل يقول سمعت القلم يقول سمعت اللوح يقول سمعت
الله عز وجل من فوق العرش يقول للشيئ[١] "كن فلا تبلغ

---

[١] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو "کن" یعنی ہوجا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہوجاتی ہے ١٢ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون مایکون"

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس[19] واسطے ہیں۔

الحدیث[1] السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید

اَرویہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن[2] عبد الرحمن[1] الکزبری عن[3] ابیہ محمد الکزبری عن[4] احمد العطار عن[5] العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن[6] ثبت السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا[7] شیخنا ابو العباس الشحام واخذ بیدی اخبرنا[8] الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ ابیدی قال الاول انبانا[9] احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری[10] اخذ بیدی قا اخبرنا[10] ابو عبید اللہ خطیب مردا قال کل واحد منھما واخذ بیدی قال اخبرنا[11] ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا[12] ابو القاسم التیمی واخذ بیدی قا اخبرنا[13] محمد السمرقندی واخذ بیدی قا اخبرنا[14] ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

---

[1] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال[١٥] حدثني ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من سرخس

ثم وهذا آخر حديث سمعته منه ثم حدثني[١٦] محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا[١٧] عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٨]

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[١٩] انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٥] رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي

ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله

ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح

قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

---

[١٥] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپ نے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادہ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۃ مع الذین انعم اللہ علیھم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

انتهی اقول ورواہ احمد والشیخان والترمذی وغیرہم۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔

الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید

اخبرنا الشیخ العلامة عبد الجلیل وعدهن فی یدی انا الشیخ عبد الغنی وعدهن فی یدی انا الشیخ عابد وعدهن فی یدی انا السید عبد الرحمن الاهدل انا الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی قال انا الشیخ محمد بن احمد عقیلة انا الشیخ حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت عیسی ابن محمد الثعالبی وعدهن فی یدی انا ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال انا ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا الشیخ احمد بن محمد بابا النیکتی انا القاضی العاقب ابن محمود انا الفقیہ محمد الحطاب وعدهن فی یدی انا ابو عبد اللہ العلانی وعدهن فی یدی عن شیخہ الخیضری وعدهن فی یدی اخبرنی خالی ابن الحریری وعدهن فی یدی انا الکمال بن النحاس وعدهن فی یدی انا ابو العباس البعلی وعدهن فی یدی انا الخطیب

ف[1] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن في يدي أنا[21] ابو الفرج الثقفي وعدهن في يدي أنا[22] جدي لامي

ابو القاسم التيمي وعدهن في يدي أنا[23] الشيخ ابو بكر الشيرازي وعدهن

في يدي أنا[24] الحاكم ابو عبد الله وعدهن في يدي قال[25] عدهن في يدي ابو بكر بن دارم الحافظ

وقال[26] لي عدهن في يدي علي بن احمد الحسين العجلي وقال[27] لي عدهن في يدي حرب

ابن الحسين وقال[28] لي عدهن في يدي يحيى بن المساور الخياط وقال[29]

لي عدهن في يدي عمرو بن خالد وقال[30] لي عدهن في يدي زيد بن علي

ابن الحسين وقال[31] لي عدهن في يدي ابي الحسن علي بن الحسين وقال[32]

لي عدهن في يدي ابي الحسين بن علي بن ابي طالب وقال[33] لي عدهن

في يدي ابي علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وقال لي عدهن

في يدي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم عدهن في يدي جبرئيل عليه السلام وقال

هكذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل على

محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك

(ن: الحسن الكهان)

۱؎ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

حميد مجيد ۔ اللهم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم

وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۔ اللهم وترحم على محمد وعلى آل محمد

كما ترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۔ اللهم وتحنن

على محمد وعلى آل محمد كما تحننت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۔

اللهم وسلم على محمد وعلى آل محمد كما سلمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد ۔ رواه القاضي عياض في الشفاء من طريق المطوعي

عن الحاكم وهكذا هو عند الحاكم في علومه واخرجه ابونعيم في المعرفة

مسلسلا وكذلك الديلمي وابن مسدي وابن المفضل وابن بشكوال

وغيرهم من اهل المسلسلات انتهى كذا في حصر الشارد

(١٨) وعن طريق ابن الجوزي والديلمي في مسنده ١٢

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن عشر المسلسل بتقليم الاظفار يوم الخميس	علیہ وسلم تک تیس ۳۰ واسطے ہیں۔

اروية عن الشيخ الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني

عن محمد بن سنة الفلاني عن الشريف محمد عن بدر الدين الكرخي

(٥١) اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا یہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان اسپر عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السیوطی عن عمر بن فهد عن الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت الشیخ الصالح ابا هریرۃ عبد الرحمن بن الشیخ الامام حافظ الشام ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن الذہبی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت الشیخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن ابن یوسف البعلی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت الشیخ العالم ابا عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن احمد المقدسی الخطیب یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت الامام المسند ابا الفرج یحیی بن محمود الثقفی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت جدی ابا القاسم اسماعیل بن محمد یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت الامام المسند ابا محمد الحسن بن احمد السمرقندی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفری یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت الشیخ محمد بن احمد المکی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت ابا القاسم ابراہیم بن محمد بن علی بن شاہ المرورزی یقلم اظفارہ یوم الخمیس و قال رأیت ابا بکر محمد بن عبد اللہ النیسابوری یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت عبد اللہ بن موسی یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت الفضل بن عباس الکوفی یقلم اظفارہ یوم الخمیس

قال رأیت الحسین بن هارون الضبی یقلم اظفارہ یوم الخمیس[24] ح رأیت عمر بن حفص یقلم اظفارہ یوم الخمیس[25] ح رأیت ابی حفص بن غیاث یقلم اظفارہ یوم الخمیس[26] ح رأیت جعفر بن محمد یقلم اظفارہ یوم الخمیس[27] ح رأیت محمد بن علی یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال[28] رأیت علی بن الحسین یقلم اظفارہ یوم الخمیس[29] ح رأیت الحسین بن علی یقلم اظفارہ یوم الخمیس[30] ح رأیت علیاً رضی اللہ عنہ یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقلم اظفارہ یوم الخمیس۔ ثم قال "یا علی قص الظفر ونتف الابط وحلق العانۃ یوم الخمیس والغسل والطیب واللباس یوم الجمعۃ انتہی"

اقول وھذا الحدیث وان لم یوجد فی کتب الحدیث ۔ وقد انکرہ

ف۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈھنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ **ف۲** میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی تکالیف سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور درمختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطیٰ کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث
بان حدیث قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری
فی کتابہ النزہۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان
یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم (فی الجزء الاول ۱۲)
الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات
مختلفۃ اوردها فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۲۹ انتیس واسطے ہیں

الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

۱۵ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللّٰھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ سالم السنھوری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد بن محمد الادموی انی احبک فقل الخ وقال قال لی عبد الرحمن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاہر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی

محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو علی عیسی بن

شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان

النجاد انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی

احبک فقل الخ وقال قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ

وقال قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحکم بن عبدہ

انی احبک فقل الخ وقال قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال

قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی

انی احبک فقل الخ وقال قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال قال

لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال

لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ

عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[۵۳] وفی روایۃ ابی داود

۵۱ ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین ۱۲

۵۲ ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

۵۳ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالی کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان للہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرتے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

يا معاذ واللّٰه انى احبك اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة تقول اللّٰهم الخ قال الشيخ عابد رحمه اللّٰه تعالىٰ فى حصر الشارد وقد جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم اللّٰه تعالىٰ انتهى اقول وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يا معاذ انى لاحبك فقال له معاذ بابى انت وامى يا رسول اللّٰه وانا احبك قال اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة وذكره الى اخر قوله عبادتك ٭

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث العشرون[۱] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	علیہ وسلم کے درمیان تیئس[۲] واسطے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابوداؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۱] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

سألت شيخنا الشيخ محمد اعبد الباري عن الاخلاص ما هو فقال[1] سألت شيخنا محمد اعلى الوترى عن حقيقة الاخلاص فقال[2] سألت الشيخ عبد الغني المجددی عنها فقال[3] سألت عنها الشيخ محمد اعابد السندي فقال[4] سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجي فقال[5] سألت الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عنها فقال[6] سألت الشيخ حسن العجيمي عنها فقال[7] سألت الشيخ احمد القشاشي عنها فقال[8] سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال[9] سألت والدی الشيخ على الشناوی عنها فقال[10] سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها فقال[11] سألت الحافظ الجلال السيوطي عنها فقال[12] سألت عائشة بنت جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت[13] سألت ابراهيم بن محمد بن صديق عنها فقال[14] سألت ابا العباس الحجار عنها فقال[15] سألت جعفر بن على الهمدانی عنها فقال[16] سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال[17] سألت القاضی ابابكر ابن العربی عنها فقال[18] سألت اسمٰعيل بن محمد ابن الفضل الاصبهانی عنها فقال[19] سألت ابابكر احمد بن على بن خلف عنها فقال[20] سألت عبد الرحمن السلمي عنها فقال[21] سألت على بن سعيد

التغرائی عنہا [24] فقال سألت احمد بن محمد بن زکریا عنہا [24] فقال سألت

علی بن ابراہیم الشقیقی عنہا [25] فقال سألت محمد بن جعفر الخصاف

عنہا [26] فقال سألت احمد بن غسان عنہا [27] فقال سألت احمد بن

عطاء الہروی الہجیمی عنہا [28] فقال سألت عبد الواحد بن زید عنہا

[29] فقال سألت الحسن البصری عنہا [30] فقال سألت حذیفۃ بن الیمان رضی

اللہ عنہ عن الاخلاص ما ہو فقال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن الاخلاص ما ہو فقال سألت جبریل علیہ السلام عن الاخلاص

ما ہو فقال سألت عنہ رب العزۃ جل جلالہ فقال الاخلاص [1]

سر من اسراری اودعتہ قلب من احببت من عبادی۔ اللّٰہم

---

[1] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ ہمکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوء نیت سے ہمکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

[1] کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمقرین اخلاص ❊ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ❊ جہاں [2] سے اٹھگیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ❊ بیان [3] اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ❊ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار [4] غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ❊ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ❊ خوشی [5] کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص ❊ نکلے [6] نجات قیامت میں اس ہی بندہ کو ❊ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور [7] چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ❊ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ❊ عبث [8] تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مہ جبین اخلاص ❊ یہ [9] پوچھا سرور کونین سے حذیفہ [10] نے ❊ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
[11] کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ❊ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ❊ کہا [12] کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ❊ کہا [13] کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ❊ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
[14] دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ❊ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ❊ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ،

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و سوء النية ـ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الحادي و العشرون المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم	علیہ وسلم تک تیئیس ۲۳ واسطے ہیں۔

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي الحنفي[1] الاستاذ الوتري والشيخ منظور[2] احمد النقشبندي ح واخبرني[1] عبد الحق المكي قالوا اخبرنا[2] الشيخ عبد الغني[3] اخبرني الشيخ عابد[4] انا عمي محمد حسين[5] انا محمد بن محمد بن محمد المغربي[6] انا عبد الله البصري[7] انا احمد البابلي[8] انا احمد بن خليل السبكي[9] انا النجم الغيطي[10] انا زكريا الانصاري[11] انا ابن حجر[12] انا شرف الدين ابن الجماعة[13] انا يحيى بن فضل الله العمري[14] انا مكي بن علان[15] انا ابو الطاهر السلفي[16] سمعت ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان[17] سمعت ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار بمكة[18] سمعت محمد بن الحسن الانصاري[19] سمعت ابا بكر محمد بن ادريس المكي[20] سمعت عبد الله الحميدي[21] سمعت سفيان بن عيينة[22] سمعت عمرو بن

۵ل اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے۔ جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دینار سمعت[٢٣] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یقول "الملتزم[سلہ] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ

الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت

فیہ قط الا اجابنی ثم عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی ثم

سفیان وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض

وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالی

فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ۔ والحدیث اخرجہ القاضی

عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا

حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ

عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس مسلسل میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٢] الثانی والعشرون[٢٢] المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (٢٥) واسطے ہیں۔

سلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ١٢ سلہ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

اخبرني[۱] الشيخ عبد الجليل قال[۲] اخبرني الشيخ عبد الغني قال[۳] انا الشيخ عابد قال[۴] انا الشيخ صالح الفلاني قال[۵] انا الشيخ محمد بن سنة قال[۶] انا مولاي الشريف محمد بن عبد الله قال[۷] انا احمد العجل اليمني انا[۸] الشيخ قطب الدين الحنفي انا[۹] شهاب الدين احمد بن عبد الغفار ثني[۱۰] به الحافظ السيوطي قال[۱۱] اخبرتني ام هاني بنت علي الهوريني سماعا قالت انا[۱۲] ابو العباس احمد بن ظهيرة انا[۱۳] به الامام ابو سعيد خليل بن كيكلدي العلائي انا[۱۴] ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرأتي عليه انا[۱۵] جعفر بن علي الهمداني سماعا انا[۱۶] ابو طاهر السلفي انا[۱۷] احمد ابن علي بن بدران انا[۱۸] ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسي انا[۱۹] محمد ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا[۲۰] ابو بشر اسماعيل بن ابراهيم الحلواني ثنا[۲۱] علي بن عبد المؤمن نا[۲۲] وكيع عن[۲۳] هشام بن عروة عن[۲۴] ابيه عن[۲۵] عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "ان[۵۱] من الشعر حكمة" وقالت عائشة رضي الله عنها

---

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمتہ سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعرا

ذهب الذين يعاش في أكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الأجرب
يتأكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر كيف ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

صح على الكيف الخ وقد ابن حسام رحمه الله

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانہ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیسا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ وقال السخاوی رحمہ اللہ تعالی یتحدثون مخافۃ وملالۃ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

هذا ثم الهمدانی یرحم الله السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابو الفضل
سلیمان یرحم الله جعفر الهمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم
العلائی یرحم الله سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابن ظهیرة
یرحم الله العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الحافظ السیوطی
یرحم الله امرهانی کیف لو ادرکت زماننا هذا ثم قطب الدین
یرحم الله شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
ثم الشیخ احمد العجل یرحم الله قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا ثم مولای الشریف یرحم الله احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا ثم الشیخ محمد بن سنة یرحم الله مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم الله الشیخ محمد بن
سنة کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الشیخ عابد یرحم الله شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ ثم الشیخ عبد الغنی یرحم الله الشیخ عابد السندی
کیف الخ ثم شیخنا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی یرحم الله شیخنا عبد الغنی
کیف الخ ثم الشیخ فی ثبته وقد جزم العلائی وغیره لصحة تسلسله اھ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں۔

الحدیث الثالث[۲۳] والعشرون
المسلسل بالاتکاء

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] ابو حامد بن ابی الخیر المخزومی سماعا علیه بمکة الشریفة شرفها الله تعالی وهو متکئ ثم اخبرنی[۱۲] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۳] محمود بن خلیفة المنبجی وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۴] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۵] ابو محمد بن رواج وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۶] ابو طاهر السلفی وهو متکئ ثم قرأت[۱۷] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبهان وهو متکئ ثم قرأت[۱۸] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وهو متکئ ثم قرأت[۱۹] علی ابی القاسم حمزة بن یوسف السهمی بجرجان وهو متکئ ثم قرأت[۲۰] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرة وهو متکئ ثم قرأت[۲۱] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلة بمصر وهو متکئ ثم قرأت[۲۲]

---

[۱] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

علی ابی العلا محمد بن جعفر اللوفی بالرملة وھو متکئ ثم قرأت[۲۳] علی عاصم بن علی وھو متکئ ثم قرأت[۲۴] علی اللیث بن سعد وھو متکئ ثم قرأت[۲۵] علی بکر ابن الفرات وھو متکئ ثم قرأت[۲۶] علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو متکئ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو متکئ "ما[۵۱] حسن اللہ خلق رجل ولا خلقہ فتطعمہ النار" انتھی قال المحدث العجلونی فی ثبتہ والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا اللفظ لکن بزیادۃ ابدا فی اخرہ انتھی

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	## الحدیث[۵۲] الرابع والعشرون[۲۴] المسلسل بالضحک والتبسم	وسلم تک پچیس[۲۵] واسطے ہیں۔

اخبرنی[۱] شیخی محمد عبد الباری ثم اخبرنی[۲] شیخنا الوتری عن[۳] الشیخ عبد الغنی المجددی العمری عن[۴] الشیخ محمد عابد السندی عن[۵] الشیخ صدیق بن علی المزجاجی عن[۶] احمد الاشبولی المصری عن[۷] الشیخ احمد الملوی عن[۸]

---

[۵۱] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۵۲] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبدالله بن سالم البصری عن[9] محمد بن علاء الدین البابلی عن[10] احمد بن محمد الشلبی عن[11] السید یوسف بن عبدالله الارمیولی عن[12] برهان الدین ابراهیم ابن علی بن احمد القلقشندی عن[13] الحافظ ابن حجر عن[14] ابی اسحق التنوخی عن[15] علی بن العز عمر انا[16] ابو الفرج بن ابی عمر عن[17] الکنیة بنت علی بن یحیی بن علی الطراح انا[18] ابی عن[19] جده عن[20] الخطیب البغدادی انا[21] القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا[22] ابو الحسن عبدالله بن محمد السرانی سمعت[23] عمار بن علی سمعت[24] احمد بن نصر الهلالی سمعت[25] ابی یقول[52] کنت فی مجلس سفیان بن عیینة فنظر الی صبی دخل المسجد فکان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفیان

---

[51] وهو النصر ۱۲ محمد عبدالهادی عفا الله عنه [52] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا۔ میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علماء امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم تراش چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علماء میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ دہری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبدالغنی اسکی

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طولي خمسة اشبار ؛ ووجهي كالدينار ؛ وانا شعلة نار ؛ وثيابي صغار ؛
واكمامي قصار ؛ وذيلي بمقدار ؛ ونعلي كاذن الفار ؛ اختلف الى
علماء الامصار ؛ مثل الزهري وعمرو بن دينار ؛ اجلس بينهم كالمسمار ؛
ومحبرتي كالجوزة ؛ ومقلمتي كالموزة ؛ وقلمي كاللوزة ؛ فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الظاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک ٢٥ پچیس واسطے ہیں

الحديث الخامس والعشرون [٢٥] المسلسل بالبكاء [١]

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[١] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا۔ پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المجددی بسنده الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجه البخاری عنه رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب. ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما دناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ قال انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید یحیی بن عمر مقبول الاہدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابوبکر ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے۔ ہائے باباجان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے باباجان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ ہائے باباجان جسکی فرودگاہ جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الاهدل بکی وقم[9] لما رواہ لی السید طاہر بن حسین الاہدل بکی و
قم[10] لما رواہ الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی وقم[11] لما رواہ لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقم[12] لما رواہ لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراہیم العلوی بکی وقم[13] لما رواہ لی والدی بکی وقم[14] لما رواہ لی الشیخ
ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ الشافعی المصری بکی وقم[15] لما رواہ لی الحافظ
ابو الطاہر احمد بن محمد السلفی بکی وقم[16] لما رواہ لی ابو الفتح ازویار
ابن مسعود بن الساق الغزنوی بکی وقم[17] لما رواہ لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقم[18] لما رواہ لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقم[19] لما رواہ ابو بکر بن عدی بن زجر المنقیری بکی وقم[20] لما رواہ لی
احمد بن صالح بن عبید اللہ الصید لانی بکی وقم[21] لما رواہ لی ابو یحیی جعفر
ابن ہشام بکی وقم[22] لما رواہ لی عارم ھو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقم[23] لما رواہ لی حماد بن زید بکی وقم[24] لما رواہ لی ثابت البنانی
بکی وقم[25] لما حدثہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بکی قم[1] الشیخ محمد بن

[1] مولانا محمد بن طیب فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صدمہ جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف راوی کیا موقوف
ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی رو دے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں

أرويه عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر ابن الا لجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل برادہ المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد البجي المالكي عن الشيخ يوسف الشبا سي الضرير عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد على الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني ابو على الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرني

ف ١: اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھکو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الهادی عفراللہ لہ

احمد ابو الحسن علی بن احمد لقد سمعتہ ۱۳ اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو المکارم

ابن محمد اللبان قال[۱۴] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قال[۱۵] اشهد بالله واشهد الله لقد انبانا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد الله قال[۱۶] اشهد بالله واشهد الله

لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی قال[۱۷] اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قال[۱۸] اشهد بالله واشهد الله

لقد اخبرنی القاسم بن علی الهمدانی قال[۱۹] اشهد بالله واشهد الله لقد

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسیٰ الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله

عنهم اجمعین عن ابیه عن جده کل یقول اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال[۱] اشهد بالله واشهد الله

ف[۱] یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبرئیل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذالک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہٗ۔

لقد حدثنی جبریل علیہ السلام قال یا محمد لان مد من الخمر کعابد وثن - قال العلامة الامیر الکبیر فی ثبتہ ناقلا عن ابن الجزری ھذا حدیث جلیل القدر من روایۃ ھؤلاء السادۃ الاخیار والآل الاطھار - رواہ الحافظ ابو نعیم فی کتاب حیلۃ الاولیاء وفی مسلسلاتہ وقال ھذا حدیث ثابت روتہ العترۃ الطاھرۃ الطیبۃ علیھم السلام ورواہ الشیرازی فی الالقاب انتھی -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	## الحدیث السابع والعشرون[۱] المسلسل بقول کل راو اشھد باللہ لسمعت فلانا یقول	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تک چوبیس[۲۴] واسطے ہیں

وبالسند[۵] الی الامام السیوطی قال فی جیاد المسلسلات اشھد باللہ لسمعت ام ھانی بنت ابی الحسن الھورینی تقول اشھد باللہ لسمعت ابا العباس ابن ظھیرۃ یقول اشھد باللہ لسمعت الحافظ ابا سعید العلائی یقول اشھد باللہ لسمعت ابا الفضل سلیمان بن حمزۃ یقول

---

[۱] یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ

[۵] یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہوئی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٤] اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٥] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن ابن احمد الحداد یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی السمان یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الوهاب بن جعفر المیدانی یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد بالله لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان[٥١] هذه

الاٰیة نزلت فی القدریة ان المجرمین فی ضلال وسعر[٥٢]

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ورد

[٥١] ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ١٢

[٥٢] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شربینی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۂ ان المجرمین میں لیا ہے ١٢ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخری قویة اھ وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین ان ھذہ الاٰیة نزلت فی القدریة وھم المجرمون الذین سماھم اللہ تعالیٰ فی قولہ ان المجرمین الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثامن والعشرون[۲۸] المسلسل[۱] بقول کل راو سمعت فلانا یقول	علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت[۹] ام الفضل بنت محمد المقدسی تقول سمعت[۱۰] ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی وابا المعالی الازھری یقولان سمعنا[۱۱] ام الخیر تقول سمعت[۱۲] ابا الطاھر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا[۱۳] ابا القاسم البوصیری یقول سمعت[۱۴] ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت[۱۵] ابا عبد اللہ القاضی یقول سمعت[۱۶] عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت[۱۷] ابن الاعرابی یقول سمعت[۱۸] ابا رفاعة ھو عبد اللہ بن محمد العدوی یقول سمعت[۱۹] ابن عائشة یقول سمعت[۲۰] علقمة بن وقاص یقول

---

[۱] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر[۲۱] بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول۔ انما[۵۱] الاعمال بالنيات۔ الحديث۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحديث[۵۲] التاسع[۲۹] والعشرون المسلسل بالسلام من نبينا محمد سيد الانام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام	وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

اخبرني[۱] الشيخ اسعد الدهان عن[۲] الشيخ حسين الجسر عن[۳] علاء الدين عابدين عن[۴] والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن[۵] الشيخ احمد بن عبيد العطار عن[۶] العلامة العجلوني قال في ثبته اجازني به شيخنا يونس[۷] المصري الكفراوي عن[۸] الشيخ سلطان المزاحي عن[۹] ابراهيم اللاقاني عن جماعة من اجلهم ابو[۱۰] النجا سالم السنهوري عن جماعة من اجلهم النجم[۱۱] محمد بن احمد الغيطي قال في مسلسلاته اخبرني[۱۲] شيخ الاسلام زكريا الانصاري انا[۱۳] ابو الفضل المرجاني اجازة

ﮯ۵۱ یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ۔ ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ﮯ۵۲ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امۃ کو جو قیام قیامۃ تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[15] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابي عبد الله الذهبي انبانا ابي[16] انبانا احمد بن اسحاق[17] انبانا عبد السلام بن سهل[18] انبانا احمد بن عمر بن البيع[19] انبانا حميد بن ميمون[20] انبانا ابو بكر احمد بن عبد الرحمن الشيرازي[21] انبانا ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب[22] حدثنا محمد بن الحسن بن الصباح[23] حدثنا سهل بن عبد الله التستري[24] عن محمد بن سوار[25] عن الاشعث بن طليق[26] عن الحسن العرني[27] عن مرة الهمداني[28] عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالے عنه

قال جمعنا[1] رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت ميمونة رضي الله تعالى عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم علينا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا على من لقيتم من امتي بعدي السلام الاول فالاول الى يوم القيمة

[1] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس[30] آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے اول والے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا۔ ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبید الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الضیطی حدیث حسن باعتبار تعدد طرقہ وثقۃ رجالہ سوی الحسن العرنی لکنہ توبع عن مرۃ من غیر وجہ والاسانید عن مرۃ متقاربۃ کما قالہ البزار انتھی۔

الحدیث الثلثون[۳۰] المسلسل بروایۃ نبینا محمد سید الانام عن سیدنا ابراھیم خلیل الرحمن علیھما الصلوۃ والسلام باقرائہ لھذہ الامۃ السلام واخبارہ بغراس دار السلام ففیہ فضیلۃ عظیمۃ باتصال سندنا بالخلیل ونبینا محمد السید الجلیل وقد من اللہ تعالیٰ بہ علی ھذا العبد الذلیل فجعل لی سندا متصلا بخلیلہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی اخبرنی الشیخ

؂۱ یہ تیسویں[۳۰] حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اٹھائیس[۲۸] واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبدالرحمٰن الکزبری عن[3] ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن[4] احمد بن عبید

العطار الدمشقی عن[5] العلامۃ العجلونی محدث الشام عن[6] محمد بن علی

الکاملی الشافعی عن[7] محمد البطنینی عن[8] المحقق الشمس محمد المیدانی

عن[9] احمد الطیبی الکبیر عن[10] السید کمال الدین الحسینی عن[11] جمال الدین

ابن جماعۃ عن[12] البرھان الشامی عن[13] ابن العطار عن[14] الامام

محی الدین النووی قال فی تھذیبہ اخبرنا[15] ابومحمد عبدالرحمٰن

ابن ابی عمر محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی انبانا[16] ابوحفص ابن طبرزد

انبانا[17] ابوالفتح الکرخی انبانا[18] القاضی ابوعامر انبانا[19] ابومحمد الجراحی انبانا[20]

ابوالعباس المحبوبی انبانا[21] ابوعیسی الترمذی انا[22] عبداللہ بن ابی زیاد

انبانا[23] سیار انبانا[24] عبدالواحد بن زیاد عن[25] عبدالرحمٰن بن اسحاق

عن[26] القاسم بن عبدالرحمٰن عن[27] ابیہ عن[28] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

سے۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایۃ شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس زمین میں درخت بٹھانا ہے یعنے جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اِسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتھا الانھار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراهیم لیلة اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرهم ان الجنة
طیبة التربة عذبة الماء وانها قیعان وان غراسها سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتهی قلت وروی ابن ماجه والحاکم والطبرانی عن ابی هریرة نحوه

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والثلثون[31] المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[11]
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافهة اخبرنا[12] شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا[13] شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا[14] ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

[31] اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہوگیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[15] أنا والدي أنا [16] محمد بن ناصر الحافظ أنا [17] أبو بكر محمد بن أحمد بن
علي بن خلف أنا [18] أبو عبد الرحمن السلمي أنا [19] عبد الله بن موسى السلمي
أنا [20] الفضل بن عباس الكوفي حدثنا [21] الحسن بن هارون الضبي ثنا [22]
عمر بن حفص بن غياث عن [23] أبيه عن [24] جعفر بن محمد عن [25] أبيه عن [26] علي
ابن الحسين عن [27] أبيه عن [28] علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم
قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن أبي طالب
أراك حزينا قلت هو كذلك قال فمر بعض أهلك يؤذن
في أذنك فإنه دواء للهم قال ففعلت فزال عني۔
قال [2] الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذلك قال [3]
علي بن الحسين جربته فوجدته كذلك قال [4] محمد بن علي جربته
فوجدته كذلك قال [5] جعفر بن محمد جربته فوجدته كذلك
قال [6] حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال [7] عمر بن حفص جربته
فوجدته كذلك قال [8] الحسن بن هارون جربته فوجدته
كذلك قال [9] الفضل جربته فوجدته كذلك قال [10] عبد الله بن موسى
جربته الخ قال [11] أبو عبد الرحمن جربته الخ قال [12] أبو بكر جربته الخ قال [13]

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئًا الجریتہ انا
فوجدتہ کذالک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال
عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا
السرمری ای الجزری ۱۲ یقول فیہ شیئًا ولکن جربتہ الخ ھذا احدیث حسن التسلسل
لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

وبالسند الی الامام الجوزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا
الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن
محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح قال رأیت الامام
شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت
فی صلوۃ الصبح قال اخبرنا شیخنا ظھیر الدین اسمعیل بن المظفر بن
محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح قال اخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

ک یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز وں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی عفی عنہ

محمد بن شاپور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته تقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
قال سمعت[٢٠] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال[٢٣] حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك قال حدثني[٢٤] ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
قال حدثني[٢٥] ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد ولہ[۵] شاهد من حدیث انس بن مالك ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا
رواه الحاکم فی الاربعین الکبری له وقال حدیث صحیح انتهی قال
الجامع المسکین هذا الحدیث وغیره من الاحادیث
الواردة فی قنوته صلی الله علیه وسلم فی الفجر وغیره کلها محمولة علی
قنوت النوازل قال العلامة القاری فی شرح مسند الامام
الاعظم واما ما رواه الدارقطنی وغیره عن انس رضی الله
تعالی عنه ما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقنت فی الصبح
حتی فارق الدنیا فمعارض بان شبابة روی عن قیس بن ربیع
عن عاصم بن سلیمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما یزعمون ان

۵؎ امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں۔ علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے۔ پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ تک قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبي لم يزل يقنت في الفجر فقال كذبوا انما قنت رسول الله صلى
الله عليه وسلم شهرا واحدا يدعو على احياء من احياء المشركين وروى
الطبراني عن غالب بن فرقد الطحان قال كنت عند انس شهرين فلم يقنت
في صلوة الغدوة اه وقال شيخ مشائخنا العلامة عابد السندي
في شرحه لمسند الامام الاعظم واما ما في البخاري عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه انه كان يقنت في الركعة الاخرة من
صلوة الصبح بعد ما يقول سمع الله الخ فيدعو للمؤمنين ويلعن
الكفار فمحمول على قنوت النوازل كما اختاره بعض اهل
الحديث انه عليه السلام لم يزل يقنت في النوازل وهو وجه
ظاهر للجمع بين الروايات ويدل عليه ما اخرجه ابن حبان بسنده

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے۔ جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس ماحصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر وغیرہ میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحیح عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقنت فی صلوۃ الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتہی مختصرا فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوۃ الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانہ یشرع القنوت فی الفجر وغیرہ کما ثبت من الروایات الصحیحۃ وقد اوردتہا وبحثت علی ہذہ المسئلۃ وبسطتہا فی الدرر الساطعۃ فی المسائل النافعۃ وفی رسالۃ القنوت فی النوازل

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث و الثلثون المسلسل بقرأۃ اٰیۃ الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاہر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد اللہ الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فہد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالۃ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

۵۱ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو المظفر يوسف بن محمد السرمري الحنبلي رحمه الله تعالى مشافهة منه
الي بمنزلي من المدرسة الحنبلية داخل دمشق المحروسة في الثالث
عشر من ذي الحجة سنة ست وستين وسبع مائة انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقي انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابي الجيش
البغدادي انا[16] ابو محمد يوسف ابن الامام ابي الفرج عبد الرحمن
ابن علي بن الجوزي البكري انا[17] والدي انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علي بن ميمون انا[20] محمد بن علي العلوي حدثنا[21] محمد بن عبد الله
ابن المطلب ثنا[22] عبد الله بن ابي سفيان القرشي ثنا[23] ابراهيم بن
عمر السكسكي ثنا[24] محمد بن شعيب بن شابور حدثني[25] عثمان بن ابي العاتكة
الهلالي عن[26] علي بن يزيد انه اخبره[27] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبره عن[28] ابي امامة[51] الباهلي انه سمع[29] علي بن ابي طالب رضي الله عنه
يقول ما ادري رجلا ادرك عقله الاسلام او ولد في الاسلام يبيت

---

[51] ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا ...

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى اخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث قال عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها قال ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد کل صلوة قال ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال عبد الرحمن بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا الحدیث قال ابو محمد ولده وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الامام السهری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الارمیونی وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى تقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ايضا من حديث المغيرة ابن شعبة وجابر وآما حادث قرأتها عقيب الصلوات المكتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق مشافهة عن علي بن احمد المقدسي اخبرنا ابو المكارم اللبان في كتابه اخبرنا ابو علي الحداد اخبرنا ابو نعيم الحافظ اخبرنا ابو الشيخ ابن حبان حدثنا الوليد ثنا محمد بن الحسين بن يونس ثنا كثير بن يحيى ثنا حفص بن عمر الرقاشي حدثنا عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي ابن ابي طالب عن ابيه عن جده الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **من قرأ آية الكرسي في دبر الصلوة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوة الاخرى**

(واخبرنا) ابو علي الحسن بن هلال الصالحي فيما قرئ عليه اجازنيه اخبرنا علي بن احمد كذلك اخبرنا محمد بن ابي زيد في كتابه اخبرنا محمود ابن اسمعيل الصيرفي اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سليمان ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن كيسان ثنا الحسين بن بشر الطرسوسي عن محمد بن حمير عن محمد بن زياد الالهاني عن ابي

ف٥١ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوجاتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسى[51]

دبر كل صلوٰة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت

(هذا) حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبرانى فى معجمه ورواه

ابن مردويه فى تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائى فى اليوم

والليلة عن الحسين بن بشر به واخرجه ابن حبان فى صحيحه من طريق

محمد بن حمير وهو الحمصى من رجال البخارى عن محمد بن زياد

الالهانى الحمصى وهو ايضا من رجال البخارى وهذا اسناد على

شرط البخارى - والعجب من ابن الجوزى كيف ادخله فى كتاب

الموضوعات انتهى -

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحديث الرابع والثلثون[52] المسلسل بالسماع فى يوم العيد	(۲۴) یا (۲۵) واسطے ہیں۔

حدثنى الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربى بمكة المكرمة فى يوم عيد الفطر

[51] (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[52] یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے - الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ -

قال سمعت العلامة سليم البشري كذلك قال سمعت احمد منلا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد بن الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي القنماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده قال شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا واجازة عن احمد النخلي ان لم يكن فعلا بيوم عيد فاجازة ح

سمعت محمد البابلي بالمسجد الحرام في يوم عيد الفطر عن ابي النجا

سالم السنهوري عن[10] محمد العلقمي عن[11] الجلال السيوطي انا[12] الحافظ

تقي الدين محمد الهاشمي سماعا عليه في يوم الفطر بين الصلوة والخطبة

انا[13] الحافظ ابو حامد محمد سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا[14] ابو عبد الله

محمد الانصاري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا[15] الحافظ ابو عمرو عثمان

النوزدي سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا[16] ابو الحسن علي الجميزي سماعا

عليه في يوم عيد فطر انا[17] الحافظ ابو طاهر السلفي سماعا عليه في يوم

عيد انا[18] ابو محمد عبيد الله بن علي بن الابنوسي ببغداد في يوم عيد

اضحى انا[19] القاضي ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا[20] ابو احمد بن الغطريف

بجرجان في يوم عيد انا[21] ابن ذاهب الوراق في يوم عيد ح انا[22] ابو عبد الله

احمد بن محمد في يوم عيد نا[23] ابن جريج في يوم عيد ثنا[24] عطاء بن رباح

في يوم عيد ح نا[25] ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في يوم عيد قال[ا] شهدت

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد فطر او اضحى فلما فرغ

[ا] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ کے روز (نماز عید کے لئے) حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوٰة اقبل علينا بوجهه فقال ايها الناس قد اصبتم خيرا فمن احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم حتى يسمع الخطبة فليقم" قال السيوطی غريب بهذا السياق وفی اسناده مقال وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائی من حديث الفضل بن موسى الشيبانی عن ابن جريج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجه[۱] وصلى بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلوٰة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس ومن احب ان يذهب فليذهب - وللحديث طرق اخر مسلسلة من حديث سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالى عنه وفيها ضعف شديد قاله ابن الطيب واخرجه الحاكم من حديث يوسف وقال انه صحيح على شرطهما والديلمی ايضا فی مسنده مسلسلا قاله ايضا ابن الطيب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہمارے طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۱] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس [٢٦] واسطے ہیں۔

الحدیث[١] الخامس و الثلثون[٣٥] المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

سمعت[١] الحافظ العلامۃ المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء

ثم[٢] سمعت السید علی البِبلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] الامیر

الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح

وسمعت[١] العلامۃ الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ

العلماء بمکۃ المکرمۃ مولانا صالح کمال والعلامۃ[٢] الفہامۃ مولانا

المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جال[٢] الملیبن فی یوم عاشوراء قالا سمعنا

السید علی طاہر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] احمد منۃ اللہ المصری

یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[٥] عن

الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[٦] الشیخ محمد

الزرقانی یوم عاشوراء ح و البِبلاوی[٢] ایضا عن[٣] ابراہیم السقا

یوم عاشوراء عن[٤] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[٥] محمد

سلہ یہ ٣٥ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیوخ سے بروز عاشوراء سنا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت[۷] والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت[۸] الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری
یوم عاشوراء سمعت[۹] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[۱۰]
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[۱۱]
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءۃ عثمان الدیمی سمعت[۱۲]
ابا الفرج ابن الشیخہ یوم عاشوراء سمعت[۱۳] ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت[۱۴] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[۱۵] عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت[۱۶] عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری فی یوم عاشوراء
انبانا[۱۷] ابو محمد علی بن الحسن الجوھری یوم عاشوراء انبانا[۱۸] ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[۱۹] یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا[۲۰] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[۲۱] حماد بن
زید یوم عاشوراء عن[۲۲] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[۲۳] عبد اللہ
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[۲۴] ابی قتادۃ قال ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی اللہ عز وجل ان یکفر السنۃ التی قبلہا" ھذا حدیث صحیح

۵۱ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائینگے۔ گناہوں سے مراد

الفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

الحديث السادس[1] والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

اس کی سند [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ [illegible] (۳۱۱) [illegible]

اروية عن العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن والده عن السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى البطيحاء عن السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن الشيخ ابراهيم الكردي انا الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونے کی امید ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضي الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضي الدين الكبير عن جده المحب
الاخير عن عم ابيه الامام ابي اليمن محمد عن ابيه الشهاب احمد عن
ابيه الامام رضي الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابي بكر بن علي بن فارس الحسني الطبري المكي قال انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابي حرمي المكي في الحرم الشريف قال انا به السيد شرف
بقية السادة نجل فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسيني قال انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ياسر الانصاري قال حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة نبيلة شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علي بن الحسن بن عبيد الله بن علي بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علي زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علي كرم الله وجهه ورضي عنهم قال حدثنا والدي علي يعني ابن ابي
طالب سنة ٥٦٢ حدثني والدي ابو طالب الحسن النقيب سنة ٥٢٤ حدثني
والدي عبيد الله ثني والدي محمد ثني والدي عبيد الله ثني
والدي علي ثني والدي الحسن ثني والدي الحسين وهو اول من دخل

بلخ ق ثنی [۳۱] والدی جعفر الملقب بالحجۃ ثنی [۳۰] والدی عبد اللہ ہو الاعرج
ثنی [۲۸] والدی الحسین الاصغر ثنی [۲۹] والدی علی زین العابدین قال ثنی
والدی الشہید احد الریحانتین الحسین ق حدثنی [۳۱] والدی امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ق ۲ ق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

"لیس الخبر کالمعائنۃ" [۵۱] وبہذا الاسناد قال "الحرب
خدعۃ" [۵۲] وبہ الیہ ۲ "المسلم مرآۃ المسلم" [۵۳] وبہ الیہ ق ۲ "المستشار
مؤتمن" [۵۴] وبہ الیہ ق ۲ "الدال علی الخیر کفاعلہ" [۵۵] وبہ الیہ
قال "استعینوا علی الحوائج بالکتمان" [۵۶] وبہ الیہ قال
"اتقوا النار ولو بشق تمرۃ" [۵۷] وبہ الیہ ق ۲ "الدنیا سجن
المؤمن وجنۃ الکافر" [۵۸] وبہ الیہ ق ۲ "الحیاء خیر کلہ" [۵۹]

۵۱ سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ٭ مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ مکر ہے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالے سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لیا چاہتا تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیے کہ اسکی باتوں کو بطور امانۃ محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے۔ یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے بر آنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہو یعنے زیادہ خیرات نکرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیا سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ ؐ "عدة[510] المؤمن كأخذ الكف" وبہ الیہ ؐ "لا[511] يحل
لمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام" وبہ الیہ ؐ "ليس[512]
منا من غشنا" وبہ الیہ ؐ "ما[513] قل وكفى خير مما كثر والهى"
وبہ الیہ ؐ "الراجع[514] في هبته كالراجع في قيئه" وبہ الیہ ؐ
"البلاء[515] موكل بالمنطق" وبہ الیہ ؐ "الناس[516] كأسنان المشط"
وبہ الیہ ؐ "الغنى[517] غنى النفس" وبہ الیہ ؐ "السعيد[518]
من وعظ بغيره" وبہ الیہ ؐ "ان من[519] الشعر لحكمة وان
من البيان لسحرا" وبہ الیہ ؐ "عفو[520] الملوك ابقاء للملك"
وبہ الیہ ؐ "المرء[521] مع من احب" وبہ الیہ ؐ "ما هلك[522] امرأ

---

۵۱۰ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ۵۱۱ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ ۵۱۲ جسنے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ۵۱۳ لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ۵۱۴ کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ۵۱۵ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ۵۱۶ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ۵۱۷ توانگری دل کی توانگری ہے ۵۱۸ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت ونصیحت اختیار کرے ۵۱۹ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ ۵۲۰ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ۵۲۱ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ ۵۲۲ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ ﷺ "الولد للفراش وللعاهر الحجر[۵۲۳]" و

بہ الیہ ﷺ "الید العلیا[۵۲۴] خیر من الید السفلی" وبہ الیہ ﷺ "لا یشکر[۵۲۵]

اللہ من لا یشکر الناس" وبہ الیہ ﷺ "حبک[۵۲۶] الشیئ یعمی ویصم"

وبہ الیہ ﷺ "جبلت[۵۲۷] القلوب علی حب من احسن الیها وبغض

من اساء علیها" وبہ الیہ ﷺ "التائب[۵۲۸] من الذنب کمن

لا ذنب له" وبہ الیہ ﷺ "الشاهد[۵۲۹] یری ما لا یری الغائب"

وبہ الیہ ﷺ "اذا[۵۳۰] جاءکم کریم قوم فاکرموه" "الیمین[۵۳۱] الفاجرة

تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ ﷺ "من[۵۳۲] قتل دون ماله فهو شهید"

---

۵۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۵۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۵۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر درحقیقت اللہ تعالی کا ناشکر ہے ۱۲ ۵۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہوجاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکی عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۵۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۵۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۵۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۵۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۵۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کردیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہوجاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑجاتا ہے ۱۲ ۵۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "الاعمال بالنیۃ[۵۳۳]" وبہ الیہ قم "سید القوم خادمہم[۵۳۴]"
وبہ الیہ قم "خیر الامور اوسطہا[۵۳۵]" وبہ الیہ قم "اللہم بارک لامتی
فی بکورہا یوم الخمیس[۵۳۶]" وبہ الیہ قم "کاد الفقر ان یکون کفرا[۵۳۷]"
وبہ الیہ قم "السفر قطعۃ من العذاب[۵۳۸]" وبہ الیہ قم "المجالس
بالامانۃ[۵۳۹]" وبہ الیہ قم "خیر الزاد التقوی[۵۴۰]" فہذا اربعون
حدیثا بسند واحد وغالب متونہا من الاحادیث الشہیرۃ التی
ہی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاہر علیہ لوائح الصدق
والقبول واللہ تعالے اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسا ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پاسکتے ہیں۔ قول باری عزاسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہ محمد فیاض خان غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس[۳۳] واسطے ہیں۔

الحدیث السابع والثلثون[۳۷] المسلسل بالسادۃ الحنفیۃ رحمہم اللہ تعالیٰ الی الامام الھمام نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

فاقول ادویہ عن[۱] العلامۃ الشیخ اسعد الدھان الحنفی عن[۲] الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن[۳] علاء الدین عابدین الحنفی عن[۴] ابیہ محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد[۵] المحتار وادویہ ایضا عن[۱] ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن[۲] الشیخ ادریس الحنفی عن[۳] محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن[۴] ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن[۵] فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن[۶] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن[۷] المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن[۸] خیر الدین الرملی الحنفی عن[۹] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[۱۰] احمد بن یونس الشھیر بابن الشِلبی[۲] الحنفی عن[۱۱] ابراھیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[۱۲] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[۱۳]

۱؎ یہ سینتیسویں[۳۷] حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

۲؎ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ ذو الایاد

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن [١٤] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن [١٥] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن [١٦] جده تاج
الشریعة محمود الحنفی عن [١٧] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن [١٨]
ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن [١٩] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن [٢٠] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن [٢١] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی [١] الحنفی عن [٢٢] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن [٢٣] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن [٢٤] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن [٢٥] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن [٢٦] والده ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن [٢٧] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن [٢٨] الامام الهمام
سراج الله الملک العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله تعالی عنه امام کل حنفی عن [٢٩]

---

[١] الحلوانی۔ اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال ۔ بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون ۔ وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة [ص ٣٣]

محمد عبد الهادی غفر الله له

ن
سلیمان ۱۲ مسلم

حماد[۳۰] عن ابراهیم النخعی عن[۳۱] علقمة بن مرثد عن[۳۲] عبد الله بن بریدة

عن[۳۳] ابیه قال - کان[۱] رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا

او سریة اوصی الی صاحبها بتقوی الله فی نفسه خاصة واوصی

لمن معه من المسلمین خیرا ثم قال " اغزوا بسم الله وفی سبیل

الله وقاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوك من المشرکین

فادعهم الی ثلث خصال فایتهن ما اجابوك فاقبل منهم

وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوك

فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول عن دارهم

الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم

ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان

---

۱ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے - پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں - اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو - اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انہیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے - پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے - پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ ان پر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہو کر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تو نے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ و رسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ و رسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ و رسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

علیہ وسلم تک چونتیس[۳۴] واسطے ہیں۔	الحديث الثامن[۳۸] والثلثون المسلسل كذلك	اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ

اروية عن[۱] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[۲] والده صديق كمال الحنفي عن[۳] عبد الله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[۴] عمر بن عبد الكريم الحنفي عن[۵] مفتي الاحناف عبد الملك بن عبد المنعم القلعي الحنفي عن[۶] والده عبد المنعم الحنفي عن[۷] ابيه تاج الدين الحنفي عن[۸] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[۹] عبد الغني النابلسي الحنفي قال حدثنا[۱۰] شيخنا عبد الباقي الحنبلي ح حدثنا[۱۱] الشيخ موسى الحنفي ح[۱۲] انا الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي ح[۱۳] انا شمس الدين الحنفي انا[۱۴] قاضي القضاة لسان الدين الحنفي انا[۱۵] والدي سري الدين عبد البر ابن

ــــہ اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشحنة الحنفي انا[١٧] زين الدين ابن قطلوبغا الحنفي انا[١٧] امين الدين

الحنفي انا[١٨] قوام الدين محمد الاكفاني الحنفي انا[١٩] عز الدين الحنفي

انا[٢٠] حافظ الدين محمد الحنفي انا[٢١] محمد بن عبد الله الحنفي انا[٢٢] بدر الدين

عمر بن عبد الكريم الحنفي انا[٢٣] عبد الرحمن الكرماني الحنفي انا[٢٤] القاضي

محمد بن الحسن الحنفي انا[٢٥] القاضي ابو زيد الدبوسي الحنفي انا[٢٦] القاضي

ابو جعفر الحنفي الفقيه على النسفي انا[٢٧] ابو بكر بن محمد بن الفضل

الحنفي انا[٢٨] ابو محمد عبد الله السبذموني انا[٢٩] ابو حفص الصغير

الحنفي انا[٣٠] والدي ابو حفص الكبير احمد الحنفي انا[٣١] الامام محمد

ابن الحسن الشيباني الحنفي انا الامام الاعظم ابو حنيفة رضي الله

تعالى عنه عن عبد الله بن ابي حبيبة الانصاري الصحابي

رضي الله تعالى عنه قال سمعت ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه

يقول[١] كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه یحدث بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج البخاری نحوه[2] فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طویلة

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث التاسع والثلثون[1] المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

اخبرنی[1] الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن[2] والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذٰلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ [1] انچالیسویں[39] حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمہ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

عن[3] السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن[4] ابيه نفيس الدين سليمان بن يحيى الشافعي
عن[5] احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن[6] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن[7] شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن[8] الحافظ ابن حجر الشافعي عن[9] الزين العراقي عن[10] العلاء ابن
العطار عن[11] مرجح المذهب محي الدين النووي الشافعي عن[12] الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن[13] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن[14] عبد الغفار القزويني عن[15] ابي القاسم الرافعي الشافعي عن[16] محمد
ابن الفضل الشافعي عن[17] محمد بن يحيى النيسابوري عن[18] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن[19] امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن[20]
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن[21] عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن[22] ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن[23] ابراهيم بن احمد المروزي عن[24] ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن[25] ابي العباس عثمان الانماطي عن[26]
ابراهيم المزني عن[27] امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل شافعی[۲۸] عن مسلم بن خالد الزنجی عن[۲۹] ابن جریج عن[۳۰] عمرو بن یحیی المازنی عن[۳۱] محمد بن یحیی بن حبان عن[۳۲] عمہ واسع بن حبان عن[۳۳] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ[۱]۔

اس حدیث میں حضور اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الاربعون[۲] المسلسل[۴۲] کذالک	علیہ وسلم کے درمیان ۴۲ شافعی واسطے ہیں۔

اخبرنا[۱] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[۲] السید احمد دحلان الشافعی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[۴] احمد بن عبید العطار الشافعی عن[۵] الامام العجلونی الشافعی عن[۶] مفتی الشافعیۃ بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[۷] والدہ الشیخ عبد الکریم الشافعی عن[۸] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[۹] البدر الشافعی عن[۱۰] الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] علم الدین البلقینی

---

[۱] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲

[۲] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن[۱۲] والدہ سراج الدین الشافعی قال[۱۳] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم اخبرنا[۱۴] شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثم اخبرنا[۱۵] عبد العظیم المنذری الشافعی ثم اخبرنا[۱۶] العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم انا[۱۷] ابو طاہر السلفی الشافعی ثم اخبرنا[۱۸] الکیا الهراسی الشافعی ثم اخبرنا[۱۹] امام الحرمین الشافعی ثم اخبرنا[۲۰] والدی الجوینی الشافعی اخبرنا[۲۱] ابو بکر الحیری الشافعی اخبرنا[۲۲] ابو العباس الاصم الشافعی اخبرنا[۲۳] الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا[۲۴] الامام الشافعی عن[۲۵] الامام مالک عن[۲۶] نافع عن[۲۷] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان[۱]

کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجه البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک به اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث الحادی والاربعون[۲] المسلسل بالفقهاء المالکیۃ رحمهم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنه**	علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں

ف[۱] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ ف[۲] اکتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا[1] شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن[2] الشيخ سليم البشري المالكي عن[3] احمد منة الله المالكي ح وحدثنا[1] ايضا شيخنا عبد الجليل المالكي عن[2] احمد منة الله المالكي عن[3] محمد الامير المالكي عن[4] علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن[5] السيد محمد الزرقاني المالكي عن[6] والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا[7] الشيخ ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا[8] سالم السنهوري المالكي اخبرنا[9] ناصر الدين اللقاني المالكي انا[10] ابو السعادات محمد بن عبد المعطي المالكي انا[11] جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا[12] محمد ابن عيسى المالكي انا[13] زين الدين بن خلدون المالكي انا[14] ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد المالكي انا[15] علم الدين محمد بن الحسين المالكي (غير صاحب التاريخ المشهور ۱۲) انا[16] عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا[17] جدي اسمعيل المالكي انا[18] محمد بن الوكيل المالكي انا[19] سليمان بن خلف الباجي المالكي انا[20] يونس بن عبد الله المالكي انا[21] يحيى بن عبد الله الليثي المالكي انا[22] عبيد الله بن يحيى المالكي انا[23] والدي يحيى بن يحيى المالكي اخبرنا[24] الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكي عن[25]

ابن شهاب عن[٤٦] انس رضی الله عنه قال كنا[١] نصلی العصر مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یذهب الذاهب الی قباء فیاتیهم والشمس مرتفعة" حدیث متفق علیه مسلسل بالفقهاء المالكیة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٥٢] الثانی والاربعون المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة فی اكثره	علیہ وسلم تک بیس واسطے ہیں۔

اروبه عن[١] شیخی المحدث عبد الله القدومی النابلسی الحنبلی عن[٢] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[٣] مصطفی الرحیبانی عن[٤] احمد البعلی حدثنا[٥] ابو المواهب الحنبلی حدثنا[٦] والدی عبد الباقی الحنبلی[٧] حدثنی محمد بن شمس الدین المیدانی حدثنا[٨] شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا[٩] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزة اخبرنا[١٠] ابو العباس احمد بن عبد الهادی الصالحی الحنبلی انبانا[١٢] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

٥١ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و موطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ١٢

٥٢ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

أخبرنا[١٣] أبو حفص بن طبرزد الحنبلي انبانا[١٤] أبو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[١٥] أبو إسحٰق إبراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي انبانا[١٦] أبو محمد عبد الله بن إبراهيم بن أيوب بن ماسي أخبرنا[١٧] أبو مسلم إبراهيم ابن عبد الله الكجي حدثنا[١٨] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[١٩] سليمان التيمي عن[٢٠] أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «من[٥١] كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار» وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ مختلفة عن أنس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا أحمد وأبو داؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه**	درمیان بیس[٢٠] واسطے ہیں۔

[٥١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھپر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[٥٢] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

آ رویہ عن[۱] شیخی العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن الشیخ عمر المعروف بالشطی[۳] عن[۲] الشیخ مصطفی الرحیبانی عن[۴] الشیخ احمد البعلی حدثنا[۵] ابو المواہب الحنبلی حدثنا[۶] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[۷] عبد الرحمن البہوتی الحنبلی حدثنا[۸] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی حدثنا[۹] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[۱۰] بدر الدین الصفدی القاہری الحنبلی حدثنا[۱۱] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[۱۲] ابو علی الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[۱۳] ابو القاسم ہبۃ اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[۱۴] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[۱۵] ابوبکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[۱۶] عبد اللہ بن الامام احمد الحنبلی حدثنا[۱۷] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[۱۸] ابی عدی عن[۱۹] حمید عن[۲۰] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[له] اذا اراد اللہ بعبد خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

له یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے،

(بقیہ برصفحۂ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن ابي عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ولموضع[۵۱] سوط احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

۴۲

الحديث الرابع والاربعون[۵۲] المسلسل بالحفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس راوی ہیں

أرويه بالاجازة العلامة اخبرني العلامة الحافظ الشيخ شعيب المحدث المغربي عن الحافظ الشيخ سليم البشري عن الحافظ احمد منة الله الازهري عن الحافظ الامير الكبير المصري ح وأرويه عاليا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن سليمان حسب الله المصري عن الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

[۵۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام منزل کا قصد کرتا ہے ایمیں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے کہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۵۲] چوتالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن الحافظ الامیر الکبیر عن الحافظ علی بن احمد الصعیدی عن
الحافظ محمد عقیلۃ عن الحافظ حسن العجیمی عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزی عن الحافظ الامام السیوطی
ح وارویہ اعلی منہ عن العلامۃ المحدث الحافظ الحبیب حسین
الحبشی عن والدہ الحافظ محمد الحبشی عن الحافظ الشیخ عمر العطار
عن الحافظ الشیخ صالح الفلانی عن الحافظ محمد بن سنۃ
عن الحافظ شریف محمد عن الحافظ بدر الدین الکرخی عن
الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اروی ھذا الحدیث اجازۃ عامۃ ان
لم تکن خاصۃ ولم ار وعنہ غیر ھذا الحدیث۔ اخبرنی حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرنی الحافظ علم الدین صالح البلقینی
عن والدہ الحافظ ابی حفص عمر البلقینی قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزی قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسی قال حدثنا الحافظ ابو طاھر
السلفی قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزینبی قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماکولا قال حدثنا الحافظ ابو بکر الخطیب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال

حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریۃ بالری تسمی

هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

قال حدثنا احمد بن حنبل حدثنا زهیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن

معین قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا عبید الله بن معاذ

قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبۃ عن ابی بکر بن حفص عن ابی سلمۃ

(ن: ابی حفص)

عن عائشۃ رضی الله تعالی عنها قالت "کن ازواج النبی

صلی الله علیه وسلم یاخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرۃ" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

الحدیث الخامس و الاربعون المسلسل بالقضاۃ

(اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔)

(۴۵)

و بالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

لہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکال دئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۲ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل رحمہ اللہ تعالی فیما شافہنی بہ[۱۲] عن الشیخ الامام القاضی تقی الدین سلیمان بن حمزۃ الحنبلی[۱۳] عن عم ابیہ القاضی الامام شیخ الاسلام ابی الفرج عبدالرحمن بن شیخ الاسلام ابی عمر ح[۱۴] اخبرنا الامام الحافظ ابو الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی القاضی فی فنہ کتابۃ[۱۵] اخبرنا علی بن یحیی المدبر القاضی[۱۶] اخبرنا القاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی[۱۷] اخبرنا القاضی ہناد بن ابراہیم[۱۸] اخبرنا القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ[۱۹] حدثنا القاضی ابو بکر محمد بن علی بن عبدالعزیز البصری[۲۰] حدثنا القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی[۲۱] اخبرنا القاضی ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب[۲۲] حدثنا ابی القاضی یوسف ابن یعقوب[۲۳] حدثنا القاضی اسمعیل بن اسحق[۲۴] حدثنا القاضی محمد بن مسلمۃ[۲۵] حدثنا القاضی مالک بن انس[۲۶] حدثنا القاضی سلیمان بن ابی ربیعۃ[۲۷] حدثنا القاضی شریح[۲۸] حدثنا امیر المومنین اقضی الامۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم "شموا النرجس ولو فی الیوم

مرة ولو فی الشہر مرة ولو فی السنة مرة ولو فی الدہر

مرة فان فی القلب حبة من الجنون والجذام والبرص

لا یقطعہا الا شم النرجس" ہذا الحدیث رویناہ ہکذا

مسلسلا بالقضاة من ہذا الطریق بہذا اللفظ انتہی قلت

وللمحدثین فی ہذا الحدیث کلام بل صرح بعضہم انہ موضوع واللہ

تعالے اعلم

اس حدیث کے سلسلہ میں میرا اور رسول اللہ	الحدیث السادس[۵۲] والاربعون[۴۶] المسلسل بالثقات	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں

٤٦

اخبرنی[۱] الشیخ عبد الجلیل برادہ[۲] المدنی وکان ثقة ثم اخبرنی

السید اسمعیل البرزنجی وکان ثقة ثم اخبرنی[۳] صالح الفلانی وکان

[۵۱] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہوتی یعنی اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہة المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اور اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اس پر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[۵۲] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاة کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ثقة اخبرنا[4] محمد بن سنة الفلانی وکان ثقة ثم اخبرنا[5]
الشریف محمد بن عبد الله وکان ثقة ثم اخبرنا[6] السراج عمر بن
الجائی ثم اخبرنا[7] الحافظ السیوطی وکان ثقة ثم اخبرنا[8] ابو القاسم عمر
ابن فهد وکان ثقة ثم اخبرنا[9] الامام الجزری وکان ثقة ثم
فی اسنی المطالب اخبرنا[10] شیخنا الامام محمد بن احمد قراءة علیه
وکان ثقة ثم اخبرنا[11] شیخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وکان ثقة ثم
اخبرنا[12] ابو علی البغدادی وکان ثقة ثم اخبرنا[13] ابو القاسم
الشیبانی وکان ثقة اخبرنا[14] الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقة
اخبرنا[15] ابن مالک وکان ثقة حدثنا[16] عبد الله بن احمد بن
محمد وکان ثقة حدثنی[17] ابی وکان ثقة حدثنا[18] وکیع وکان ثقة
حدثنا[19] مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن[20] عثمان
ابن المغیرة الثقفی عن[21] علی بن ربیعة الوالبی عن[22] اسماء ابن الحکم
الفزاری عن[23] علی رضی الله تعالی عنه قال کنت اذا سمعت
من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله بما شاء
منه واذا حدثنی غیره استحلفته فاذا حلف لی صدقته

وان ابا بكر حدثني[٢٤] وصدق ابو بكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال "ما[٥١] من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (قال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له" هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابو داود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

٤٧

الحديث[٥٢] السابع والاربعون[٤٧] المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بتیس[٣٢] واسطے ہیں۔

ارويه عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن[٢] الشيخ عبد الغني الصوفي عن[٣] الشيخ عابد الصوفي عن[٤] عمه محمد

٥١ یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ١٢ ٥٢ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ١٢ عبد الهادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[٦] محمد السمان الصوفی عن عبداللہ بن
سالم البصری الصوفی عن[٧] الشیخ البابلی الصوفی عن[٨] الزین بن
عبداللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[٩] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[١٠] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[١١] شرف الدین المراغی الصوفی عن[١٢] الزین
عبدالرحیم العراقی الصوفی عن[١٣] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن[١٥]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[١٦] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[١٧] البرهان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[١٨] القطب الربانی السید عبدالقادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[١٩] ابی الفتح محمد عبدالباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[٢٠] رزق اللہ بن عبدالوهاب
الیمنی الصوفی عن[٢١] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبدالرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[٢٢] عبدالواحد
ابن علی الساری الصوفی انا[٢٣] خالی بن القاسم الساری الصوفی

الحصری

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم[٢٥] نا محمد بن عبيدة الصوفي انا[٢٦] عبد الله
ابن عبيد العامري الصوفي[٢٧] انا سورة بن شداد الصوفي عن[٢٨]
سفيان الثوري عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفي عن[٣٠] موسى بن يزيد
الراعي الصوفي عن[٣١] اويس القرني عن[٣٢] علي رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[٥١] ان لله تعالى تسعة
وتسعين اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
الى الصبور

الحديث[٥٢] الثامن والاربعون المسلسل[٥٣] بالصوفية ايضا قدس الله اسرارهم

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تینتیس[٣٣] واسطے ہیں۔

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲

۵۲ اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے ۵۳ استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا مَنْ صفی سره عن الكدر وامتلى قلبه من العبر وانقطع الى الله عن البشر واستوى عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادہ الصوفی عن[2] احمد منة الله المصری
الصوفی عن[3] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[4] العلامة العجلونی
الصوفی قال فی ثبته حدثنا[5] اجازة شیخنا الملا الیاس الکوردی الصوفی
عن[6] ابراهیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[7] شیخه العارف احمد
القشاشی الصوفی عن[8] ابی المواهب احمد بن علی الشناوی
الصوفی عن[9] والده العارف نور الدین علی بن عبد القدوس
الصوفی عن[10] الشیخ العارف عبد الوهاب الشعرانی الصوفی
عن[11] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[12] العارف
شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی
ثم المدنی الصوفی عن[13] شرف الدین اسمعیل بن ابراهیم
الهاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازته العامة عن[14] المسند
المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازته العامة عن[15]
العارف بالله سیدی محی الدین ابن العربی الصوفی عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الهوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی القفا یعنی صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزهر الباسم من روض السید خاتم صفحہ ۱۹۵ ۱۲

جمال الدين یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[١٧] ابی الوقت عبد الاول السجزی الصوفی عن[١٨] ابی اسمعیل عبد الله بن محمد ابن متّ الانصاری الهروی الحافظ الفقیه المفسر المحقق الصوفی انه قال فی کتابه منازل السائرین اخبرنا[١٩] حمزة ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[٢٠] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد الهاشمی الصوفی ثم سمعت[٢١] ابا عبد الله علان بن زید الصوفی بالبصرة ثم سمعت[٢٢] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[٢٣] الجنید الصوفی ثم سمعت[٢٤] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[٢٥] معروف الکرخی الصوفی عن[٢٦] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[٢٧] ابیه محمد الباقر الصوفی عن[٢٨] ابیه علی عن[٢٩] ابیه الامام الحسین بن علی عن[٣٠] علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال "طلب الحق غربة"[٥١] قال الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب قال فهو من روایة جعفر الصادق عن الباقر عن ابیه عن الامام

---

[٥١] یعنے رسول الکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طالب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسین عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی جیاد المسلسلات بلفظ آخر من طریق آخر عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق[1] فریضۃ" وقال فیہ قال السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا محمد ابو الطاھر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراھیم الکورانی الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ محی الدین محمد بن العربی الصوفی عن الزاھد عبد الوھاب بن علی البغدادی الصوفی بقرأتہ علی ابی الفضل احمد بن طاھر الصوفی

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲

[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی قال اخبرنا[20]
ابو الحسن منصور بن عبد الله الذهلی ببغداد اخبرنا[21] ابو عمرو
عثمان بن حجرة الکازرونی بها حدثنا[22] احمد بن الحسین المقری
الصوفی المعروف بابن الحمصی ثنا[23] علی بن جعفر البغدادی الصوفی
قال ابو موسی[24] الدبیلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی حدثنا[26]
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی[27] عن عمرو بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیة العوفی الصوفی[29] عن ابی سعید الخدری رضی

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان[1] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم
علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم یؤتک الله
ان رزق الله لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنی کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لا سکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت و جلال سے آسائش اور فرحت کو رضامندی میں اور غم اور حزن کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

كان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح في الرضى وجعل الهم والخوف في الشك والسخط"

وله شاهد من وجه آخر علی خرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه

"لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح في الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك في السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود

ايضا اخرجه ابن ابي الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح في اليقين والرضى وان الغم والحزن في الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جمیع ۲۶ واسطے ہیں

الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا

ك اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث کا گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

ك ۵۰ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی الدین[16] بن العربی عن[17] ابی الخیر احمد بن اسمعیل الطالقانی عن[18] ابی عبد الله محمد بن الفضل الفراوی عن[18] ابی بکر البیہقی[19] اخبرنا علی بن احمد بن عبدان[20] اخبرنا احمد بن عبید الصفار[21] حدثنی محمد بن الفضل بن جابر[22] حدثنا الهیثم بن خارجة ومهدی بن حفص قالا[23] حدثنا اسمعیل[1] عیاش عن[24] المطعم بن المقدام عن[25] نصیح العبسی عن[26] رکب المصری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

"طوبی[1] لمن تواضع من غیر منقصة (وفی روایة فی غیر منقصة) وذل فی نفسه من غیر مسکنة وانفق مالا جمعه فی غیر معصیة ورحم اهل الذل والمسکنة وخالط اهل الفقه والحکمة طوبی لمن ذل نفسه وطاب کسبه وصلحت سریرته وعلانیته

---

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع کیا اور اپنے نفس میں بغیر خواری کے ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو بغیر معصیت کے خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا ۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا ۔ خوشی ہے اس کے لئے جس کا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صالح ہے و الاسو اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا ۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو خرچ کیا ۔

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ)

وعزل عن الناس شرہ وطوبیٰ لمن عمل بعلمہ وانفق الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیھم اھ وھو بفتح الراء وسکون الکاف آخرہ موحدۃ انتھی

الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالیٰ ماھر فی النحو

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

فاقول حدثنی[۱] شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن[۲] احمد منۃ اللہ المصری النحوی عن[۳] العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی النحوی عن[۴] العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی حدثنا[۵] شیخنا اجازۃ ابو المواھب النحوی عن[۶] والدہ عبد الباقی الحنبلی النحوی حدثنا[۷] الشیخ موسی النحوی اخبرنا[۸] زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۷) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو (یعنی) باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ ان فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

سلسلہ اسکا نحوی نحاۃ حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی الکان اللہ ذی الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن هارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماهر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

حدثنا
حدثنا

"سيد أدم[2] الدنيا والأخرة اللحم وسيد ريحان أهل الجنة الفاغية[3]" وأخرجه الجلال السيوطي في جياد المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال أخرجه الطبراني في أحد معاجمه وأبو نعيم في الطب النبوي والبيهقي في شعب الإيمان وأبو عثمان الصابوني في المائتين عن أبي هلال به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني أن أبا هلال تفرد به عن ابن بريدة وأبو هلال وثق وفيه لبعض ضعف. قال البيهقي رواه جماعة عن أبي هلال تفرد به أبو هلال محمد بن سليم انتهى

لطيفة - نروي العربية عن شيخنا العلامة برادة عن أحمد منة الله عن عبيد العطار عن إسمعيل العجلوني عن عبد الجليل عن والده أبي المواهب عن والده عبد الباقي عن عمر القاري عن البدر

---

[1] یعنی دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت۔ اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے۔ فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز إسكانها جمع إدام قيل هو بالإسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأدم فأتي بخبز وأدم من أدم البيت الخ [3] فاغية شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں وا زگوں کارند و شگوفہ کہ از آں بہم رسد و نہایۃ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا في المنتخب - وهي نور الحناء أي زهرها ذكره الأصمعي كذا في ثبت الإمام الشيخ یعنی فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ و لوالدیہ

الغزی[10] عن الجلال السیوطی[11] عن الکافیجی[12] عن الشمس الجیادی[13] عن اکمل الدین الحنفی[14] عن اثیر الدین ابی حیان[15] عن ابن ابی الاحوص[16] عن ابی علی الشلوبین[17] عن نخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی[18] عن ابی الرماک[19] عن ابن الاخضر[20] عن ابن طراوۃ[21] عن یونس ابن عیسی الاعلم[22] عن ابی علی القالی[23] عن ابن درستویہ[24] عن المبرد[25] عن المازنی[26] عن الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ[27] عن سیبویہ[28] عن الخلیل بن احمد[29] عن عیسی بن عمر[30] عن ابی عمرو ابن العلاء[31] عن نصر بن عاصم[32] عن ابی الاسود الدولی عن علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو لما کتب ۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

(اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[52] المسلسل بالشعراء	تینتیس (۳۳) واسطے ہوئے۔

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل ... ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[52] یہ باونویں حدیث ہے ۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

ممارأيت من الأنام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
وتجانب المرأة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

ولہ ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها فی عين شخص ثان

ولہ مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة اوردتها فی غير هذا الكتاب - قال حدثنا احمد منہ الله ولہ شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار ولہ شعر حدثنا الامام العجلونی ولہ شعر قال فی ثبتہ حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغنی النابلسی ولہ شعر ملأ الخافقين مسطر فی دواوينہ وغيرها قم حدثنا شيخنا عبد الباقی الحنبلی ولہ شعر قم حدثنا الشيخ موسى المحجادی وكان لہ شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[9] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا[10]
ابو الفتح محمد بن محمد المزي الشاعر المغلق اخبرنا[11] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[12] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[13] صلاح الدين خليل بن كيكلدي الصفدي
وكان يشعر اخبرنا[14] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[15] ابو الحسن علي السخاوي ذو النظم الشهير انبانا[16] ابو طاهر
السلفي ذو الشعر الكثير انبانا[17] ابو الوفا علي بن شهريار الزعفراني
وكان يشعر اخبرنا[18] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[19] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[20]
ابو بكر عبد الله بن احمد القاري الشاعر اخبرنا[21] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[22] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[23] خالي همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبي صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفي رواية ذكرها شيخنا عقيلة في مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظہر یا ابالیلی" قلت الجنۃ قال "اجل انشاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت "ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ ٭ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا ٭ ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ ٭ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا ٭" فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[53] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ لصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

ارویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دھرہ

[51] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ ومحبوب ہوتی ہے جو اطاعۃ کیساتھ ہو اور بغیر اطاعۃ کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[52] تدوین حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی زاهد عصرہ عن[٣] صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن[٤] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[٥] الشریف
محمد بن عبد اللہ نادرہ وقتہ عن[٦] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[٧]
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[٨] عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن[٩] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دھرہ قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاھد عصرہ
اخبرنا[١١] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا[١٢] الشیخ ظهیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا[١٣] ابو طاھر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا[١٤] ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا[١٥] ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا[١٦] سلیمان بن ابراھیم بن محمد بن سلیمان نادرۂ
دھرہ حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
عجیب وقتہ حدثنا[١٨] ابو طاھر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
نریہ دھرہ ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن ھاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المجوب ثنا[22] ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا[23] ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا[24] ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا[25] ابی محمد بن علی
الباقر ثنا[26] ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا[27] ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا[28] ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ”اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی“ قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہو گیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ

الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راوٍ من بلد

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

ارویہ[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منۃ اللہ المصری الازہری عن[3] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفی الدمیاطی عن[6] ابن عقیلۃ المکی عن[7] ابی المواہب البعلی عن[8] والدہ الدمشقی عن[9] احمد الفرغانی البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فہد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحریمی انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسیٰ البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعدی المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

سلسلہ یہ چوبنویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۲۴] جابر بن عبد اللہ الانصاری المدنی ق۲ قم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یدخل[۱] احد ممن بایع تحت الشجرۃ النار" قال ابن عقیلۃ وبالسند الی ناصر الدین قال ھذا حدیث صحیح عال واخرجہ الترمذی وغیرہ

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخامس[۲] والخمسون المسلسل بالمحمدین	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

علی ذات نبینا واسمہ الصلوۃ والسلام من ذالک متصل بالبخاری قد یسر اللہ عز وجل لی روایتہ بکرمہ وجودہ فللہ الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن[۱] العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب اللہ عن[۲] محمد القاوقجی عن[۳] محمد العدوی ابن صالح عن[۴] محمد الامیر عن[۵] محمد الحفنی عن[۶] محمد البدیری عن[۷] محمد قاسم مقری الدیار المصریۃ

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

سلہ۲ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہ

عن[٨] محمد بن صلاح الدین البابلی الازہری عن[٩] محمد بن عبد اللہ
حجازی الواعظ عن[١٠] محمد الغیطی عن[١١] محمد بن محمد الدلجی عن[١٢]
الشمس محمد السخاوی عن[١٣] محمد بن نجم الدین العلوی المکی انا[١٤]
الحافظ جمال الدین محمد المخزومی انا[١٥] الضیاء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالکی انا[١٦] محمد بن محمد بن علی الطبری انا[١٧]
ابو عبد اللہ محمد بن علی انا[١٨] محمد بن مہاجر الموصلی انا[١٩] ابو بکر محمد
ابن علی بن یاسر الجیانی انا[٢٠] فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدی الفراوی انا[٢١] محمد بن علی بن الحسین انا[٢٢]
محمد بن احمد بن عبد اللہ الحمصی المروزی انا[٢٣] ابو الہیثم محمد
ابن علی بن محمد المکی الکشمیہنی قال[٢٤] اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٥] محمد بن اسمعیل البخاری الحافظ حدثنا[٢٦] محمد بن
خالد بن محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد الذہبی ثنا[٢٧] محمد
ابن وہب بن عطیہ ہو الدمشقی ثنا[٢٨] محمد بن حرب ثنا[٢٩] محمد
ابن الولید الزبیدی ثنا[٣٠] محمد بن شہاب الزہری عن[٣١] عروۃ
ابن الزبیر عن[٣٢] زینب بنت ابی سلمۃ عن[٣٣] ام سلمۃ زوج النبی

رضی اللہ تعالٰی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "استرقوا لہا[۵۲] فان بہا النظرۃ"

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السادس والخمسون[۵۳] المسلسل کذلک	کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

ارویہ عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن محمد[۲] القاوقجی قال حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن[۴] محمد یوسف بن محمد المزجاجی عن[۵] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن عبد الباقی الحنبلی عن[۸] محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر[۱۰] الغزی عن محمد بن محمد المری[۱۰] السکندری عن[۱۱] محمد بن محمد الجزری[۱۲] انا محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ[۱۳] انا القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا محمد بن یوسف البرزالی انا محمد بن ابی الحسین الصوفی انا محمد بن محمد الطائی انا محمد بن عبد الواحد الدقاق انا محمد بن علی الکرخی ثنا محمد بن اسحق بن یحیی بن مندة الاصبهانی العبدی انا محمد ابو منصور سعد الباوردی کاتب الواقدی انا محمد ابن عبد الله الحضرمی انا محمد بن عبد الله المثنی انا محمد ابن بشر انا محمد بن عمرو الانصاری ثنا محمد بن سیرین انا محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش انا ابی عن محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم انه مر فی السوق برجل مکشوف فخذه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم "غط فخذك فانها عورة" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیه وهذا حدیث عجیب التسلسل بالمحمدین لیس فی اسناده من ینظر فی حاله سوی محمد بن عمرو

الباوردی

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اه

ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال

السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار

قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش ولابیه عبدالله بن جحش

صحبة وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان

محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا

بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم

فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن

عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی

صلی الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان

فقال "یا معمر[1] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة"

رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم

اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی بقول الجامع المسکین قال

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبته ولا یخفی ان شیخنا العارف بالله الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی
یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک
بما شاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة
انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد الله بن جحش۔ و
قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده
محمدًا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیه
عبد الله بن جحش صحبة اھ وقال حافظ المغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد الله بن جحش یکنی ابا
عبد الله کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم
هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة ورواية انتهی
فافهم وتدبر

السراة

۵۷

اس حدیث میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پچیس[۲۵] واسطے ہیں۔

الحدیث السابع والخمسون

المسلسل بالاحمدین

ادویہ عن مولانا الشیخ احمد المکی عن[۲] الشیخ احمد دحلان عن[۳] عثمان الدمیاطی عن[۴] محمد الشنوانی عن[۵] الامام احمد الدردیری بالاجازۃ العامۃ عن[۶] احمد الملوی واحمد الجوہری عن[۷] احمد بن مکی النخلی عن[۸] احمد القشاشی عن[۹] احمد بن علی بن عبد القدوس الھاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[۱۰] احمد النہروانی المکی عن[۱۱] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[۱۲] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[۱۳] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[۱۴] احمد بن شیبان عن[۱۵] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[۱۶] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[۱۷] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن[۱۸] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[۱۹] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[۲۰] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا[۲۱] عثمان ھو ابن سعید الحمصی عن[۲۲] شعیب بن

۵۱ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

حدثنا الحمصی عن[23] الزہری[24] حدثنی سعید بن المسیب[25] ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال

"امرت ان اقاتل الناس حتے یقولوا لا الٰہ الا اللہ

فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ تعالیٰ" قال الجامع اخرجہ النسائی فی سننہ بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث واخرجہ الشیخان ایضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما لکن بزیادۃ بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس[27] واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمکۃ المکرمۃ بفضل اللہ تعالے ستۃ عشر شہرا لاغتنام الفیوض من علمائہا۔ ارویہ عن[1] الحبیب حسین المکی عن[2] والدہ

سلہ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام ہے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جوکہ جبتک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نہ کریں اور زکوٰۃ نہ دیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم دیا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد وہ جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ سلہ اٹھانویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكی عن الشیخ عمر العطار المکی عن الشیخ محمد طاهر سنبل المکی عن
الشیخ احمد النخلی المکی عن امام المقام زین العابدین بن عبد القادر
ابن محمد بن یحیی بن مکرم الحسینی الطبری المکی اجازۃ عن والدہ
عبد القادر امام المقام عن جدہ الامام یحیی بن مکرم بن محمد المحب
الاخیر المکی عن جدہ الامام ابی المعالی محب الدین محمد بن
رضی الدین محمد بن المحب الاوسط محمد المکی عن عم ابیہ الامام
العلامۃ ابی الیمن محمد بن احمد المکی انا والدی الامام شہاب الدین
ابو العباس احمد بن رضی الدین الطبری المکی ح انا والدی امام
مقام الخلیل العلامۃ رضی الدین ابراھیم بن محمد بن ابراھیم
ابی بکر بن علی بن فارس الحسینی الطبری المکی وقاضی القضاۃ
نجم الدین ابو احمد محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن
الحافظ محب الدین بن عبد اللہ الطبری المکی قال ھو واحمد بن
الرضی ایضا انا بہ الامام عماد الدین ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علی بن الحسین الطبری المکی انا بہ الشیخ رکن الدین ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب المکی انا

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف بالميانشي المكي سماعا انا[16] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه انا[17] جدي الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي انا[18] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ق ثنا[19] به ابو محمد الحسين بن احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة انا[20] به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة انا[22] به الامام المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ق حدثني[23] جدي احمد بن محمد المكي عن[24] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي وسليم بن مسلم المكي عن[25] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن عبد العزيز المكي عن[26] عطاء بن ابي رباح المكي عن[27] عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

له حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چھبیس واسطے ہیں

٥٩

فاقول وقد قمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني قال حدثني به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

له اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینة المدفون بالبقیع شمال قبة الامام مالک
رضی الله عنه عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیه قاضی المدینة
وخطیبها زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد الله بن الجمال المطری عن[١٥] الرضی
ابراهیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیه یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی
ابن یونس الهاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداودی
انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد الله محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینة مدة
انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد الله الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن[٢٤]
ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبره[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبره[٢٦] انه رائی عثمان
ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیه ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل یمینه فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسه
ثم غسل رجلیه الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه[1]

هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[2] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد الله بن الجمال المصری بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خلف باجازته عن[16] المؤید الطوسی عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22] زهیر بن حرب ابی البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی[24] اخبرنا ابی ابی ابراهیم بن سعد ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ایک روز) دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہر دو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انہیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اسکا بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی ۲۳ ابن شهاب ای محمد بن مسلم المدنی التابعی عن عروة بن الزبیر التابعی یحدث عن حمران[1] المدنی هو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللہ لاحدثنکم حدیثا لولا آیة فی کتاب اللہ ما حدثتکموه انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل فیحسن وضوءه ثم یصلی الصلوٰة الا غفر له ما بینه وبین الصلوٰة التی تلیها" قال عروة الآیة ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والهدٰی الی قوله اللٰعنون ۝ هذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی معناه قال الملا ابراهیم هذا حدیث صحیح المتن والتسلسل وقال الامام النووی رحمهم اللہ القوی هذا اسناد اجتمع فیه اربعة تابعون مدنیون یروی بعضهم عن بعض اهـ قال

[1] حمران رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدیے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاتہ وفیہ لطیفۃ اخری وھی روایۃ الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزھری اھ

کے درمیان بائیس (٢٢) واسطے ہیں۔	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات	اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٦١

وھو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیہ جمل من الفوائد منھا صحۃ اسنادہ ومتنہ وعلوہ وتسلسلہ وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انہ کان اذا حدث بہ جثا علی رکبتیہ اجلالا لہ۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمہ اللہ تعالی فاقول حدثنی بہ السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والدہ السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویہ عالیا بدرجۃ کما حدثنی بہ العلامۃ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامۃ

ف یکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ١٢
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابوالمواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثم حدثنا به السید
محمد ابوالبقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابوالحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

۲۲ حدثنا ابوذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ

وقد دخل ایضا دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال "یا عبادی[1] انی

حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا

یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم

یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی

اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی

اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا

اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی

انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

---

[1] "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے بعثت رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناونگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

یا عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی

اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذٰلک فی ملکی شیئا

یا عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی افجر

قلب رجل واحد منکم ما نقص ذٰلک من ملکی شیئا یا

عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی

صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ

ما نقص ذٰلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا

ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا

علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس و جن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جاویگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس و جن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنی ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور انس و جن ایک زمین میں کھڑے ہو کر یعنی سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنی اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمھارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پاوے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پاوے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه" هذا روایة مسلم فی صحیحہ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[26] واسطے ہیں۔

٦٢

ارویہ عن الشیخ العلامۃ محمد حسب اللہ المصری[1] عن الشیخ احمد منۃ اللہ المصری[2] عن الامیر الکبیر المصری[3] عن شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری[4] عن محمد السلمونی المصری وعبد اللہ البنانی المصری[5] کل منہما عن محمد الخرشی[6] وعبد الباقی الزرقانی المصریین کلاهما عن ابی الامداد برهان الدین ابراهیم بن ابراهیم بن علی الحسنی العلوی المصری[7] عن الشیخ السنهوری[8] المصری عن محمد[9] الغیطی المصری[10] عن قاضی مصر نور الدین علی بن یس عن محمد[11] السخاوی المصری[12] ثنا الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری حدثنا[13] ابو محمد عبد اللہ بن عمر بن علی السعودی المصری حدثنا[14] ابو محمد بن ابراهیم بن علی المصری حدثنا[15] ابو الحسن

ف۔ اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا عمران بن
موسى المصري ثنا يحيى بن عبد الله المصري ثنا الليث بن سعد المصري
ثنا عامر بن يحيى المعافري المصري ثنا ابو عبد الرحمن الحبلي المصري قال سمعت
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يُصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى ألك عذر
وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

---

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا تاکہ اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی حد نظر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے۔ وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفي رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفي رواية الترمذي "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيء"
قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمہ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) کہیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ بس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمہ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخر ہی میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ فزو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم فى صحيحه وهو صحيح على شرط
مسلم كذا فى ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفى جياد
المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذى وحسنه وابن ماجه والحاكم
وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد
قبل قوله فيقول لا يارب انتهى

ع ٦٣

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين۔ وبالسند الى الامام السيوطى
قال فى الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق
التنوخى اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابى طالب قال اخبرنا عبد الله
ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا محمد بن ابى
مسعود الفارسى قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصارى قال
اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوى قال حدثنا العلاء بن
موسى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

ل یہ تریسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبداللہ یقول شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم "من کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد ومن لا فلیذبح علی اسم اللہ" اخرجہ مسلم و ابن ماجہ من طریق ابن عیینۃ بہ واخرجہ الشیخان والنسائی من طریق عن الاسود بن قیس بہ انتہی

۶۴

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الرابع والستون المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدہان الحنفی المکی وخلقہ حسن اخبرنا الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمہ حسن انا علاء الدین بن عابدین وتقریرہ حسن حدثنا والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفہ حسن انا الشیخ محمد شاکر وعلمہ وخلقہ حسن انا المنلا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواہ حسن اخبرنا محمد بن عقیلۃ وعلمہ وخلقہ حسن ح واخبرنی العلامۃ الشیخ صالح کمال

ل حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ ۵ چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمہ وخلقہ وفتواہ حسن
انی[2] الشیخ محمد علی بن الطاہر الوتری وتقریرہ حسن انا[3]
الشیخ العلامۃ عبد الغنی المجددی وسمتہ حسن انا[4] العلامۃ
الحافظ محمد عابد وحفظہ وثباتہ حسن انا[5] العلامۃ السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل وحدیثہ
حسن انا[6] العلامۃ امراللہ المزجاجی وفقہہ حسن انا[7] العلامۃ
محمد بن عقیلۃ وھدیہ حسن اخبرنا[8] شیخنا حسن بن علی العجیمی
واسمہ وعلمہ حسن اخبرنا[9] الشیخ عبد الرحیم الحنفی اجازۃ وحالہ
حسن انا[10] السید طاہر بن الحسین الاہدل اجازۃ وخلقہ
حسن انا[11] وجیہ الدین عبد الرحمن بن علی الدیبع وحفظہ حسن انبانا[12]
خادم السنۃ الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجی
وکل حالہ حسن اخبرنا[13] شمس الدین محمد الجزری ووجہہ وخلقہ
حسن انبانا[14] الحسن بن احمد بن ھلال الصالحی فیما اشافہنی بلفظہ
الحسن عن[15] علی بن احمد المقدسی الی الحسن انا[16] الحافظ عبد الرحمن
ابن علی الشہیر بابن الجوزی صاحب الوعظ الحسن انا[17] ابو نعیم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی وسمته حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری وحالہ حسن انا ابو العباس احمد بن محمد المستغفری بجد بیث حسن انا ابو العباس ابن ابی الحسن حدثنا ابی احمد بن عمر الاشبانی ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"

قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالٰی فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشائخنا الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلٰی اسمہ حسن عن شیخہ ابی المواہب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

۱؎ نیک خلقی سیکھو یہ ہے تو آپ کی ہے لاد محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی (الکشی) وکان ذا خلق حسن
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنے احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی وجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھی

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک سولہ واسطے ہیں

الحدیث الخامس والستون⁶⁵ المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق احد فی اخرہ یقول سمعت

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القادری عن عبد الرحمن الکزبری

۱؎ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الھادی عفا اللہ عنہ ۲؎ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنے میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ

عن[۳] ابیہ عن[۴] احمد العطار عن[۵] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ

شیخنا محمد ابو الطاهر المدنی ح[۷] حدثنا والدی ابراهیم الکورانی ح[۸] حدثنا

صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[۹] الرملی عن[۱۰] القاضی زکریا

عن[۱۱] الحافظ ابن حجر عن[۱۲] زین الدین العراقی عن[۱۳] صلاح الدین

خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[۱۴] کریمۃ بنت عبد الوهاب

حضورا قالت انبانا[۱۵] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی

الباغبان وقالا[۱۶] حدثنا رزق الله بن عبد الوهاب التمیمی قال[۱۷]

سمعت ابی ابا الفرج عبد الوهاب یقول[۱۸] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز

یقول[۱۹] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[۲۰] سمعت ابی اسد یقول[۲۱] سمعت

ابی اللیث یقول[۲۲] سمعت ابی سلیمان یقول[۲۳] سمعت ابی الاسود

یقول[۲۴] سمعت ابی سفیان یقول[۲۵] سمعت ابی یزید یقول[۲۶] سمعت

ابی الهیثم یقول[۲۷] سمعت ابی اکینۃ یقول[۲۸] سمعت ابی عبد الله یقول

سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول "ما اجتمع قوم[۱]

علی ذکر الله الا حفتهم الملائکۃ وغشیتهم الرحمۃ"

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر له ولوالدیہ —

قال العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل بهؤلاء الآباء وفیهم جماعۃ لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن ابی هریرۃ بلفظ "ما جلس قوم یذکرون الله تعالی الا حفت بهم الملائکۃ وغشیتهم الرحمۃ وذکرهم الله فیمن عندہ" اھ

الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواتہ

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس واسطے ہیں

ارویہ عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والدہ السید عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن شیخہ عبد الخالق بن ابی بکر ووالدہ علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق المزجاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

ف کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ف یہ حدیث چھیاسٹھویں ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی وعبد العزیز بن فهد قالا انا عبد الرحمن بن محمد الناقوسی انا ابو ہریرۃ عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین الذہبی انا عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا عبد اللہ بن عمر بن اللتی انا عبد الاول بن عیسی السجزی انا عبد الرحمن بن محمد الداودی انا عبد اللہ بن احمد السرخسی انا عیسی بن عمر السمرقندی انا عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی انا عبد اللہ بن یزید انا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عبد الرحمن بن رافع عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجد قال "کلاہما علی خیر واحدہما افضل من صاحبہ اما ہؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاہل فہم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس معہم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنی سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپ نے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو زینت دے کر فرمائی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرہ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسكين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن يزيد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن زياد عنهما معا عن ابن عمرو الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى مانصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه شيخه عيسى الجعفري بعبد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوي امره ويقول هو مقارب الحديث انتهى

الجيلي

اس حدیث میں مجھ سے حضرت	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا	عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

۶۷ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

چھبیس ۲۶	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی[۱] اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی زاھد الاوان عن[۳] صالح المنسوب الی الفلان عن[۴] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[۵] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[۶] عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[۷] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[۸] مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[۹] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[۱۰] اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[۱۱] اخبرنا ابو الھدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان قال اخبرنا[۱۲] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا[۱۳] حدثنا محمد بن ھبۃ اللہ باصبھان قال اخبرنا[۱۴] والدی وکان کبیر الشان قال اخبرنا[۱۵] تمیم بن عبد الواحد بن رب جیلان قال اخبرنا[۱۶] ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمٰن ثنا حدثنا[۱۷] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان قال حدثنا[۱۸] محمد بن جعفر بن سفیان قال اخبرنا[۱۹] ابو الولید بن الزنبیات قال حدثنا[۲۰] المعافا بن عمران عن[۲۱] جعفر بن برقان عن[۲۲]

میمون بن مھران عن[٢٣] حمران بن[٢٤] ابان عن[٢٥] ابان بن عثمان عن[٢٦]
عثمان بن عفان رو فی المحرم[١] یدخل البستان ویشم الریحان[٢٧]
آخرجہ البخاری فی تاریخ بغداد من وجہ اٰخر عن المعافی بن عمران اھ

اس حدیث میں حضور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[٢٠] واسطے ہیں

الحدیث[٢] الثامن والستون[٦٨] المسلسل بالاٰخریۃ

٦٨

وبالسند الی الامام المحدث العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی ثبتہ[١] حدثنا اجازۃ شیخنا محمد عقیلۃ المکی قال فی مسلسلاتہ المسمی بالفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات محمد عقیلۃ۔ اخبرنا[٢] شیخنا الشیخ حسن بن علی العجیمی وانا اٰخر من اخبر عنہ بالاجازۃ العامۃ قال[٣] اذن لنا الشیخ المعمر الولی الربانی سیدی ابوالوفا احمد بن محمد بن العجل الیمنی فیما کتبہ لی اجازۃ وانا اٰخر من حدث عنہ عن[٤] الامام المسند الکبیر یحیٰی بن مکرم الطبری الحسنی اجازۃ[٥] وھو اٰخر من حدث عنہ قال[٦] اخبرنا خاتمۃ الحفاظ من المحدثین[٧]

---

[١] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ١٢ محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ
[٢] اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ١٢ محمد عبدالہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوی اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اٰخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميری
الحليلی وانا اٰخر من حدث بالاستدعاء الذی اجازنيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومی وانا اٰخر من حدث
عنه بالخصوص علی وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحرانی وهو اٰخر من حدث عنه بالسماع علی وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اٰخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علی
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اٰخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اٰخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علی الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدی وهو اٰخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اٰخر من حدث
عنه عن[19] الصلت[20] بن دينار الخنفی وهو اٰخر من حدث عنه قال سمعت
ابا هريرة رضی الله عنه يقول والصلت اٰخر من حدث عنه قال
سمعت خليلی ابا القاسم صلی الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء"[1] والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسّن اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وايضا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

۷۹ء

اس سلسلہ میں ہر ایک راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے آخر تک کہتا ہے

الحديث التاسع والستون[79] المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة[2]

اخبرني[1] الشيخ عبد الباري قال اخبرني[2] شيخي الوتري قال انا[3] الشيخ عبد الغني المجددي عن[4] الشيخ محمد عابد عن[5] صالح الفلاني عن[6]

[1] دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ مارےگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کرےگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے اور یہ اسوقت ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

[2] یہ انہتریں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبد اللہ بن سکر بمکة انا ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا احمد بن محمد الحافظ انا الحسن بن احمد المقری انا اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان ثنا ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا ابو الفتح ثنا محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخیار هو السلفی ثنا ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا ابی ثنا ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن الدمشقی عن الولید بن مسلم عن ابی جریج عن عطاء عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سلامة الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلة سلامة فخوجبا وندمنا وقم عطاء صدق رسول اللہ

ل فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذالک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء	تک اکیس[۲۱] واسطے ہیں۔

۷۰ —

اروبہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا السامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسهما بالدعاء قالا انبانا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

لہ سترویں حدیث (جس پر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے) ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے ۱۲ اعبد

المراغی المدنی نزیل مکة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومکاتبة للثانی وکان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء قالا انبانا الحافظ بهاء الدین ابو محمد عبد الله العثمانی فیما اجاز لی روایته وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء انبانا الاخوان ابو اسحق ابراهیم وابو العباس احمد ولدا محمد بن ابراهیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابی حرمی فتوح بن نبهان الکاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء اخبرنی جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا مفتی الحرمین ابو طاهر یحیی ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا

عبدالرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[۱۶] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بہلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۷] ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۸] مالک بن انس یعنی امام دار الہجرة فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۹] محمد بن شہاب الزہری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۲۰] عروة فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[۲۱] عائشة
رضی الله تعالیٰ عنہا فلما فرغت من حدیثہا دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثہ واراد ان یقوم من مجلسہ یقول [۱] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

---

[۱] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم نے سہواً کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے
اور جو گناہ کہ تو اسکو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلك" هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکورہ دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھ لے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات ونکو اس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

سهیل الا من هذا الوجه وفی الباب عن ابی برزة وعائشة رضی الله عنهما۔ انتهی مختصراً۔

الحمد لله خالق البریات۔ قد تمت سبعون حدیثاً من احادیث المسلسلات وقد بقی بعضها ولکن ترکته خوفاً من التطویل ولئن امهلنی العمر لاصنفن فی هذا الباب تصنیفاً لطیفاً بعون الله الجلیل ولنختم هذه الحصة الثالثة علی زیادات بعون الله عالم السر والخفیات۔

الزیادة الاولی فی المسلسل بالسبحة الی الامام الحسن البصری رضی الله عنه

ناولنی السبحة شیخنا العلامة الحبیب حسین الحبشی قال ناولنیها الشیخ احمد الرفاعی المصری قال ناولنیها الشیخ ابراهیم الباجوری قال ناولنیها الشیخ محمد الامیر الکبیر قال ناولنیها الشیخ شهاب الدین احمد الجوهری قال ناولنیها الشیخ عبد الله بن سالم البصری وقد ناولها له الشیخ محمد بن سلیمان المغربی ناولها له ابو عثمان الجزائری عن ابی عثمان المقومی عن السید احمد حجی عن سیدی ابراهیم التازی عن ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن ابی بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد الفیروزآبادی اللغوی ح وناولنیها الشیخ

المقری

العلامة عبد الجليل برادہ المدنی قال نا ولنیها الشیخ عبد الغنی
ثم نا ولنیها الشیخ عابد ثم نا ولنیها الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی ثم نا ولنیها الشیخ عبد الخالق المزجاجی ثم نا ولنیها
الشیخ حیات السندی ثم نا ولنیها الشیخ عبد الله بن سالم البصری
ثم نا ولنیها الشیخ علاء البابلی ثم نا ولنیها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوری ثم نا ولنیها الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی ثم
نا ولنیها شیخ الاسلام زکریا الانصاری ثم نا ولنیها الحافظ ابن
حجر ثم نا ولنیها مجد الدین ابو الطاهر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی ثم نا ولنیها جمال الدین یوسف بن محمد
السرمری عن نقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیته وفی یده سبحة فقلت یا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بکر
محمد حیوة
محمد بن علاء الدین
ابی محمد عبد الله

الی الآن مع السبحة فقال كذلك رأيت[٢٤] استاذی الجنید وفی

یده سبحة فقلت یا استاذی وانت الی الآن مع السبحة فقال

كذلك رأيت[٢٥] استاذی سری السقطی فقلت له كما قلت

فقال كذلك رأيت استاذی معروف[٢٦] الكرخی فقلت له

كما قلت فقال كذلك رأيت استاذی بشر الحافی فقلت له

كذلك فقر كذلك رأيت استاذی عمر[٢٨] المكی فسألته عما سألتنی

عنه فقال رأيت استاذی الحسن البصری[١] وفی یده سبحة فقلت له

یا استاذی مع عظم شأنك وحسن عبادتك وانت الی الآن

مع السبحة فقال[٢] هذا شیئ قد استعملناه فی البدایات ما كنا

فقال لی کنا

---

۱ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

۲ انتباہ میں شیخ ابوالعباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (هذا شیئ كنا استعملناه فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لئے کہ حسن رض کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان وعلی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور ہے اور سکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقة بوصل الخرقة میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب تسلیم و تصحیح و تقیین ہے۔ اور تحقیق حجاز پیسرہیں علامہ شامی نے ردالمحتار حاشیہ امین اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبدالهادی عفی عنہ۔

نتركه فى النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبى ولسانى ويدى۔

الزيادة الثانية فى سند المد النبوى صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجى عفو ربه ذى الايادى ابو سعيد محمد عبد الهادى كان الله له فى العواقب والمبادى۔ الحمد لله انا صنعت هذا المد المبارك المشرف بمكة المكرمة فى سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف على المد الذى حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا محمد عبد الحق المكى على مد[1] مولانا الشيخ عبد الغنى المدنى على مد[2] مولانا السيد احمد بن طاهر مفتى المدينة المطهرة على مد[3] مولانا احمد بن على الادريسى واضعاله على مد[4] امير المومنين ابى الحسين ابن امير المومنين ابى سعيد ابن امير المومنين ابى يوسف عبد الحق على مد[5] امير المومنين ابى يعقوب على مد[6] الشيخ ابى على القواس على مد[7] ابى جعفر احمد بن على بن غزلون على مد[8] الفقيه القاضى احمد بن الاخطل على مد[9] خالد بن اسماعيل على مد[10] ابى بكر احمد بن حنبل على مد[11] سيدنا ومولانا صاحب رسول الله زيد بن ثابت رضى الله عنه وتاريخه ۱۳۲۵ الف وصانعه عبد الله

ـــــــــ

ـلـه هكذا مكتوب فى سند المد الذى كتب لى شيخى محمد عبد الحق المكى والله تعالى اعلم بالصواب ۱۲

تعالی محمد بن جلون کان اللہ له آمین وعن[1] ابی هریرة رضی اللہ عنه مرفوعا فی حدیث طویل اللهم بارك لنا فی صاعنا وبارك لنا فی مدنا رواه مسلم وغیره - وکان صلی اللہ علیه وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسة امداد - متفق علیه

الزیادة الثالثة فی سلسلة الباس الخرقة[2] الصوفیة وتلقین[3] الذکر

[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مُد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مُد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن تقریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسّی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوئی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فهو خیر له۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چھوٹی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ سے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مُد کو مولانا احمد مکی کے مُد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مُد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمٰن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اَخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مُد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الهادی غفرله

[2] البسنی الخرقة الصوفیة مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ۱۲ البسنیها مولانا عبد الغنی المدنی ومولانا السید عمر الجفری الخ۔ والبسنیها ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الچشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية وتلقين الذكر عن[1] مولائی وشيخی وسندی شمس العلماء الفحول مولانا الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل المحدث النبيل مولائی وشيخی وسيدی ووسيلة يومی وغدی الصوفی الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين ذی الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدی العارف بالله الشيخ نور محمد الجهنجهانوی رحمه الله تعالیٰ عن سيدی الحاج عبد الرحيم الشهيد الولايتی رحمه الله تعالیٰ عن سيدی عبد الباری الامروهی عن سيدی عبد الهادی الامروهی عن سيدی الشاه عضد الدين عن سيدی الشاه محمد المكی عن سيدی الشاه محمدی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۵۳ ای تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع قم شيخی عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنی وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادی عفا الله عنه

عن سیدی محب اللہ الٰہ آبادی عن سیدی ابی سعید الگنگوھی
عن سیدی نظام الدین البلخی عن سیدی جلال الدین التھانیسری
عن سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوھی عن سیدی محمد عارف الردولوی
عن سیدی عارف بن احمد الردولوی عن سیدی احمد عبد الحق
الردولوی عن سیدی جلال الدین الپانی پتی عن سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتی عن سیدی المخدوم علاء الدین
الصابر عن سیدی فرید الدین شکر گنج عن سیدی قطب
الدین بختیار الکاکی عن سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجری عن سیدی عثمان الھارونی عن سیدی
الحاج الشریف الزندنی عن سیدی مودود الچشتی عن سیدی
ابی یوسف الچشتی عن سیدی ابی محمد المحترم عن سیدی ابی
احمد ابدال الچشتی عن سیدی ابی اسحاق الشامی عن سیدی
ممشاد علو الدینوری عن سیدی ابی ھبیرۃ البصری عن
ابی حذیفۃ المرعشی عن سیدی السلطان ابراھیم بن ادھم
عن سیدی فضیل بن عیاض عن سیدی عبد الواحد بن زید

الکلعلی

اسمہ سدید الدین ۱۲

عن[۱۳] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۱۹] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

السلسلۃ الجشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

۱

و بالسند الی الشیخ عبد[۱۳] القدوس الکنگوھی قدس سرہ اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[۱۵] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن بھرائچی عن[۱۷] السید اجمل بھرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت[لہ] عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین روشن چراغ الدھلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیاء بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

۲

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جہانیاں عن[۱۹] السید

لہ ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الھادی غفرلہ

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

الیمنی

السلسلة القادریة القمیصیة

۳

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[4] السید علی رحم شاہ عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث[9] عن السید ابی محمد[10] عن السید شاہ محمد[11] عن السید قمیص الاعظم[12] عن السید الیاس المغربی[13] عن السید عبد الحق المغربی[14] عن السید مولانا المغربی[15] عن السید احمد القادسی[16] عن السید عبد القادر راسی[17] عن السید عبد الوھاب[18] عن السید موسی عن[19] السید یحیی زاھد[20] عن السید زین الدین[21] عن السید عبد الرزاق عن[22] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز

الی اخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

بالسند الی السید[17] اجمل بھرائچی[18] عن الشاہ عبد الحق[19] عن خواجہ عبید اللہ الاحرار[20] عن مولانا یعقوب الچرخی[21] عن خواجہ علاء الدین العطار[22] عن خواجہ بہاء الدین نقشبند[23] عن خواجہ السید امیر کلال[24] عن خواجہ محمد بابا سماسی[25] عن خواجہ علی الرامیتنی[26] عن خواجہ محمود ابی الخیر فغنوی[27] عن خواجہ محمد عارف ریوکری[28] عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی[29] عن خواجہ یوسف الھمدانی[30] عن خواجہ ابی علی فارمدی[31] عن خواجہ ابی القاسم القشیری[32] عن خواجہ ابی علی الدقاق[33] عن

خواجه ابی القاسم النصیرابادی عن[۳۴] خواجه ابی بکر الشبلی عن[۳۵] سید الطائفة الجنید البغدادی عن[۳۶] سری السقطی عن[۳۷] معروف الکرخی عن[۳۸] داؤد الطائی عن[۳۹] حبیب العجمی عن[۴۰] الحسن البصری عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

بالسند الی مولانا میا بجیو نور محمد شاہ عن[۳] السید احمد شہید عن[۵] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی اللہ المحدث الدہلوی عن[۶] والدہ عن[۷] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن[۸] السید عبد اللہ عن[۹] السید آدم البنوری عن[۱۰] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[۱۱] خواجہ باقی باللہ عن[۱۲] خواجگی امکنگی عن[۱۳] والدہ مولانا محمد درویش عن[۱۴] مولانا محمد زاہد عن[۱۵] خواجہ عبید اللہ الاحرار الی آخر السند المذکور

---

[۱] وفی القول الجمیل محمد باقی واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

٦

السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوي عن الشاه محمد آفاق الدهلوي عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثاني عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثاني الى آخر السند المتقدم

٧

الطريقة السهروردية القدوسية

بالسند الى الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائچي عن السيد جلال الدين البخاري عن الشيخ ركن الدين ابي الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتاني عن امام الطريقه الشيخ شهاب الدين السهروردي عن الشيخ ضياء الدين ابي النجيب السهروردي عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردي عن الشيخ ابي محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينوري عن الشيخ ممشاد علو[1] الدينوري عن

---

[1] علو بكسر العين وسكون اللام وواو موقوف بعدها بمعنى الاعظم واهل العرب والعراق يجبرون العظماء والفضلاء بهذا الاسم ودينور اسم قصبة ۱۲ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوي

سید الطائفہ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی آخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراهیم بن ادهم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال خجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السهروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی آخر السند۔ والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدینوری بکسر الدال المهملۃ وقال السمعانی بفتحها وسین الصحیح وبسکون الیاء المثناۃ من تحتها وفتح النون والواو وبعدها راء هذه النسبۃ الی دینور وهی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منها خلق کثیر اھ ابن خلکان۔

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ۶۱۸ھ ۱۲ من حاشیۃ انفاس رحمانی۔

۹

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد احمد عن صاحب هذه الطريقة الشاه بديع الدين[۱] بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العلمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

۱۰

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا[۱] العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن[۴] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن[۵] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد ح واخذ شيخنا الحبيب[۱] حسين الطريقة والخرقة عن[۲] العلامة الحبيب

---

[۱] توفي رحمه الله سنة ۸۴۰ھ عن ۱۲۲ سنة ودفن بمكن فور من قصبات كانپور ۱۲ حاشية نفحات

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشايخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باجحدب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدهما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمۃ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وھو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ ابی عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشہیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة و لبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائح
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري و منهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده و اخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فى زمانه ابو المعالى عبد الملك
ابن ابى محمد الجوينى الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيرى بسنده الى
الجنيد ومنهم والده جسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجوينى وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابى طالب المكى محمد بن على بن عطية الحارثى
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربى
عن ابى عمر محمد بن ابراهيم الزجاجى عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلى وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابى القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابى عبد الله عمرو الاصطخرى
عن ابى تراب عسكر النخشبى عن حاتم الاصم عن ابى شقيق
البلخى عن ابراهيم بن ادهم عن ابى عمران موسى بن زيد الراعى

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
واخذ الخرقۃ الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسندہ
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسندہ الی الامام موسیٰ
الکاظم وبسندہ ایضا الی الفضیل بن عیاض باسنادہ الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذھا الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسندہ الی معروف الکرخی واخذھا الجنید عن الحارث
المحاسبی بسندہ واخذھا ایضا عن شیخہ وخالہ الشیخ الکبیر العارف
باللہ الشہیر ابی الحسن السری بن المُغلّس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددۃ وبعدھا سین مھملۃ السقطی عن جماعۃ
منھم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنھم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وھو اخذ الخرقۃ عن الامام علی الرضا واخذھا
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وھو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدۃ الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين و خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه و آله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مربا، و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

١١ طریقۃ اخری للسادۃ العلویۃ

واخذ شیخ شیخنا السید عیدروس الطریقۃ العلویۃ عن الشیخ عبداللہ ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد ابن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبداللہ بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیہ الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والدہ الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی آخر السند المتقدم

١٢ **طریقۃ اخری** واخذ الشیخ عبداللہ باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبيد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد مصطفى عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر۔

١٤ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وھو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی آخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادھونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاہ ھدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برھان
الدین عن الشاہ داد اشاہ ھاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد ابادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظھور عن ابی الفتح شاہ
ھدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبد الوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبد الله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرة عن ائمة شهیرة
لکن قصدی الاختصار - والایماء الی ما یحصل به الاستبصار -
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي ـ اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم ـ اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا ارحم الراحمين ـ هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب ـ والله تعالى اعلم بالصواب ـ والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم ـ في دار الجزاء والنعيم ـ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين. وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا محمد الداعي الى النهج القويم ـ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق وانه لعلى خلق عظيم ـ وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات ـ

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب ـ والاصحاب ذوي الالباب ـ وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في كل وقت وحال وحين ـ وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشیته فی السر والاعلان۔ والمواظبة علی تلاوة
القرآن مع آدابه وترتیله وکمال تدبره بخلوص الجنان۔ فانها
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الایمان۔ واوصیهم
ایضا بملازمة السنة السنیة۔ ومهاجرة البدعة الشنیعة۔ و
مطالعة کتب التفسیر والحدیث والفقه والرقائق۔ مثل احیاء
علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامة الغزالی۔ نفعنا الله
به وبعلومه وبرکاته ما دامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن
ان یجاهد فی تحصیل العلوم النافعة ویکون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما السنة والجماعة وملتزما لصحبة المشائخ الکاملین
ومجتنبا عن الصوفیة الجاهلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس
بالجماعة۔ ولا یکون طالبا للشهرة ففیها آفات۔ بل یکون
کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفة ولو کان
محمودا کالقضاء والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیه
ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانهم کالهوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضی الله عنهما ـــــه

اذا كثر الكلام فسكتونی	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذرونی	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهونی	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الی احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر علی افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغی ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك تضرعا ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء ونصحاء وطنك الفقه وصولتك الحق واوصيهم باجتناب الهوی

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هي الماوى فعلم منه ان تارک الهوى فی روضة
من ریاض الجنة واوصیهم ان لا یترکوا قرأة سورة یس لاسیما
بعد صلوة الفجر ففی ذلک الکفایة من المضار ودفع المکاره
وورد الحدیث انها قلب القرآن وسورة الملک کل لیلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ویقرأ دبر کل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففی الدر المنثور عند مسند ابی یعلی انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الایمان دخل الجنة من ای
باب شاء وتزوج مع الحور العین حیث شاء وذکر منها من
قرأ فی دبر کل صلوة مکتوبة قل هو الله احد عشر مرات اھ وبلازم
الصلوة والسلام علی سید الانام فهو یکفی الهموم ویغفر به الذنوب
والآثام
والحاصل انی اجزت بهذا الکتاب لمن ادرک حیاتی من العلماء
العاملین لینفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

فی القری والامصار وبر و واعنی جمیع ماذکرته فی هذہ الورقات
وکذا غیرہا مما یجوز لی روایتہ لشرطہ المعتبر عند ائمۃ الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازۃ خاصۃ وعامۃ ومناولۃ
ومکاتبۃ ومراسلۃ من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرات والتفسیر
والحدیث والفقہ للائمۃ الاربعۃ رضی اللہ تعالی عنہم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذتہ ودریتہ
او وجدتہ او رویتہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطہر اللہ قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انہ علی ما یشاء قدیر
وبالاجابۃ جدیر۔

وھھنا فوائد وافادات تنشط بسمعھا الاذان و تفرح بالاطلاع علیھا الاذھان

فائدۃ عظیمۃ۔ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک حیاتھم اولا ھل عصرھم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ھ او سنہ ۹۷۳ھ - قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذھب من یری ذلک من ائمۃ المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشھور ذلک والعمل بہ فیما بینھم فی القدیم والحدیث انتھی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ شیخ مشائخنا بالاجازۃ الخاصۃ وشیخنا بالاجازۃ العامۃ لانہ اجاز لمن ادرک حیاتہ وانی ولدت قبل وفاتہ بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملتہ اجازۃ حافظ عصرہ باتفاق اھل مصرہ الجلال السیوطی رحمہ اللہ انتھی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رحمہ اللہ - قال فی اجازتہ التی کتبھا لبعض ملوک وقتہ ما نصھا بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین - اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وھذا لفظی استغفر اللہ تعالیٰ واجزت السلطان الملک المظفر بھاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء اللہ تعالے

الی بکر بن ایوب واولادہ ولمن ادرک حیاتی الروایۃ عنی من جمیع ما رویتہ عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخہ۔ نقلہ العیاشی فی النصف الاول من کتاب رحلتہ۔

(۴) **الامام القاضی زکریا المتوفی سنہ ۹۲۶ھ** ۔ وقد اجاز من ادرک حیاتہ کتابۃ وتلفظہا۔ قال العیاشی رحمہ اللہ تعالٰی فی النصف الاول من رحلتہ۔

(۵) **العلامۃ الشیخ مصطفی زین الدین ابو البرکات** ابن محمد بن رحمۃ اللہ بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ اجاز لاھل عصرہ ولمن ادرک جزءا من حیاتہ بجمیع مرویاتہ کما قالہ العلامۃ ابن عابدین فی ثبتہ وقد رأیتہ فی اجازۃ منہ للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیۃ بدمشق۔

(۶) **العلامۃ الشمس محمد بن احمد الرملی** ۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) **العلامۃ الشیخ علی الشبراملسی** ۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصرہ وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی ۔ ممن اجاز اهل عصرہ ۔ ذکرہ العلامة ابن عابدین فی ثبتہ ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانہ قال فیہ وقد اخبرنی باذنہ لاهل عصرہ الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اھ

(۱۲) العلامة الشیخ صالح المدنی ۔ صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة ۔

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الکتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(۱۲) العلامة الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری

اجاز لمن ادرک حیاته وللاولاد الصغار نقله شیخی احمد جمال المکی

فی معجمه النفح المسکی ص۲۳

فائدۃ عزیزۃ ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیہا العلماء الاعلام

اسانیدهم واسماء اشیاخهم واتصالاتهم الی النبی علیه الصلوٰۃ والسلام

غیر الاسماء التی ذکرتها فی اٰخر الحصۃ الثانیۃ من هذا الکتاب

(۱) برکۃ الدنیا والاخری فی الاجازۃ الکبری ۔ للسید عبد الرحمٰن

الاهدل۔

(۲) ریاض الجنۃ فی اسانید الکتاب والسنۃ۔

(۳) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامۃ ولی اللہ المحدث الدهلوی

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا ۔ للعلامۃ فالح ابن محمد السنوسی

المالکی الظاهری المدنی۔

(۵) مدارج الاسناد ۔ للعلامۃ القاضی ارتضا علیخان الصفوی

تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم۔

(۶) فتح القوی لمطارط المستوی الی اسانید العلامۃ الحبیب الحسین العلوی للعلامۃ الحافظ عبد اللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلۃ الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۴

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواھب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقۃ الفقریۃ الوفیہ۔ باسانید الخرقۃ الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواۃ المجموع من جواھر المجاز و یواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مھدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکۃ سنہ ۱۰۸۰

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامۃ عبد اللہ بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفۃ علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبد اللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بھا سنہ ۱۱۳۴

(۱۵) لقط اللآلی من الجواہر الغوالی۔ للشیخ امام اللغۃ والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(۱۶) واسطۃ العقد الفرید۔ المنظوم مما تناثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد ابن العلامۃ السید رضوان المدنی الشافعی۔

(۱۷) ثبت العلامۃ الحافظ احمد جمعۃ الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الازھری البصیر بقلبہ

(۱۸) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر۔ شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(۱۹) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبد الرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبد القادر الریاحی

(۲۰) ثبت الشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(۲۱) شمیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ فالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور وحسن الوفا ثبتہ ایضا الکن. اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازہری

(۲۳) اعلام ائمۃ الاعلام و اساتیذہا بما لنا من المرویات و اسانیدہا للعلامۃ الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدانی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبۃ والمشابکۃ والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبدالرحمن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبدالرحمن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المرادآبادی۔

(۲۸) منحۃ الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامۃ السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامۃ محمد ہاشم بن عبدالغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفۃ الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بہا ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیة فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاہما لولی اللہ المحدث الدہلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلة

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللہ فی الاحادیث المسلسلہ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن بن العجیمی

(۱۷) اتصال الرحمات الالٰہیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب الاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذی هدىنا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدىنا الله۔ واشكره شكرا جميلا على اختتام هذا الثبت المبارك۔ اللهم لك الحمد بقدر عظمة ذاتك حمدا يليق لذاتك۔ اسئلك بوجهك الكريم ان تصلی وتسلم على قائد ركب الانبياء المكرمين وافضل الخلق اجمعين۔ حامل لواء الاعلى ومالك ازمة المجد الاسنى روح جسد الكونين وعين حيات الدارين الجليل الاعظم والحبيب الاكرم سيدنا محمد وعلى آله واصحابه بقدر عظمة ذاتك وعدد معلوماتك ومداد كلماتك فی كل وقت وحين واعطه الوسيلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله آمين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين حصل الفراغ من تبييضه مستقبلا بالقبلة الشريفة۔ يوم الجمعة المبارك سيد الايام۔ وذالك لليلتين مضتا من النصف الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دينی وايمانی

کتبہ فقیر عفو ربہ ذی الایادی خادم العلم والسنۃ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم بن الشیخ احمد المدراسی وطنا والحیدرابادی مسکنا والحنفی مذهبا والماتریدی معتقدا والطفیلی علی بساط کرم المولی محتقرا ذلیلا عفی الله عنہ وعن مشائخہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین برحمتہ وهو ارحم الراحمین وصلی الله علی سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ وسلم تسلیما والحمد لله رب العٰلمین

یا خالق الخلق طورا بعد اطوار	یا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لکاتبہ ایضا فما لکہ	والمستعیر لہ ان ردّ والقاری
وارزق مرتبہ یارب مغفرة	یوم الحساب ولا تحرقہ بالنار

تقریظ العلامۃ الفهامۃ فقیہ الزمان شیخی المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحیم ناظر المدرسۃ المسماة بالمفید عام الواقعۃ بوانمباری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد
لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین - والصلوٰة والسلام
علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم
اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالےٰ فیہ الاولین
والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد
الذی الفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ
مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الہادی
ادام اللہ تعالےٰ فیضہ الی یوم التناد ی فوجدتہ محتویا
حافلا فی اسناد العلوم لا سیما فی اسناد کتب علوم
الدین الذی خصہ اللہ تعالےٰ ھذہ الامۃ المرحومۃ
والی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا
موفورا واللہ تعالےٰ اسأل ان یجعل سعیہ المنیف
سعیا مشکورا - قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف
محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ | وزبدة وعاظ وكان عليما
بعلم وتجويد القراءة جيدا | وذا في مجال الوعظ بان فخيما
وقد حج بيت الله زار نبيه | وفي مكة قد كان ذاك مقيما
وقد اخذ الاسناد من اهل مكة | ومن طيبة بالجد جاء سليما
له من نظام الملك سلطان دكن | وظائف وعظ دائما ونعيما
وذا عبد هاديا ونافع قومنا | بيوم وليل ناصحا وكليما
كتابا جميلا بل جليلا لانه | حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّر برج لیاقت گوہر دُرجِ فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نوّاب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پُرنور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب	جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں	پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث	مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی	انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام	یا خدائے ذو المنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی	جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد
مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل	ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب سی۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بجوارہ
جناب نواب اللہ صاحب والاجاہی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلیندو
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب ککل بیدر
جناب نجم الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خانصاحب چوراہا غنسی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد وزیر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب داؤد سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ
جناب حاجی محمد یسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجمن ڈرائیور بجوارہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گار عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیسراد۔ کاچی گوڑہ "
جناب عبدالکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل "
جناب سید سعیدالدین صاحب چشتی عمری
جناب عبدالرحمن صاحب تاجر چرم پڑی پٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب اول تعلقدار جنگیہ
جناب محمد نسیم اللہ خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلیندو
جناب سید عبدالغفار صاحب چشتی مدرس سبت نگر

جناب حکیم حبیب صاحب مولوی سلطان بازار حیدرآباد
جناب حاجی اللے صاحب سوداگر بیگم بازار "
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب چوراہا غنسی
جناب حاجی محمد جبل صاحب سابق ہوگار کوتوالی "
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل "
جناب نورالدین صاحب صدیقی چال بازار توپخانہ "
جناب شیخ میراں صاحب بلیندو
جناب منشی عبدالوہاب صاحب نانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلیندو
جناب محمد عبدالحکیم صاحب برادر جناب محمد قاسم صاحب "
جناب عبدالعلیم صاحب "
جناب ڈاکٹر عظیم خانصاحب پڑی پٹ مدراس
محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلیندو
جناب عبدالرحیم صاحب شادوس تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ تعمیرات حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ تعمیرات نظام آباد
جناب موسیٰ حاجی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد جمیل خانصاحب توپخانہ گوشہ محل "
جناب محمد خاں صاحب " "
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ "
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلیندو
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب "
جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب " "
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر ریلوے "
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ جیبس "
جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب شکرکوٹھا "
جناب سید قاسم الدین صاحب صدر امین کوتوالی "
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم واعظ چوراہا غنسی
جناب داؤد خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چڈی بازار "
جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج "
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلیندو
محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی "
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب بلیندو

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسانید

تالیف و تصنیف حضرت حاج حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔
خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے
حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور و دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف برداشت کیں حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا دلدادہ ہو کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کی بقاء میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور یہ افسوس صد افسوس کہ کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کی لائف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ہم گم گشتگان طریق روایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک مشعل راہ ہدایت قائم کر دی جس کی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو جائیں۔ اس نمونہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور عجیب مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند معتبر کتابوں کا اتصال سند انکے مصنفین تک پہونچایا ہے۔ (۳) ان مسلسلات و حدیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہونچتا ہے اور علی الخصوص اس حصہ میں عجیب و غریب کمال کیا ہے کہ مسلسل احادیث متنوعہ کو بڑی خوش اسلوبی و طرز عجیب کے ساتھ ذکر فرمایا ہے مثلاً ایک حدیث کی روایت اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت ہے اور اگر شافعی سے روایت ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی سے روایت ہے علی ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی اور مفسر سے مفسر۔ الغرض اس کیفیت عجیبہ کو دیکھ کر عالم کی روح وجد کرنے لگتی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف و فرحت و انبساط قلب پیدا ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے بس یا یوں کہئے الغرض یہ ایک مجموعہ عجیبہ تصنیف کہیں تو بجا اور بے مثل و عدیم المثال کہیں تو روا ہے۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تا کہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے۔ واللہ الموفق والمعین۔ فقط

نتیجہ محمد عبد الرحمن ... روایت ... حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔